

حقوق العلم

مصنفہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شرف علی صاحب قلیہ

آج کل زمانہ کی حالت جیسی دیگر گون ہو گئی ہو ناگفتہ بہ ہو اور آج کل علوم دین کی طرف سے جیسی تعلیم بے رغبتی ہو گئی ہو بالکل ظاہر ہو علوم دین کے قدر دانوں کو عوام نے جس قدر غلط الزامات اور جھوٹے اعتراضات کا تختہ منشق بنا رکھا ہو یہیں انصاف کا ناحق خون کیا گیا ہے لیکن

گر نہ بیند بروز پشیم چہرہ چشمہ آفتاب را چہ گشاہ

عوام کی اس ناقدری سے علم دین میں کسی طرح کا نقص نہیں ثابت ہو سکتا اہل انصاف پر یہ بات آفتاب نصف النہار کی طرح تابان اور درخشان ہو کہ ان تمام خرابیوں کی اصل عوام کی غلط فہمی اور حقوق علوم دین اور حالات علماء دین سے محض ناواقف اور بے خبر ہونے پر مبنی ہو چونکہ علم دین بقائے اسلام کیلئے موقوف علیہ و راعی و کلمۃ اللہ کے لیے علت تامہ اور سبب ہے اس وجہ سے اس بات کی اہم ضرورت تھی کہ عوام کی اس غلط فہمی کے لیے کوئی مناسب نسخہ تجویز کیا جائے جو ان خرابیوں کے دفعیہ کے لیے مفید ہو یعنی عوام کو علوم دین کے حقوق اور اس کے مفید نتائج سے آگاہ کرے علماء دین کے صحیح حالات کا عمدہ نوٹ لیاں کی نظروں کے سامنے پیش کر دے چنانچہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حامی السنۃ حاجی البدیع حکیم الامتہ حضرت مولانا شرف علی صاحب قلیہ نے ایک نہایت اکیسیر نسخہ تجویز فرما کر حقوق العلم کے نام سے موسوم فرمایا ہے اور احقر نے یہ منہ خلائق کی نفع رسانی کے خیال سے اس کیمیاوی نسخہ کو شائع کرنے کے واسطے حضرت مصنف سے اجازت کامل حاصل کر کے اپنے مطبع احمدی میں طبع کرایا ہے کتابت صحیحہ و رکاز کی عمدگی نے اس کتاب کی اہم قیمت اس گوارے بہا کی باوجود ان تمام خوبیوں کے محض نفع عام کے خیال سے پچانوے روپے کی گئی ہو شاید القین جلد طلب فرمائیں علاوہ اسکے ہر قسم کی کتابیں بذریعہ دیوطلب روانہ ہو سکتی ہیں فرست کتاب رکاز آئیے مفت روانہ کی جاتی ہے۔

مطبع احمدی و کٹوریہ گنج لکھنؤ

خطبہ تربیتہ السالک و تبحرہ الماک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اما بعد الحمد والصلوة فقد قال اللہ تعالیٰ ولكن كونوا ربانيين الآية وهو الذي يجب علينا
 بصفاة العلوم قبل كبارها كما قاله ابن عباس في آيت بنا بر تفسير مذکور تربیت دینیہ کو ملحوظ استعد
 مامور بتلاویہ ہو چکے مختلف متعدد شعبوں میں ایک خاص قسم تربیت کی علما و علماء قریب
 مفقود ہو رہی ہو اور وہ تربیت باطن کی ہو باعتبار مقامات احوال افعال و آثار و ارادات و خطرات
 کے اور تجربہ ہر کہ بدون اس تربیت خاص کے اصلاح باطن کی نہیں ہوتی اور جبکہ بدون اس کے
 اصلاح سمجھا جاتا ہے وہ خود حالت غیر مقصود ہو اور اس غلطی میں بکثرت مستفیدین و مفیدین مبتلا
 ہیں بلکہ اللہ و الملتہ کہ بخین جلیلین حضرت مولانا و مرشدنا الحافظ الحاج الشاہ محمد امداد اللہ
 صاحب تھانوی رحمہ اللہ اور ان کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا و ہادینا الحافظ الحاج بہ شید احمد گنگوہی
 قدس سرہما و عمرہا کی خدمات بابرکات کی حاضری و کثرت لزوم کی بدولت اس تربیت کے
 اصول صحیحہ جو گوش ہوش تک پہنچے وہ اپنے لیے بھی اور دوسرے طالبین کے لیے بھی غلطیوں
 سے نکلنے والے اور تشویش و کلفت سے بچانے والے اور اہم حق تک پہنچانے والے اور
 شفا و جمعیت کے بخشے والے ثابت ہوئے اس لیے اپنا بھی دل چاہا اور بعض کارم احباب نے
 بھی تحریک فرمائی کہ اس قسم کے جو خطوط آیا کریں اور ان کے جواب جایا کریں اگر وہ نقل کر لیں
 جایا کریں اور جب کچھ معتد بہ حصہ ہو جایا کرے و ثقافتا شایع کر دے جایا کریں تو مبتلی بہ کے
 لیے ایک نہایت بکار آمد دستور عمل تیار ہو جاوے چنانچہ شوال ۱۳۲۹ھ سے اسکا سلسلہ شروع
 ہوتا ہوا اللہ تعالیٰ سے دعائے اتمام کرتا ہوں اور اسکا نام تربیتہ السالک رکھتا ہوں اور ان مضامین
 میں بعض سوال و جواب کی شکل میں ہیں اسکی علامت سے اور بعض جو اپنے حال کی اطلاع
 دیتے ہیں اور سپر رائے ظاہر کجاتی ہو اسکو بلفظ حال و تحقیق لکھا گیا ہو اور گویہ مضامین دقیق

اور لذت نہیں ہیں مگر نسخہ طبیعہ میں نہ غموض ہوتا ہوا اور نہ کسی کو اُسپر وجہ ہوتا ہوا ایسے مضامین غرض
علمیہ کی امداد الفتاویٰ میں نقل ہو چکا اترام کیا گیا ہو اور امداد الفتاویٰ میں جو مضامین اس
رسالہ کے رنگ کی نقل کر دی گئی ہیں اس رسالہ میں اُسکے لئے لینے کا بھی ارادہ ہو اور ایک خط
کے مضامین کو دوسرے خط کے مضامین سے تمیز کرنے کے لئے درمیان میں ایک خط فاصل
بنادیا گیا تاکہ ہر خط کے اجزاء کا تناسب سہولت سے سمجھ میں آ سکے۔

کتبہ اشرف علی عفی عنہ

ترتیبہ السالک و تہجۃ السالک

(حال) بعد نماز جمعہ وعظ کا معمول تھا لوگوں کی بے توجہی دیکھ کر خیال ہوا کہ یہ میرا ذاتی
قصور ہے ورنہ لوگ خود گروہ ہوتے اسلئے تک کر دیا۔

(تحقیق) ابڑا کیا پھر شروع کیا بننا اور یہ مسلک رکھئے
کس بنو دیانشو دمن گفتگوئی میکنم

(حوال) اقیام مدرسہ وغیرہ سے فکر اصلاح الناس کر رہا ہوں لیکن اپنے تئیں کو رہا ہوں
(تحقیق) نفع رسانی کی برکت سے انشاء اللہ کو رہے نہ رہیں گے نیز اقامت مدارس سے
زیادہ اس زمانہ میں کوئی عمل نہیں ہو۔

(حوال) جو خلوص و ذوق پہلے عبادت میں تھا اب نہیں پاتا ہوں۔

(تحقیق) ازوق مطلوب نہیں کیونکہ وہ ایک حال ہو نہ کہ مقام اور مطلوب مقامات ہیں
نہ کہ احوال و رفق دونوں میں اختیاری اور غیر اختیاری ہو نیک اہل فن کا قول ہو المقامات
مکاسب لا احوال مواہب حضرت فرمایا کرتے تھے کہ طالب لذت طالب حق نہیں ہو۔ کام چلنا
چاہئے شمرہ پر نظر نہ چاہئے۔

(حال) کبھی ایسے وسوسے قلب پر آتے ہیں جیسے ایمان کا خطرہ رہتا ہو۔

(تحقیق) یہ تو رحمت ہو کیا حدیث میں آپ نے ذاک صریح الایمان نہیں پڑھا اور ہمیں پڑی حکمت ایک یہ ہو کہ اس سے عجب کی جزا مل جاتی ہو اور عدم تصرف یقینی اور منصوص ہو۔
(سمال) قبل فجر بارہ تسبیح اور بعد فجر تیرہ ہزار اتم ذات بعد حفظ قرآن مجید بعد تدریس بعض کتب صرف و نحو اور بعد ظہر بارہ ہزار بار اسم ذات بعد مطالعہ بخاری شریف اور راستہ کہ نیز کبھی دیکھو مطالعہ فتوح الغیب وغیرہ یہ محلات ہیں تیسرے

برزبان تسبیح و درود لگاؤ آخر
آخر تیسری تسبیح کو دارد اثر

(تحقیق) اخذ جانے کس کا شعر ہو۔ تجربہ ہو کہ کہہ میں بھی اثر ہو مگر شرط یہ ہو کہ قصد ہو اثر کا یعنی خشوع کا عاجلا اور رضا و ثواب کا اجلا البتہ اگر کسی قصد نہ ہو آفتاح الاعمال والنیات کی بنا پر یہ شعر صحیح ہو۔ مگر آپ تو اس سے محفوظ رہیں
(حال) بسا اوقات نفس عاصی بندوں کو فخر حقارت سے دیکھتا ہو اور اپنے کو اعلیٰ علم سمجھ کر دوسرے سے تعظیم چاہتا ہو حالانکہ نہ علم کا اثر ہو نہ عمل کی ہمت کبھی رئیس زادہ سمجھ کر توبہ کی خواہش ہوتی ہو حالانکہ الغنا لله ولا حول ولا قوة الا بالله العزیز -

(تحقیق) یہ سب وسوسے ہیں جب آپ انکے بڑا سمجھتے ہیں اور قصد نہیں ہو کہ ایسا خیال ہو بلکہ یہ قصد ہو کہ ایسا نہ ہو تو یہ نہ طلب تعظیم ہو نہ تباہی نہ ترغیب ہو کیونکہ یہ سب افعال مذمومہ اختیار ہی ہوتے ہیں پس ہر اختیار سے نہو وہ انلاق مذمومہ سے خارج ہو صرف وسوسہ ہو اخلاق مذمومہ کا جسیرہ اخذ نہیں ہو و اخذہ عزم ہو۔

(حال) حضور نے جو بعد تہجد کے تیرہ تسبیح کو پڑھنے کو فرمایا تھا حضور فرمادی بحد اشد پابندی سے پڑھتا ہو اور نیز تین تسبیح بعد نماز نہ گانے کے ایک تسبیح دوسری تحلیل تیسری تکبیر پہ بھی مقیدی سے پڑھتا ہو لیکن اس کے پسندیدہ منور قلوب کے نہ ہونے سے دل کہ افسوس ہونا ہو اگرچہ فدوی کو شش بھی کرتا ہوا ہے۔ میں حواشادہ بوطین فرمائیے۔

(تحقیق) استقامت علی الذکر خود ایک مقام رفیع ہے اور حضور قلب وغیرہ یہ حالات ہیں اور
مقام افضل ہوتا ہو حال سے آپ ہرگز افسوس نہ کیجئے۔ خدای تعالیٰ کا شکر کیجئے اور وہ حدیث
یاد کیجئے۔ فاما من کان من اهل السعادة فسیبیسر العمل اهل السعادة کہ پس عمل کی تسبیح
خود سعادت کی دلیل ہے اور سعادت ہی مقصود جلیل ہے البتہ احضار قلب یعنی خود متوجہ رکھنا قلب کا
یہ ضروری ہے پھر خواہ حضور تام سپر مرتب ہو یا نہ موجب وقت آویگا انشاء اللہ احوال بھی
عطا ہونگے کام میں لگے رہئے انشاء اللہ تعالیٰ ع

کلمہ احزان شود روزی گلستان غم مخور

میں بھی دعا کرتا ہوں۔

(حال) مجھے خوف خداوندی غالب ہو۔

(تحقیق) اس صورت میں اکسیر ہدایت یا اور کسی کتاب میں رحمت الہیہ کے مضامین
خوب دیکھنا چاہئے۔

(حال) قرآن شریف پڑھنے بیٹھتا ہوں گریہ کے مارے پڑھا نہیں جاتا۔

(تحقیق) رحمت و بشارت کی آیات اسکا علاج ہو۔

(حال) آپ کا نام یاد آتا ہے اسوقت بھی یہی حالت ہوتی ہو۔

(تحقیق) اسوقت کسی اور کام میں لگ جانا چاہئے۔

(حال) اب بکرت تصرف حضور علی بیعت فرما لینے کے بعد ہی غلام کے گھر میں سے جن کا

غلل جانا رہا اور سال بھر سے زاید کی تپ کا فور ہو گئی اب بالفعل نہ مریضہ کو شکایت ہے اور نہ بچے پر
کچھ اثر ہے۔ غلام اخیر رمضان میں علیل ہو گیا بوجہ ضعف و علالت اب تک محنت نہیں ہوئی ہے
بس سے ذکر سے جو کسی قدر کیسوٹی پیدا ہوئی تھی جاتی رہی اور وہ ذوق شوق مٹ گیا میری
بڑی سالی کو اپنی بہن کی حالت مشکہ کمال اشتیاق بیعت پیدا ہوا ہے چونکہ انکے میان کے درمیان میں

مناقشہ تھا اسلئے میں نے درستی اخلاق کی نصیحت کر دی ہو اور کہہ یا ہو کہ اسکے بعد حضرت کو بیعت کے لیے لکھونگا اور انکو جلدی ہو جیسا ارشاد ہو۔

(تحقیق) صحت مرضی سے مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرماوین اور ہمیشہ انہی حفاظ میں رکھیں مگر انکی بہن کو جو یہ قسمہ دریافت کر کے اشتیاق بیعت ہو ایہ انکی ناواقفگی کی بنا پر نہ یہ کوئی کمال ہو اور نہ اسکو باطن سے کچھ تعاق ہو اور خود یہ بھی یقینی ہو کہ صحت میں بیعت کو کچھ دخل نہیں ہو بیعت تو صلاح دین کے لیے ہو اسلئے انکو اس باب میں حقیقت سے آگاہ کر دیا جاوے پھر انکی جو رائے ہو ذوق و شوق و یکسوئی یہ مقاصد نہیں کام شروع کیجئے اور مقصود رضا کو سمجھیے۔

Checked

1997

(حال) معمولات رمضان شریف میں بوجہ ضعف طبیعت کے چھوڑ گئے تھاب کیم شوال سے شروع کئے ہیں مع شغل سرمدی آج تک کوئی نیا امر پیش نہیں آیا لیکن اتنی کیفیت کو معلوم ہوئی کہ شریعت کے ہر امر میں تعمیل کرنے کو جی چاہتا ہو۔ مرضی خداوند کریم کیا ہی معلوم نہیں تھیں کسی بات کی پوری تعمیل نہیں ہوتی اور ضیاء القلوب میں جو ظہور انوار وغیرہ کا ذکر دیکھتا ہوں وہ آثار تو کچھ معلوم نہیں ہوتے ہیں تو کسی قابل نہیں حضرت کی کیا خدمت ہمسا دا ہوگی اللہ تعالیٰ حضرت کو جزا سے غیر دیکھا جس صورت سے ہمارے حصول مراد ہو ایسی تربیت فرماوین معلوم نہیں کیا سبب اپنے ہمعصر سب غلام دنیا دار بد خولای کے درپے ہیں دعا فرماوین۔

(تحقیق) اگر کوئی نیا امر بھی ہو تا تو اس سے زیادہ تھوڑا ہی ہو تا کہ شریعت کے ہر امر کی تعمیل کو دل چاہتا ہو اور جب یہ باعث پہلے نہ تھی تو یہ نیا امر بھی ہو گیا انوار وغیرہ کی فکر و طلب میں نہ پڑئے وہ لوازم اور مقاصد سے نہیں غوارض اور زوائد سے ہیں بعض کے لئے استکانہ ہونا مصلحت ہو کہ حجاب ہو جاتا ہو۔ بدخواہی کا سبب حق پرستی ہی شکر و صبر کرنا چاہئے۔

(حال) حسب ارشاد حضور کے قصد اسبیل سے بفضلہ عامی مشغول کا ذکر کرتا ہوں بعد عشا جو دتروں سے پہلے نفل فرمائی ہیں اگر حضور کچھ تعداد متعین فرما دیں تو بہتر ہو دیگر حضور نماز میں دل بہت گھبراتا ہو ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ نیت توڑ کر بھاگنے کو ہو جاتا ہوں مگر ابھی تک ایسا موقع پیش نہیں آیا حضور دعا بھی فرما دیں اور جو کچھ حضور تجویز فرما دیں حضور کو اختیار ہے۔ (تحقیق) اٹھ ظہین کافی ہیں نماز میں یہ تصور کیا کیجئے کہ عرش پر روشنی مشابہ نور ماہ پھیلی ہو اور وہاں سے مثل بارش کے میرے قلب پر مترشح ہوتی ہو انشاء اللہ تعالیٰ وحشت دفع ہو جاوے گی اور کوئی وقت بھی بند رہے بغیر منٹ خلوت میں تصور کیا کریں اور چاہتے پھر تے آیا تا سبک کی کثرت ہر وقت رکھیں بعد دو ہفتہ پھر اطلاع دیں۔

(حال) اول تو میں کرتا ہی کیا تھا مگر جو کچھ بھی ہوتا تھا آجکل بعض عوارض کی وجہ سے سب درہم برہم ہو گیا ابھی تک التزام اٹھانا نہیں ہوتا۔ جب التزام کرتا ہوں عوارض و حوادث پیش آجاتے ہیں جسکی وجہ سے التزام کیا بالکل پڑھناہ و قوت ہو جاتا ہے۔ (تحقیق) یہ بھی ایک قسم کا دوام ہے کہ کبھی ہو کبھی نہ ہو بالخصوص جب سبب اسکا غریب ہو دوسرے یہ کہ کامیابی اس پر موقوف نہیں کہ کبھی ناغہ ہی نہ ہو۔ اس دھن میں لگا رہو گونا گہ بھی ہو مگر اسکے درپے رہے ایک روز مقصود حاصل ہو گا۔

(حال) معاصی میں گرفتاری ہونے لگتی ہو اسکی وجہ سے میں نا اُمید ہو جاتا ہوں۔ (تحقیق) کوئے نومیدی مرو کا امید ہاست و سوئے تاریکی مروخور شید ہاست۔ (حال) مجھ کو یہ خیال سخت دامنگیر ہوتا ہے کہ شاید نعمت عظمیٰ میری تقدیر میں نہیں سوقت نہایت افسوس ہوتا ہے اور حالت یاس ظاہر ہوتی ہے اب بجز اسکے اور کوئی چارہ خیال میں نہیں آیا کہ صرف آپ کی ذات مقدس کی دعا پر ہر وسہ کر دن اور اپنے کہ توت سے درگزر دن اکثر یہ امر پیش آیا ہے کہ تجھ کے وقت آکھ نہیں کھلتی۔

(تحقیق) حدیث میں ہر لاتفریط فی النوم۔
 (حال) اب اگر یہ بھی میسر نہیں تو اور کیا امید ہو سکتی ہو افسوس ہی افسوس ہو۔
 (تحقیق) یہ کیا تھوڑی دولت ہو۔

دوست دارد دوست این خفتگی | کوشش بیہودہ بہ از خفتگی

(حال) خیال ہوتا ہو کہ اس حیات سے تو ممت بہتر ہو آئندہ کو معاصی سے توجہ پکارا ہو گا اسکا علاج آپ کے ہاتھ میں ہی میں منتظر ہوں کیا کروں اسکا علاج ارقام فرما دیں۔

(تحقیق) اوّل ہمت و رجو کو تا ہی ہو جاوے استغفار۔

(حال) اور کوئی صورت ایسی ضرور تحریر فرما دیں کہ تہجد کو بالضرور بیدار ہو جاؤں

اور اپنے کام میں لگوں

(تحقیق) سر دوست اول شجاعت میں کر لیا کیجئے۔

(س) جس پر کے مرید اکثر بلکہ قریب قریب کل بے نازی ہوں کیا وہ شخصیت کی صلاحیت رکھتا

(ج) صلاحیت نہیں رکھتا۔

(س) کیا ولایت ایسی شے ہو کہ جسکو پیر چاہے یوں کہہ کر تجھ کو امانت سونپتا ہوں یہ سکتا ہو۔

(ج) ولایت ایسی چیز نہیں بعض کیشیات میں ایسا ہو سکتا ہو جو کہ ولایت میں کچھ ذخیل نہیں

(حال) نماز پڑھنے کے وقت میں خصوصاً نماز مغرب میں زیادہ تر التعمیات میں قلب سے

ایک قسم کی کشش پیدا ہو کر بدن میں لرزا ہو جاتا ہو اکثر وقت کرجاری ہو جاتا ہو قلب سے۔

قصداً سبیل۔ تقویٰ کا نہایت جامع دریا بکوزہ کا مصداق رسالہ عالم خاتماں ہے۔

اور مشغول چاروں کے لئے جدا جدا قریب ضرورت خریدنا چاہئے بلکہ تقسیم کرنا چاہئے قیمت

صرف ایک روپیہ میں مع محصول اک مطبوعہ مطبع احمدی سے روانہ ہو سکتے ہیں

کبھی زبان سے بھی ذکر جہر جاری ہو جاتا ہے اکثر اس قسم کی کشش سی محسوس ہوتی ہے۔
 (تحقیق) مبارک ہو یہ آثار غلبہ ذکر کے ہیں جسکو اصطلاح میں سلطان الاذکار کہتے ہیں اور
 ہمارے متصل ایسا ہونا علامت ہے کہ کیا تھ مناسب تہا تہ ہو جائیگی یہ دوسری کیفیت محمودہ
 مقبولہ ہے اللہ تعالیٰ برکت و استقامت بخشے۔

(حال) مراقبہ ترک ہو جاتا ہے وجہ یہ ہو کہ بندہ کو پڑھانے کا مشغلہ زیادہ ہو گیا۔
 (تحقیق) کچھ غم کی بات نہیں پڑھانا بھی عبادت ہے مقصود اسکا اور مراقبہ کا مشترک و
 البتہ اگر کسی وقت وہ بھی ہو جاوے گو قلیل ہی وقت میں سہی تو نافع و اصلح ہے۔
 (حال) حسب اجازت ذکر و ضربی جہر کے ساتھ کبھی کر لیتا ہوں اس سفر کر میں زبان
 شیریں ہو جاتی ہے اور بہت لذت معلوم ہوتی ہے۔

(تحقیق) حلاوت معنویہ کا حسیر ہو جانا علامت ہے سرایت الذکر فی الذکار کی جسکی طرف
 حدیث میں اشارہ ہے فی النبی دوما فی شعری دوما فی عصبی فی دھانی یعنی آثار سلطان المذکر ہے
 (حال) رات کی دوبارہ تسبیح ارشاد ہوئی معمول ہو اور دن کے اذکار کبھی تین ہزار کبھی پچھار
 الغرض فرصت کے مطابق زیادتی کمی ہوتی ہے دعا سے شاد فرما دین کوئی جدید کیفیت
 ہوگی اطلاع کرونگا۔

(تحقیق) استقامت علی الاعمال خود ایک رفیع حالت ہے جو سب کیفیات سے ارفع ہے
 اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(حال) بندہ کو عبادت میں لذت نہیں معلوم ہوتی ہے اور طاعت حق کی طرف دل بندہ کا
 راغب تام نہیں ہے۔

(تحقیق) عبادت میں لذت اختیاری نہیں امور غیر اختیاری کے پیچھے نہ پڑ جانا چاہیے اپنی
 قدرت و اختیار کے کاموں میں لگا رہنا چاہئے۔

(س) ایک شخص عالم دیندار پر ہیزگار متبع شریعت ایک شخص کامرید اور طریقہ علیہ صوفیہ کا معتقد اور اولیائے کرام سے نہایت محبت رکھتا ہو اسکا شیخ بھی بزرگ متبع شریعت و سنت ہو لیکن رابطہ شیخ و تصور شیخ سے بوجہ اسکے کہ بعض علماء اسکو ناجائز بتاتے ہیں اسکا دل خائف رہتا ہو۔ نیز ختم مجدد صاحب جسکی نسبت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ مریدوں کو اپنے مکتوبات میں ہدایت کرتے ہیں اور نہایت مفید بتاتے ہیں اسکے دل میں وسوسہ پیدا ہوتا ہو اور وسوسہ کے ہاں خصوصاً مجدد صاحب کے ہاں اسطہ جزو عظیم طریقہ ہونیز ارواح اولیاء کو ایصال ثواب بغرض امداد فیض باطنی بھی صوفیہ میں معمول ہو یہ وسوسہ شیطانی ہو کہ اسکو سلوک سے باز رکھتا ہو یا اسمین واقعی کچھ نقصان دین کا ہو براہ عنایت مفصل جواب سے مطلع کریں کہ اطمینان ہو۔ (ج) یہ شخص جنگو شغل رابطہ و ختم بغرض افاضہ باطنیہ از ارواح میں خدشہ ہو بعضاً تو خالص توحید سے مشرف ہیں یہ وسوسہ شیطانی ہرگز نہیں نہ ان اعمال کا ترک کرنا اسکو ہرگز کچھ مضر ہو بلکہ جب اسمین خلجان ہو تو کرنے سے ہرگز نفع نہو گا وہ بے فکر ہیں اور یہ دونوں کام بد کریں خالی اذکار اور دوسرے اشغال پر اکتفا کریں انشاء اللہ یہ دولت نسبت نصیب ہوگی کوئی خاص شغل شرط فیض نہیں ہے۔ یہ دونوں امور یعنی شغل اور ختم مذکور اکثر حالات میں محل خدشہ ہیں اور اگر بالکل خدشات سے پاک بھی ہوں۔ تب بھی جن پر مذاق نسبت ہو تو غافل ہو۔ ان کی طبیعت ان سے آبی ہو۔

(حال) جب سے حضور سے جدا ہوا ہوں بعضے ادناس دنیا نے گر تھک کر اپنے تئوں بانی ہو گیا کیونکہ حکم طایبون کو بعضے افعال و اقوال شیعہ سے بدون سخت گوئی اور نہ باری ہمدردی کے باز رکھتا دشوار ہے۔ دوم عورت کو راہ شریعت اور خلق سنی کے مطابق چلنا اور ساری بد خلقی سے صبر کرنا بندہ کو نہایت دشوار ہے دعا و خیر فرماوین اور ارشاد فرماوین مظلومین کو علم دین اور اخلاق کی تعلیم دینا بہتر ہے یا زیارت مقبرہ اولیا اور سفر۔ سالک کے لیے با سبب

و تدبیر توکل کرنا بہتر ہو یا بے اسباب میرے فہم کے مطابق ارشاد فرما دیں انشاء اللہ حضور کے ارشاد سے تسلی ہوگی۔

(تحقیق) دعا سے خیر کرتا ہوں وہ حدیث یاد کیجئے المؤمن الذی یخاطب الناس و یصدو علی اذا هم خصیون المؤمن الذی لا یخاطب الناس ولا یصدو علی اذا هم مبتدی کے لئے خلوت بہتر ہو اور متسی غیر عالم کے لئے سفر بغرض زیارت مقابر و سیاحت مضر نہیں اور مبتدی کے لئے مضر ہو اور عالم کے لئے مانع عن النفع ہو اور ضعیف الہمتہ و میل کیلئے اسباب و تدبیر بہتر ہو اور قوی الہمتہ مجرد کے لئے توکل۔ والسلام۔

د حال کمترین کو آجکل و سادس وہو جس کا سخت غلبہ ہو طاقت بیان سے خارج ہو اور ایسے وسوسوں کا بھجوم ہوتا ہو کہ نقل کرتے ہوئے بھی خون معلوم ہوتا ہو سخت حیرانی و پریشانی میں مبتلا ہوں گویہ جانتا ہوں کہ راہزن اپنی راہزن کی تدابیر میں مصروف ہو مگر نفیہ نہ معلوم ہونے کے باعث سخت در ماندگی میں پڑا ہوں حضرت مرشد مدظلہ مکہ معظمہ تشریف لیکئے ہیں اب اس وقت عالم میں سوا حضور کے اور کوئی چارہ سار نظر نہیں آتا جس سے اپنے مرض کا علاج کر اؤں حضور ﷺ حال ہو قال نہیں۔ عرض بھی نہیں کر سکتا جلدی دستگیری فرمائی جاوے اور تو کچھ پاس نہیں صرف جو کچھ ہو ایمان ہو اُسکے بھی سلب ہو جائیگا کمان ہو۔ رہا بالانتہی قلبو بنا بعد اذہد بیتنا وھب لنا من لدنا رحمة انک انت الوھاب۔ بس زیادہ کیا عرض کروں۔

(تحقیق) وسوسہ کوئی پریشانی کی چیز نہیں پریشانی سے قلب ضعیف ہو جاتا ہے

عہ پندرہ محرم ۱۳۳۵ھ کو ان کا خط مضمون ذیل کا آیا الحمد للہ اب نہ وسوسہ کا جو م ہو نہ ادہام و نہ وجس کا تاظم قطعی طور سے نیست و نابود ہو گئے حضور کا کس زبان سے اور کیسے شکریہ ادا کیا جاوے جو اس اہم وقت میں اس نایز اور سراپا تصور کی دستگیری فرمائی گئی و آقائے عالم ذات بابرکات کو باین فیوض و خیرات ہمیشہ شاہان قیامت قائم رکھیں اور نظر شفقت و توجہ کی بجانب ہمارہ مبذول آئیں ۱۲

جس سے دفنا ہجوم ہوتا ہے بجز بے پردائی اور بے التفاتی کے بلکہ بہتر ہے کہ اس پر خوش ہو اور کوئی تدبیر نہیں اس سے قلب کو قوتہ ہوتی ہو اور دساوس کو قبول نہیں کرتا بہت جلد قطع ہو جاتے ہیں اور حقیقت میں جب اس میں گناہ نہیں تو عیو پر نشانی کیوں ہوں۔

(س) تصور شیخ میں سلیم الطبع والعقیدہ کے لیے گنجائش ہی یا نہیں۔
(رج) بدون سائل کے ہم صحبت ہوئے اسکا فیصلہ کسی خاص شخص کے لیے نہیں ہو سکتا اور سوال سے آپکا یہی مقصود ہے۔

(س) تعلیمات شیخ کے علاوہ طالب دعیہ مانورہ و اوراد مسنونہ بغیر اجازت شیخ بٹھو سکتا ہے یا نہیں
(رج) اہان اس شرط سے کہ وہ تعلیم شیخ میں محض نہوا و رقت سے زیادہ نہوا اور شرح کے خلاف نہ ہو۔

(حال) جب کوئی کار و دنیوی پیش آتا ہے تو اس قدر طبیعت کو اٹھا کر اور دل کو اس میں مشغولی ہو جاتی ہے کہ اوقات معمولہ میں اسی کار کے متعلق دساوس بسر جہ آتے ہیں کہ پریشان ہو جاتا ہوں یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ معمولی چھوٹ جاتے ہیں جو چپ پیدگی پیدا ہوتی ہے وہ سب فنا ہو جاتی ہے نہایت خلجان میں ہوں اور امور دنیویہ سے سبکدوشی میں سر نہیں ہوتی بلکہ روز بروز افزونی ہو کبھی ایک چلہ کسی معمول پر مدامت نہیں ہوتی۔

(حقیق) پریشان نہ ہو جائے اگر دل لگے بے دل لگے ہوئے معمول اندا کر لیجئے اور اگر پورا ہو سکے تو تھوڑا کر لیجئے مگر بالکل ناغہ نہ کرنا چاہئے تھوڑا سا بھی ہوتا رہے تو برکت رہتی ہو اسکی فکر چھوڑ دیجئے کہ ذرہ برابر کمی نہ ہو جتنی کمی ہو جاوے اسکا تدارک استغفار سے کر دیا کیجئے اور پریشان ہرگز نہ ہوں اس سے اور بھی ہمت ضعیف ہو جاتی ہے۔

(حال) حسب ارشاد حضور اور دعالی برکت سے اسم ذات روزمرہ چہ ہزار پڑھتا ہوں مگر خیالات بجا نہیں ہیں اور دساوسے بہت آتے ہیں اور طبیعت گھبراتی ہو اور کسی ذکر و عبادت

میں جس طرح پیشتر کچھ تو سجاوڑ دل کا لگاؤ اور لذت حاصل تھی وہ بالکل نہیں رہیں بعض وقت میں دنیا کے خسارہ کا پورا اندیشہ ہو جاتا ہے اور دنیا کی حالت تو میں کچھ عرض نہیں کرتا مگر عقبنی کے واسطے ضرورت کلیف دیتا ہوں میری حالت بہت خراب ہو گیا کروں کچھ روز سچ کا غلبہ رہے۔ ذات لکھنا دیوار پر چسپان کر کے روزمرہ دیکھا کرتا تھا بعد کو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اگر دن میں ہو تو بہتر ہے کچھ روز کیا مگر پھر زمانہ کے جھگڑے کچھ روز گار وغیرہ کے سبب چھوٹ گیا بہت محبوب ہوں کمزوری مانع کی شکایت کیا لکھوں سب شکر ہے جو کچھ ارشاد ہو دعائے اللہ پاک حضور کی قدسی حاصل کر اے بہت بڑا مرض ہی سخت گنگار ہوں اور کچھ مجھ سے نہو سکا ڈر ہے اگر دن بدن اور حالت خراب ہوئی تو آخر وقت کیا کیفیت ہوگی ہاں خدای تعالیٰ دل میں اپنی محبت کامل طور پر عطا فرماوے تو سب کچھ اُس کے طفیل میں امید ہو۔

(تحقیق) یہ تلویں کے آثار میں سے ہے۔ نیز تشویش خاطر سبب امور دنیویہ کے اسکا سبب ہو جاتا ہے کیفیات لذت و عدم لذت کی طرف التفات نہ کریں خود عمل کو مقصود سمجھ کر کرتے رہیں انشاء اللہ محرومی نہ بینگی ثمرات پر نظر کرنا یہ اصل سبب ہے پریشانی کا یا تا بسط بعد عشا کے ۱۰۰۰ بار روزانہ پڑھ لیا کریں۔

(حال) ذکر اشغال کے وقت ایک مرتبہ روشنی آسمان سے مجھ تک آئی اور مسجد تک کو روشن کر دیا اور ایسا ہی پشت کی جانب سے ہوا۔ رات کو جب سوتا ہوں تمام بدن پر بیا نصف بدن پر بیا آنکھوں میں روشنی سی اکثر ہوتی ہے۔ تحقیق یہ روشنی اوار ذکر سے ہو مبارک ہو کسی سے ذکر نہ کریں اور ذکر کو ناغہ بلا عذر نہ کریں اور اسکو کمال نہ سمجھئے اور اپنے کو بزرگ نہ سمجھئے مگر نعمت سمجھ کر شکر کریں اور پھر بھی اطلاع دین اور شرع کی سخت پابندی رکھیں بدو ن اسکے روشنی محض غیر مفید ہو۔

(حال) کیفیت: یہاں حالات مراقبہ مشابہ خواب ہو کر ایک شب یہ ہوا کہ گویا کسی نے اذان اور ختم اذان پر بہت زور سے لا ایلہ الا اللہ کہا کلمہ اذان شکر بیدار ہو گیا۔
(تحقیق) مبارک ہو علامت ہو اتصال و مناسبت کی عالم قدس کے ساتھ۔
(حال) اس سے پیشتر ایضا حالات مذکورہ میں بہت زور سے یا حتیٰ مسموع ہوا اور میں بیدار ہو گیا۔

(تحقیق) وہی جواب یہاں بھی سمجھے۔
(حال) حالات مراقبہ میں بالکل بیداری میں تصور میں آسمان کو اندک دور و شنیان گویا میرے قلب کی بائیں طرف نزول کرتی ہیں رفتہ رفتہ تمام جسم تھک کر طبع بہاری ہو جاتا ہے گویا برداشت نہیں ہوتی پھر یہ حالت زائل ہو جاتی ہے۔
(تحقیق) انوار علم ہیں کہ مستفاد ہیں مشنۃ نبوت سے و فقلہ مستفاد من ثقل الوحی۔
(حال) کیفیات نہار سلطان لاؤ کار کے مراقبہ میں اکثر تمام وجود میں دھڑکاں مثل ندان کی روئی ڈھنسنے کے معلوم ہوتا ہے قریب بطی الزوال ہے۔
(تحقیق) کیفیات و انوار سلطان ذکر سے ہے کہ ذکر اس شکل مثالی سے بدن میں حرکت کثیرہ
(حال) طوطا کو گویا ہستہ روشنی ہونے لگی اور اس روشنی میں تمام جسم دیکھنے میں آیا۔
(تحقیق) انوار لطائف ہیں۔

(حال) تھکدستی سے بعض اوقات تنگدلی ہوتی ہو کیا کروں۔
(تحقیق) کوئی نوکری طبا سے تو قبول کر لیجئے یا کسی مطبع کا کام تصحیح وغیرہ منگا لیجئے۔
(حال) زبان مدازی کا عیب مجھ میں بہت ہے اکثر بیکار کلام غلط اکر کیا کرتا ہوں کیا کروں۔
(تحقیق) اہمیت اور بعد صدور استغفار و تقلیل اختلاط۔
(حال) جب کسی کے پاس بیٹھنے سے غیبت اور دیگر کلام بیکار کا اندیشہ ہو تو آتش بڑھنے لگتا ہے۔

جلدِ رخصت کر دینا اور غلٹ گزین رہنا مناسب ہو یا کیا۔
 (تحقیق) انکو رخصت کر دینی جگہ خود اٹھ جانا بہتر ہو رخصت کرنے میں دشمنی ہوتی ہو۔

(حال) حضور نے ارقام فرمایا تھا کہ نماز میں عرش سے قلب پر نور پڑے ہو تا ہوا تصور کرو تو
 کیا جو وقت امام صاحب قرات پڑھیں اسوقت کیا کروں اور حضور تفکرات دینی کی
 وجہ سے نماز میں دل نہیں گنتا عادتاً ہی پڑھی جاتی ہو۔
 (تحقیق) وہ شغل آپ کی حالت کے مناسب نہیں اسکو ترک کر دیجئے نماز میں خیالات کا
 آنا کچھ مضرب نہیں ہو اس سے پریشان نہ ہوں اور اگر اس سے تسلی نہ ہو تو دو چار دن یہاں آکر رہ
 جاؤ یہ اپنی کھلین میری مشق لین۔

(حال) اذکر کی حالت میں بہت خوف معلوم ہوتا ہو ایک روز ذکر کی حالت میں ایک شخص آیا
 اسوقت اسقدر خوف غالب ہوا کہ میں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں
 اور ذکر اشدائد کا زبان پر تھا اور آواز بہت بلند ہو گئی یہاں تک کہ گلا پڑ گیا اور کبھی ایسا معلوم ہوتا
 ہو کہ کوئی شخص دائیں جانب کر بیٹھا ہو اور بہت خوف معلوم ہوتا ہو اور چند روز سے ہر وقت کالمین
 ایک آواز آتی رہتی ہو جیسے تار میں ہوا لگتی ہو اور اس سے آواز پیدا ہوتی ہو اسی قسم کی
 آواز ہوتی ہو اب حضور سے ملتی ہوں کہ ہر ایک کی اصلاح فرماؤ یہ بوجہ خوف کے ابکل ذکر ترک
 کر دیا ہو کیونکہ بہت سخت پریشانی ہوتی تھی اور طبیعت بہت پریشان ہو

(تحقیق) ایٹھ شیطان تھا یا تصرف ہو تخیلہ کار مگر دونوں حالتوں میں کوئی بات خوف
 کی نہیں ایسے وقت میں تصور شیخ مفید ہو مگر اسکو حاضر ناظر نہ سمجھو خود اسکی صورت کے خیال
 کر لینے میں یہ خاصیت ہو کہ یہ خوف دفع ہو جاوے گا ہرگز خوف نہ کریں اور برابر ذکر میں مشغول رہیں
 ذکر کو ترک نہ کریں اگر جبر و ضرب میں تکلیف یا تکلف ہو خفی بلا حرج کریں وہ آواز تھا کہ ذکر سے ہو

اور نہایت مبارک حالت ہو سکی لذت سے تو ذکر میں زیادہ جی لگنا چاہیے ہرگز پریشان نہ ہون
پھر بھی اطلاع دین۔

(حال) کوئی دعائیہ تحریر فرما دین کہ جس سے محبت خدا اور رسول خدا کی زیادہ پیدا ہو اور
خوف الہی دل پر طاری ہو اور محبت غیر اللہ دل سے جاتی رہے یا کم ہو جاوے اور خدا کے سوا غیر کا
خوف دل میں مطلق باقی نہ رہے۔

(تحقیق) صوفی نشو و نما فی تادریک شد جامع و بسیار سفر باید تا پختہ شود و جلسے۔
مدت تک ذکر مشغول اور مطالعہ کتب مفیدہ اور صحبت اہل اللہ پر دوام کرنے سے یہ دولت
نصیب ہو جاتی ہو اسکے لئے کوئی خاص وظیفہ نہیں ہو۔

(حال) صرف یہ چاہتا ہوں کہ گناہ سے طبعاً نفرت ہو جاوے اور اُنکے ارتکاب میں
کمی ہو جاوے۔

(تحقیق) یہ بات ایسی سرسری نہیں، یہ مدت دراز تک محبت مخالفت نفس پر تکلف
دوام ہو تب ملکہ ہو جاتا ہو۔

(حال) اسوقت حالت احقر کی یہ ہے کہ بوقت ذکر کبھی بیہوشی سی معلوم ہوتی ہو اور زمین
ہلتی ہوئی محسوس ہوتی ہو اور ایسی روشنی نظر آتی ہو جیسے اندھیرے گھر میں پہلے غلطی
سے ہوتی ہو اور لفظ اللہ کے تصور میں چاند کی روشنی سے آفتاب کی شکل روشنی نظر آتی ہو یہ
تین چار دن دیکھا پھر بہت دیر تک رہتی نہیں اور کبھی دو ایک منٹنی سی نظر آتی ہو واپسی طرف
سے شاذ و نادر بائیں طرف سے بھی اس میں بھی بیہوشی کچھ معلوم ہوتی ہو۔

(تحقیق) یہ سب آثار ذکر کے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے مگر روغن و شیر کا استعمال خوب کچھ

(حال) کبھی کبھی قلب میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہو کہ جس سے شوق و ذوق ذکر کا زیادہ ہوتا ہو اور کبھی ایسی حالت ہوتی ہو کہ بالکل طبیعت سُست اور نا اُمید ہو جاتی ہو اور اپنی طرف خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہو کہ مجھے بڑا کوئی نہیں ہو اور جس قدر عالم میں خرابیاں ہیں میری شامت اعمال سے ہیں اس کا خیال جب آتا ہو نا اُمیدی سخت قلب پر چھا جاتی ہو اس کا کیا علاج ہو۔

(تحقیق) یہ مرض نہیں جس کا علاج ضروری ہو خود یہ حالات مطلوبہ محمودہ میں سے ہو یہ آثار اضمحلال سے ہو جو کہ شعبہ ہر فنا کا۔

(حال) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوبات میں یا کہیں لکھا، ذکرِ صوفی شاخود را از کافر رنگ بترند انداز کافر رنگ بدترست اور جامی علیہ الرحمۃ نے لوائح جامی میں دو شعر بطور مناجات کے لکھے ہیں۔

یا رب برہانیم نجرمان چہ خود	راہے دہیم بکوی عرفان چہ شود
بس گبر کہ از کرم مسلمان کردی	یک گبر دگر گئی مسلمان چہ شود

اس اخیر مصرع میں مناجاتی ایک گبر دگر گئی مسلمان چہ شود سے کس کو مراد لیتا ہو۔
(ترجما) کو سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ مالا بدمنہ میں یاد آتا ہو کہ لکھا ہو کہ اپنے ایماندار ہونے میں شک کرنا کفر ہو ان دونوں تطبیق کی کیا صورت ہو۔

(ج) تعارض ہی نہیں جو تطبیق کی ضرورت ہو گبر یا کافر رنگ سمجھنا یا اُس سے بدتر سمجھنا باعتبار اس احتمال فی المال کے ہو کہ ہم شاید اُس سے بدتر ہو جاویں اور وہ ہم سے بتر ہو جاوے اور مالا بد کا حکم باعتبار حال کے ہو۔

(حال) حضور نے بارہ سو مرتبہ کَلَّا اللّٰہُ رَبَّانِی پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا تھا عاجز نے حسب ارشاد اس کو شروع کر رکھا تھا لیکن معلوم نہیں کہ قلب میں کسوجہ سے انتشار

پیدا ہو گیا، جو کہ اُسکے پورا کرنے میں قاصر رہتا ہوں کبھی تو خیال تعداد کی طرف مائل ہو جاتا ہوں اور کبھی کوئی دنیاوی خیال پیدا ہو جاتا ہوں اور قلب کو یکسوئی حاصل نہیں ہونے دیتا اسکے علاج کے لیے حضور کوئی ایسی تدبیر ارشاد فرما دیں کہ جس سے قلب رجوع ہو جاوے۔

(تحقیق) تعداد کے خیال کو چھوڑ دیجئے تعداد مقصود بالذات نہیں کی پیشی مضر نہیں اور دنیاوی خیال پیدا ہو جانے کی پرواہ نہ کیجئے ان خیالات کے ساتھ بھی ذکر نافع ہو رہا رجوع قلب سو ذکر کے دوام سے خود بخود یہ بات پیدا ہو جاوے گی۔

(حال) ہر نماز میں اکثر مجھے وساوس آتے ہیں اسکا کیا علاج کیا جاوے۔
(تحقیق) اسکا کچھ غم نہ کریں کیونکہ ایمین کوئی گناہ نہیں یہ خود بخود دفع ہو جاوے گا۔

(حال) جناب نے بندہ کو جو وظیفہ عنایت فرمایا ہے کترین باتر تیب وظیفہ کرتا ہوں اگر وظیفہ کرتے وقت دل بالکل قرار پر نہیں رہتا ہوں اور دھڑکنا خیال بٹ جاتا ہوں اسکی کوئی تدبیر برائے مہربانی عطا فرمائیے۔

(تحقیق) اسکی تدبیر کی ضرورت نہیں ہوں دوام ذکر سے ان خود یہ بات جاتی رہے گی۔
(حال) ان دنوں ذکر کرتے کرتے بعض مرتبہ بڑے زور سے گریہ آتا ہے یہاں تک کہ بعض مرتبہ آواز بلند ہونے لگتی ہے۔

(حال) بعض مرتبہ دل چاہتا ہے کہ اگرچہ حسب ارشاد مدنیوضہ تعداد پوری ہو گئی مگر قہوڑ اور بھی ذکر کروں۔
(تحقیق) ضرور کیجئے بہت محمود ہے۔

(حال) اقرب دو ماہ سے ذکر جہر بندہ ذکر پل انفاس آپ سے آپ دل سے باہر ہوا

جو کہ حضرت علی شاہ گنگوہ نے تلقین فرمایا تھا اس ذکر یا سل نفاس کو مراقبہ اور غیر مراقبہ میں کیا کرتا ہوں لیکن دل جتنا نہیں حضوری بالکل نہیں ہوتی ذکر جہر میں اکثر حضور قلب بھی ہوتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عرش کے قریب میں ہوں اور زیارت خداوندی سے مسرور ہوں اور ذکر کے وقت اپنا خیال نہیں رہتا تھا اور اسکے ساتھ اور اور بعض تسبیح اور بعض وظائف بند ہوتے سنت افسوس ہی دعا فرما دین اور اس مریض کا علاج فرما دین۔
 (تحقیق) دعا کرتا ہوں ذکر کے قیود کو بالکل چھوڑ کر صرف ذکر لسانی جب قدر ہو سکے ایک معین مقدار سے بالاتر ام کیجئے خواہ حضور ہو یا نہ ہو اور پھر دو ہفتہ کے بعد مجھ کو اطلاع دین۔

حال / عرصہ پندرہ روز سے گزشتہ شنبہ تک ایک عجیب کیفیت قلب پر طاری ہوئی کبھی معلوم ہوتا تھا کہ خداوند کریم کے روبرو ہوں اور شوق محبت بڑھ رہا ہوں اور کچھ نغمہ سے عاجزی و انکساری کے کلمات کہہ رہا ہوں چہرہ پر غنودگی سی معلوم ہوتی تھی ایسی کیفیت خصوصاً شنبہ کے دن صبح سے شام تک زیادہ رہی یک شنبہ کو خیال ہوا کہ یہ سب دماغی خیال ہے اسوقت سے طبیعت صاف معلوم ہوتی ہے۔

(تحقیق) اب ان کبھی یہ بھی وجہ ہوتی ہے اور کبھی ذکر کا بھی اثر ہوتا ہے بہر حال اول صورت میں نہ محو و نہ مذموم اور دوسری صورت میں محو و نہ محو و نہ مذموم حالتوں میں ایسی کیفیات مقصود نہیں توجہ ذکر کی طرف رکھنا چاہیے خواہ کیفیات ہوں یا نہ ہوں اور احتمال آفت ناغیہ کی صورت میں علاج طبی یعنی ترتیب درانہ بھی ضروری ہے۔

حال / بعد ادا سے دوازدہ تسبیح مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر عجز و عجز میں ایک آواز سیوے ہوئی کہ مولوی صاحب نماز۔
 (تحقیق) یہ بجز واردات محمودہ و الہامات حقہ مبارک ہو۔

(حال) ادوسری شب کو وہی حالت ذکر میں مشابہ خواب ہو کر گویا قلب کی طرف سے ایک آواز پھیل آواز دو درخت یاد و بانس کے کسٹنے کے قلب کی طرف سے سمع ہوئی۔
(تحقیق) مغلہ آثار ذکر قلب ہو مگر قابل التفات نہیں۔

(حال) حالت مراقبہ میں شب کے وقت کچھ نیم خوابی کی سے حالت میں دیکھا کہ ایک سیم فام شخص سفید کپڑا پہنے میری طرف آنے کا قصد کرتا ہوا اور میں اس سے کہہ رہا ہوں کہ تم ٹھہرو میں وظیفہ سے فراغت کر کے تم سے کلام کرونگا اور میرے تصور میں یہ تھا کہ ملائکہ کجرات سے فراغت کر چکا ہوں اور مناجات قبول آتی جو حضور میں یہ کہ بعد یہ حالت شاہ خاں باطل ہو گئی۔
(تحقیق) یہ ہوس تھا سفید لباس بارت ہو اسکی تلبیس الباطل بصورتہ الحق سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا کہ ذکر میں مشغول رہے اللہ تعالیٰ نے اسکو غائب کر دیا ایسے احوال میں ایسا ہی چاہیے کہ ذکر کی طرف توجہ رہے۔

وہ راو عشق و سوسہ اہر من بسی است ہشدا و گوشت بلا بہ پیام سرش دار
اللہ تعالیٰ حافظہ و نگہبان ہو ان تلبیس لہ سلطان علی الذین آمنوا و علی سر بھدیہ و کلون۔

(حال) نماز میں جسوقت خیالات لایعنی آوین انکا دفعیہ کس طرح کیا جاوے۔
(تحقیق) ذکر و قرآن کے الفاظ کی طرف متوجہ ہو جانے سے خیالات بند ہو جاتے ہیں۔
(حال) امتیاز حضور کے حکم کے مطابق ایک ہزار مرتبہ اعم ذات پڑھتا ہوا اور تنہا بھی کرتا
ہر وقت پڑھنے کا موقع بوجہ پڑھنے میں مشغول رہنے کے نہیں ملتا۔
(تحقیق) کچھ حج نہیں جتنا آسانی سے ہو جائے کافی ہے۔

(حال) صحیفہ گرامی حضور والا صادر ہوا معزز و ممتاز فرمایا غفلت کی مشرح کیفیت نہ لکھی
حضور سے معافی مانگتا ہوں طلب اس عاجز کا یہ ہو کہ ذکر میں کچھ کمی ضرور معلوم ہوتی ہو۔

(تحقیق) اسکا تذکرہ تو امر اختیاری ہی ہوتی ہے کہ ذکر پر دوام کیجئے کم ہمتی کا علاج بجز ہمت کے اور کیا بتلاؤں۔

حال (دوسرے بات یہ کہ خیالوں کا ہجوم رہتا ہے۔
(تحقیق) اس طرف ہرگز التفات نہ کریں دوام ذکر سے یہ از خود جاتا رہیگا۔
حال (توجہات حضور گاہ گاہ یوں بھی اور نماز میں بھی دولت حضور می میسر ہوتی ہو مگر جسوقت غلبہ ہوتا ہو اسبیت سے زبان بند ہو جاتی ہو اور نماز میں ہرج واقع ہوتا ہو تھوڑی دیر یہ کیفیت رہتی ہی جی یوں چاہتا ہو کہ حضور دوام حاصل ہو اور بجز ہمتی محض اور وجود مطلق کے کچھ مدد نہ ہو مگر اور نور یہ کا کوئی طریقہ مناسب حال غلام ارشاد فرمایا جائے۔
(تحقیق) دوام ذکر مع توجہ القلب بقدر امکان سے یہ سب مقاصد جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں حاصل ہو جاتے ہیں اسکو نماندہ کیجئے اور وقتاً فوقتاً اطلاع حالات اور گاہ گاہ ملاقات اور بشرط امکان احیاناً ہفتہ عشرہ کا قیام اسمین بہت ممکن ہے۔

حال اس ناکارہ کا ہمارے بحر کیا زمین غرق ہو رہا ہو یہ عاصی لیل نندون بری حالت میں مبتلا ہو گیا ہو یعنی چند بار مرکب کیا رکابا وجود ہر بار توبہ کے ہو گیا ہو سوانح مولانا گنگوہی قدس سرہ سے ارکاب کیا رکاب سے فسح بیعت ہو جائے معلوم ہو تو یہ مضمون دیکھا اور بھی سخت پریشان ہوں خاص بجز ہمت اس ذیل کے قلب کی طرف مبذول فرما کر اصلاح قلب فرما دین اور خبر لیں۔
(تحقیق) فسح بیعت کا مضمون میرے نزدیک صحیح نہیں اگر حضرت قدس سرہ سے منقول ہو تو اول یہ فسح برکات بیعت کے ساتھ اور اگر غیر کا ہو تو حجتہ نہیں جو کام آپ کے کرنا ہو میں اس میں کیا خبر لوں۔

حال (الحمد للہ ذکر اسم ذات جو آنجناب نے تعلیم فرمایا تھا ٹوٹی پھوٹی حالت

میں کئے جاتا ہوں مگر کہیں جائیکا اتفاق ہوتا ہو تو ناغہ ہو جہ تنہائی نہ ملنے کے اور ہم خیال لوگ نہ ہونے کے ذکر سے طبیعت رکتی ہو اور شرماتی ہو چار پہنچ روز یا کم زیادہ چھوٹ جاتا ہو ایسی صورت میں کچھ تجویز فرما دیجئے۔
 (تحقیق) ذکر خفی کیجئے۔

(حال) امکان پر الحمد للہ تنہائی ہو مگر خطرات بہت آتے ہیں کہ گھبرا جاتا ہوں یا بان چلتی ہو مگر توجہ نہیں ہوتی اور تلاوت کے وقت بسا اوقات بالکل ہی قلب کو غفلت ہوتی ہو بعض دفعہ تو یہ حالت ہوتی ہو کہ اگر اتنا پریشان نہ رکھ دوں تو آگے بڑھتا چلا جاتا ہوں نماز کی بھی یہی کیفیت ہو کہ حضور نصیب نہیں ہوتا نہ اخلاص و خشوع۔

(تحقیق) تجربہ ہو کہ جب بقصد خشوع ذکر و تلاوت و نماز میں مداومت کے ساتھ مشغولی ہوتی ہو تو خشوع و تمام کیفیات محمودہ پیدا ہو جاتی ہیں دیر ہونے سے پریشان نہ ہو جئے کام کئے جائیے انشاء اللہ کلید احزان شود روزے گلستان غم مخور۔

(حال) بعد نماز عشاء نام کو معدودہ چند رکعت تہجد بھی پڑھ لیتا ہوں اگر تہجد پھلی شب میں اٹھتا ہوں مگر نماز و ذکر کی توفیق نہیں ہوتی دن کو اپنے نفس کو ملامت وغیرہ سب کچھ کرتا ہوں مگر کچھ نتیجہ نہیں نکلتا شیطان و نفس غالب ہو رہے ہیں۔

(تحقیق) غیر واجب کا ترک کرنا نفس و شیطان کا غلبہ نہیں ہو۔ یہ علامت و ندامت انشاء اللہ تعالیٰ ایک روز کام کریگی اگر اس وقت زیادہ نہ چار پائی پڑھ لے کر ایک دو تسبیح پڑھ لیا کیجئے۔
 (حال) ذکر پاس انفاس پر بھی مداومت بیسر نہیں ہوتی خیال آگیا آگیا ورنہ نہیں۔

(تحقیق) مشاغل مختلفہ میں اتنا ہی کافی ہو مناسب ہو کہ ذکر سانی بجائے پاس انفاس کے اختیار کیجئے۔

(حال) ذکر پر جب تک مداومت رہتی ہو تو کچھ سکون اور برکت سی محسوس ہونے لگتی ہو مگر ابتلا، امور دنیویہ سے بعض معصیت میں کہ ضرورت وقت اور مصلحت امور دنیوی ہو جاتی ہے

اختیار مجبور کرنی پڑتی ہے وہ سب برکت اور حلاوت سکون بلکہ توفیق ذکر بھی رخصت ہو جاتی
ہی ہر چند استغفار کرتا ہوں مگر یہ وہ بات نصیب نہیں ہوتی اُمور دنیوی اور ذکر کا جمع ہونا
محال معلوم ہوتا ہے اس زمانہ میں جھوٹ اور فریب بدون کام نہیں چلتا کہ بخت رواج
ایسا ہو گیا ہو کہ دوسرے کو بخت بناتا ہی مجھ جیسے کم ہمت کی کیونکر رہبری ہوگی۔
(تحقیق) انشاء اسی طرح تگ و دو کرنے سے سامان جمعیت کا ایک روز غیب سے
فراہم ہو جاویگا استغفار و استدعا میں کمی نہ کیجئے۔

(حال) سخت پریشان ہوں اب تاحیات دُنیا سے چھٹکارا بظاہر نہیں معلوم ہوتا کہ
روز بروز فزون ہی خدا خیر کرے۔

(تحقیق) اگر جہان پر برت گرد دسر بسر + تاب خور بگذازش از یک نظر + نا امید نہ ہوئے۔
(حال) بندہ کے مکان سے سات میل کے فاصلہ پر ایک مدرسہ ہی میں اُس میں پڑھاتا ہوں
ہر روز مکان میں نہیں آسکتا جمعرات کے دن مکان میں آتا ہوں سنچر کو پھر مدرسہ چلا آتا ہوں
لیکن جب سنچر کی صبح کو گھر سے چلتا ہوں تب سے یہ خیال کرتا ہوں کہ آج تو مدرسہ جاتا ہوں پھر
آئندہ جمعرات کو انشاء اللہ مکان آؤنگا بیسیوں کے ساتھ ملاقات کرونگا اور جب نکلتے ہیں
رہتا ہوں ہر وقت یہ خیال کرتا ہوں کہ جمعرات کب آؤنگا جمعرات کے دن آنے کے کمی دن
باقی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ بیسیوں کی محبت بہت زیادہ ہو گئی اسکے واسطے کیا علاج کروں۔
(تحقیق) یہ کوئی مرض یا عیب یا گناہ نہیں ہی جو علاج کیا جاوے ایک امر جائز ہے۔

(حال) اٹھائیا عرض یہ ہے کہ اپنی دو بی بی کے سوا اجنبیہ عورتوں کا خیال بھی دل میں
آتا ہے جب کسی وقت کسی اجنبیہ پر نظر پڑ جاتی ہو اُس کا خیال بھی دل میں آتا ہے اور اسکے دیکھنے
کو دل چاہتا ہے خوبصورت ہو یا نہ ہو۔

(تحقیق) یہ بیشک مرض ہی اسکا علاج مجاہدہ یعنی بزور مخالفت کرنا نفس کی اور صدور
خطا پر کوئی جرمانہ پُر ہو کر مثلاً ایک نظر پر بیس نفیس اس سے انشاء اللہ پوری اصلاح ہو جاوے گی

(حال) جب آپ یہاں آکر واپس تشریف لجاتے ہیں اُس روز نہ کھانیکو نہ سبق پڑھانیکو
کسین کو بھی نہیں چاہتا اور ایک مرد کی سی حالت ہو جاتی ہو جس کے آثار جسم پر بھی ظاہر ہو جاتے
گتے ہیں ویسے کوئی الم نہیں ہوتا۔

(تحقیق) اسکا سبب محبت ہی جو امر محمود ہے۔

(حال) اکثر اشعار عاشقانہ اور اضطرار دہندہ ہیں خوفناک امر سے آنسو بہت جلد نکل پڑتے
ہیں اور بے کلی پیدا ہو جاتی ہو۔ عاشقانہ حالت سے رہنا طبیعت کو پسند ہے۔

(تحقیق) وہی شوق اور ضعف قلب کا مجموعہ اسکا سبب ہو۔

(حال) خواب میں اکثر اپنے کو حیثیت اور ذکر کرتا دیکھتا ہوں کبھی آپ بھی نظر پڑتے ہیں اور
اشعار پڑھتے ہوئے اور اپنے کو روتا ہوا پاتا ہوں۔

(تحقیق) اد پر شخصیت اور تجویز لکھ چکا ہوں۔

(حال) حسب حکم ذکر شغل میں سرگردان رہتا ہوں مگر وہی حالت سابقہ ہی یعنی بیہوشی طاری
رہتی ہو اور شوق و ذوق ذکر کی نہایت کثرت ہو یقین کرتا ہوں کہ اگر گھنٹہ میں سوالات بھی پڑھوں
تو بھی تکلیف نہ ہو بلکہ خوشی معلوم ہو۔ دوسرا امر یہ کہ تعلق دنیا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہوتا ہے کہ
لوگوں سے ملنا جلتا ہے معلوم ہوتا ہے بلکہ جی چاہتا ہے کہ ہر وقت تنہائی میں رہوں اور سوائے
اپنے شغل کے دوسرا کوئی کام مجھے پسند نہیں معلوم ہوتا حتیٰ کہ تین چار وقت تک کھانا نہ کھایا جاوے
تو کچھ بھی تکلیف نہیں معلوم ہوتی فی الحال امانت کرنا بہت دشوار ہو گیا کیونکہ نہایت غم طاری ہو چکا
ہر وقت یہ تمنائیں ہوتی ہیں کہ کبھی خدمت میں رہوں اسوقت چونکہ تھی دست ہوں لہذا قاصر ہوں توقع
ہے کہ شعبان میں ضرور حاضر ہوں امید کہ دعا فرماوین اسوقت نہایت بے چین ہوں۔ لہذا درخواست
ہے کہ ذکر میں زیادتی فرماوین۔

(تحقیق) آپ کے یہ سب حالات محمود ہیں اللہ تعالیٰ ترقی و برکت فرماوین ذکر بھی نہ بڑھاوین

جس حالت میں کہ ارادہ شعبان میں آئینکا ہو اسوقت مناسب مشورہ دیا جاوے گا۔

(حال) جو کچھ حضور نے ارشاد فرمایا تھا پڑھتا ہوں گا ہے مگر معلوم ہوتا ہوا ہے اور گا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کوئی چیز پاس سے جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ حضور کی دعا کی برکت سے استقلال عطا فرماوے۔
(تحقیق) پہلی حالت بسط ہو اور دوسری حالت قبض ہو۔ کام میں لگے رہتے انشاء اللہ سب طرح استقلال یعنی تکلیف عطا ہو جاوے گا۔ ابتداء میں ایسی تلویذات ہوتی ہیں۔

(حال) اسوقت میں نماز پڑھتا ہوں اسوقت بڑے خیالات بہت آتے ہیں نماز پڑھنے کو جی بہت چاہتا ہوں مگر نہیں پڑھی جاتی قضا ہو جاتی ہے۔ چند روز تک بہت اچھی طرح نماز پڑھتا ہوں بعد میں بڑے خیالات ظاہر ہوتے ہیں بعد نماز عشاء کے درود شریف کا ورد کیا تھا چند روز بہت ذوق و شوق کے ساتھ پڑھا بعد کو پھر بڑے خیالات آنے لگے اب پڑھنے کو جی نہیں چاہتا جب پڑھنے کو بہت جی چاہتا ہوں تو شروع کرتا ہوں آخر بہت بڑے خیالات آتے ہیں کہ نہیں پڑھ سکتا کوئی ایسا وظیفہ بتلا دیجیے کہ نماز باجماعت پڑھوں میں حضور کو اپنا مرشد جانتا ہوں اگر حضور نہ بتلاوینگے تو میں بہک جاؤنگا۔

(تحقیق) اسکے لئے وظیفہ کافی نہیں بہت کی ضرورت ہو آپ خیالات کے اچھے بڑے ہونے کی طرف اصلاً التفات نہ کیجئے اس سے کوئی ضرر نہیں البتہ اعمال میں اگر کوتاہی ہو تو اسکا تدارک ضروری ہو اور اسکا آسان طریقہ یہ ہے کہ جب کسی عمل میں کمی ہو بیس رکعت نفل جرمانہ کی پڑھا کریں۔

(حال) احقر نے کچھ عرصہ ہوا کہ ایک غریضہ ارسال خدمت کر کے اپنے بعض حالات کا اظہار کیا تھا جسکے جواب میں یہ ارشاد ہوا تھا کہ جو معمول کر لیا ہو وہی شکایت کے دفع کرنے کے لئے کافی ہے عجلت اور پریشانی

نہ کر اس ارشاد پر عمل کیا اور کر رہا ہوں جس سے بہت کچھ فائدہ ہوا مگر آجکل ایک رہنما یث غناک
 امر لائق ہوا جس کے اظہار سے طبیعت انکار کرتی ہو اور حیا مانع ہوتی ہو مگر اسی خیال سے کہ اس طرح سے
 شاید زیادتی ہوتی چلی جاوے یا اس سے کوئی دوسرا نقصان پیدا ہو جاوے کوئی چارہ نہیں دیکھا
 کچھ عرصہ سے اپنے اندر آثار ترفع کے پانا ہوں چھوٹی عمر کے بچے کے طالب علموں سے سلام و کلام
 کرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے عاریسی آتی ہو اور وہ تمام امور جو پہلے آسانی اور برکات
 جیسا کہ طلب کا طرز عمل ہونا چاہیئے انجام پاتے تھے اب وقت سے پورے ہوتے ہیں اور ان کے
 کرنے پر شرم سی آتی ہو اکثر باتوں میں اپنی وقعت کا خیال رہتا ہو اور ایسے امور کے ارتکاب
 کی حزن و غمت ہوتی ہو جس سے ایک امتیاز پیدا ہو۔

(تحقیق) انسان صرف مکلف نہ ہو کہ ان اخلاق و ذیلیہ کے مقتضیات پر عمل نہ کرے
 بلکہ یہ کہ اقتضات ہی زائل یا ضعیف ہو جاوے کہ انسان مکلف ہے نہ یہ بسہولت
 میسر ہو سکتا ہے۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

اور نہ توجہ تحصیل علوم کے آپ کے لئے اوسکایہ وقت ہو بس آپ جس قدر مکلف ہیں آپ
 ہر سہرا کٹھا کیجئے یعنی دل میں اعتقاد رکھیں کہ میں سب سے کمتر ہوں اور اس اعتقاد
 کے لئے اپنے معائب کا احتضار معین ہو گا اور جنکی بے وقعتی ذہن میں آوے انکی خوب تکریم
 کیجئے اور تکلف سے اون سے سلام کیجئے گو نفس کو ناگوار ہونا گوارا ہی غیر اختیاری ہو اور سپر
 مواخذہ نہیں ہو لیکن معاملہ اختیاری ہو اس میں اضلال ہو جب مواخذہ ہو۔ انشاء اللہ اس سے
 خود مشاعر فساد بھی ضعیف ہو جاوے گا واللہ الموفق۔

(حال) مجھے ایک مرض لاحق ہو گیا ہو جسکی اطلاع قبلہ و کعبہ کو ہو جانا ضروری ہی صبح
 کی نماز کے لیے آنکھ نہیں کھلتی اور اگر کھل بھی جاتی ہو تو اس قدر غلبہ نیند اور سستی کا ہوتا ہے
 کہ میں اسپر غالب نہیں ہو پاتا اور اکثر نماز قضا ہو جاتی ہو۔ یعنی میں اٹھ اٹھ کر سو جاتا ہوں

جسکا بہت صدمہ ہونٹا اور بیداری میں ہوتا ہی اور تیسیم زمانہ میں ہو جاتی ہیں مگر عشا میں بھی اکثر بعد نماز تہجد کی رکعتیں پڑھنا چاہیے نہیں پڑھ پاتا ہوں کبھی کبھی وظیفہ اللہ ہو ایک ہزار کی تعداد میں فرمایا گیا ہی نہیں پورا ہوتا بالکل مغلوب النوم ہو جاتا ہوں۔ ارادہ کیا کہ تہجد کی رکعتیں اوس وقت اٹھ کر پڑھوں مگر اسوقت اٹھنا تو درکنار اوقات نماز چوتھ میں خلل پڑنے لگ گیا۔
(تحقیق) کھانا شب کو سویرے کھائے اور ذرا کم کھائے اور عشا سویرے پڑھ کر فوراً سو گیا وظیفہ بعد تہجد والا کسی اور وقت مثلاً بعد مغرب پڑھ لیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

حال (آجکل اس نابکار کی حالت یہ ہے کہ رات یا دن جب کبھی ذکر اسم ذات یا بارہ تسبیح کیلئے بیٹھتا ہو غلبہ نوم سے پریشان ہو جاتا ہی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں زبان سے الفاظ نکلتے جاتے ہیں یہ خیر نہیں کہ کیا پڑھ رہا ہوں مگر جب آنکھ کھلتی ہی تو صحیح الفاظ زبان سے نکلتے ہوئے پاتا ہوں۔ باین خیال کہ رطوبت کے باعث غلبہ نوم ہو جاتا ہی سر میں تیل ڈالنا بھی ترک کر دیا ہی تاہم یہی حالت رہتی ہی کوئی تدبیر ارشاد فرمائی جاوے۔
(تحقیق) ایسی کوئی تدبیر نہ کیجئے جو مضر صحت ہو بعد عشا ذکر کر لیا کیجئے اور اس کے بعد کھانا کھایا کیجئے دن کو بھی کھانے قبل ذکر کیا کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

حال (ارادہ تھا کہ تا بعد از کچھ حال اپنا عرض کرے مگر جو عظیمیہ ٹھ اور یو بند میں حضور ﷺ نے فرمائے تھے انہیں اکثر اپنے والدین کا جواب پڑا ہے کہ میں نے جو بھلائی کی ہے وہ سب تمہاری دعا سے ہے اور وہ تردد قریب قریب مایوس ہوئے ہیں جو بھلائی کی ہے وہ سب تمہاری دعا سے ہے اس حال نہ کروں تو کیا کروں وجہ انتشار ارتباہ یہ ہے کہ تمہاری دعا سے ہر قسم کی مصلحتیں حاصل ہوتی ہیں اوقات ہوتے ہیں مگر قلبی حالت میں کسی قسم کا فرق محسوس نہیں ہوتا جو بات اقل و اقل تھی آج قائم ہے۔ خطرات میں بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

(تحقیق) اس طریق میں شرط اول یقین ہی ملنے پر بندہ نے بار بار عرض کیا کہ مقصود اس
تا مترجم و جہد سے رضائے حق ہو جس کا حصول دنیا میں اور ظہور اس کا آخرت میں ہو گا
اور دوسرے حالات جن کے مطلوب ہونے کی طرف گرامی نامہ میں اشارہ ہی وہ مطلوب
نہیں قال الہامی ۵

روز ہا گرفت گور و باک نیست تو جان لے آنکہ چون تو باک نیست

(حال) قساوت قلبی کی یہ حالت ہو کہ ہر چند چاہتا ہوں بدرگاہ رب العزت گریہ و زاری
کروں مگر آنکہ سے ایک قطرہ بھی نہیں نکلتا ۱ اور تصنع کو دل نہیں چاہتا ۲ گویا وہ وقت
بتائی اور خلوت میں گزرتا ہو جسم مسجد میں ہوتا ہو اور خیالات نہ معلوم کہاں کہاں لیجاتے ہیں
۳ خلاصہ یہ کہ تابعدار کی حالت لایق دستگیری ہے ورنہ دیکھئے کیا انجام ہو ۴ ص ۲
کتاب تعلیم الدین میں طریقہ ذکر لطائف ستہ درج ہی خاکسار آج تک اس طریق سے محروم
ہو ۵ بصدا و بگذارش ہی کہ عمر کا زیادہ حصہ گزر گیا قومی بھی ضیعت ہو گئے اگر یہی حالت
وجودہ خاکسار کے لیے بہتر ہی تو خیر ورنہ چراغ ارشاد ہوا سکی تعمیل میں دریغ نہ ہو گا اگر حاضری محبت
علی مناسب ہو تو نہایت شوق سے حاضر ہوں کیلئے مستعد ہوں اور جب تک حکم ہو گا حاضر ہوں گا
بلا اجازت جرات حاضری نہیں کر سکتا۔

(تحقیق) ۱ یہ قساوت نہیں ہی مگر یہ کار قوت قلبی ہی جو غیر اختیاری ہو اور غیر اختیاری
مطلوب نہیں ہی قساوت یہ ہو کہ معصیت کے بعد افسوس نہ ہو ۲ اسکو تصنع نہیں کہتے تصنع
مذموم زیادہ ہو جو بقصد رضا و خلق کے ہو ۳ اس سے کوئی خالی نہیں اسکا کچھ غم نہ کیجئے ۴
خود یہ غم و قلق ہی علامت ہو انجام بہتر ہونے کی ۵ طریق ذریعہ ہوتا ہو اور ذریعہ مقصود نہیں
ذرائع مختلف و متعدد ہوتے ہیں ہر ایک کیلئے کوئی خاص طریق تجویز کر لیا جاتا ہو یہ ضرور نہیں
کہ ہر شخص ہر طریق کا استعمال کرے جس طرح پساری کی دکان میں دوائیں بے شمار ہوتے
ہیں مگر ہر مریض کیلئے سب دوائیں نہیں استعمال کی جاتی ۶ اسکی کوئی حاجت نہیں

بعد تحصیل تعلیم کے مکاتبت کافی ہے۔

(حال) / بندہ جب سے آپ کے پاس سے آیا تو بس کہیں کچھ پتہ نہیں اور حالت آج سے نہایت بگڑی ہوئی ہو اور قلب ہر وقت جاری رہتا ہو اور نظر میں کچھ نہیں آتا بلکہ آگ سی معلوم ہوتی ہو اور آنکھ کے نیچے صرف روشنی موٹی سی معلوم ہوتی ہو طبیعت میں چین نہیں بلکہ نفس پر خوف ہوتا ہو کہ کہیں چوٹ نہ لگے اور اگر لگے بھی تب بھی خبر نہیں ہوتی آپ سے جدا ہو کر سخت پریشان ہوں اب اجازت ہو تو حاضر ہوں اطمینان کیلئے دعا بھی فرما دیں۔

(تحقیق) / یہ غلبہ پوست و حرارت کا ہو تمام اذکار کو ترک کر کے صرف درود شریف چسبے مقدس سے سہل ہوا کٹھا کیا جاوے اور کسی طبیب کو نبض دکھلا کر مہر دات و مرطبات تجویز کر لئے جاویں باقی دعا و خیر کرتا ہوں دو تین دن کے بعد پھر اپنا حال لکھیں۔

(حال) / ازراہ کرم توجہ فرمائی جاوے کہ میری نظر اسباب سے گذر کر سبب پر ہو جاوے میرے اعتقاد میں نہایت نقص و غفل واقع ہو رہا ہو اور میں سخت پریشان ہوں۔
(تحقیق) / یہ نقص احتمال عقائد میں نہیں حال کی کمی ہو جو مضر نہیں۔

میں مشائخ کے کلام سے معلوم ہوتا ہو کہ شیخ کے بدون امر کوئی دنیاوی اور دینی کام نہ کرے جناب نے اکثر دنیوی استفسارات سے مجھے روکا ہو اسکی بابت بندہ کو کیا ہدایت ہو۔
ج مشائخ نے جو فرمایا ہو اسکا مطلب یہ ہو کہ بدوین اجازت نہ کرے۔ یعنی بعد اطلاع کے اسکو منع کر دے تو نہ کرے پس مراد امر سے اجازت ہی نہ امر یہ جواب۔

(حال) / جو کچھ ارشاد فرمایا تھا اسکی پابندی بجا دے گا ہون گا ہے چہمیں ایک۔

عجیب حالت محسوس ہوتی ہو اور تھوڑی دیر کے بعد پھر کچھ نہیں معلوم ہوتا۔
(تحقیق) مبارک ہو ذکر کا اثر ہو اور ایسے آثار کو بقاء نہیں ہوتا خود وجود ہی نعمت ہی۔

(حال) جناب کی شفقت بزرگانہ پر مجھ کو سہ کر کے کچھ اپنی دردناک حالت عرض کرتا ہوں
بدقسمتی سے میرا عقد جس خاتون سے ہوا وہ اور میں دونوں بالکل متضاد طبیعت کے واقع ہوئے
ہیں اس میں نہ میں اپنی شریک قسمت کو الزام دیتا ہوں نہ حقیقتاً ان میں کوئی نقص ہی بلکہ میں
ہی ایک انوکھی طبیعت کا متخص ہوں اس مختلف انجالی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم دونوں میں بجائے
انس کے ایک ایسی مغایرت کی دیوار کھڑی ہو گئی کہ جو روز بروز مضبوطی ہوئی جاتی ہو ان
خانگی چیزیں گھون نے جو اشرمیری زندگی پر صحت پر کاروبار پر ڈالا ہو اس کا ضبط تحریر میں آنا تقریباً
ناممکن ہو ایک دائمی افسردگی نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور روز بروز میری زندگی
معروض اندیشہ میں ہوتی جاتی ہو میں بچپن سے اپنے مستقبل کو تابناک سمجھتا رہا تھا مگر میرا
مستقبل اب بالکل تیرہ و تار ہو گیا ہے اس یوسی اور نا اُمیدی کی حالت نے میری دنیا اور دین
دونوں کو تباہ کر رکھا ہے کوئی چارہ کار تجھ میں نہیں آتا۔ جناب بزرگ ہیں مقدس ہیں کچھ تصرف
فرمائیے دعا کیجئے۔ خدا مجھے اس پریشانی سے نجات دے کسی صورت سے سکون قلب حاصل
ہو جائے۔ ۳ سال سے برابر اس عذاب الیم میں مبتلا ہوں اپنی موت کی آرزو کرتا ہوں۔ مجبور ہو کر
یہ قصد کیا ہے کہ دنیا کو چھوڑ کر ایک گوشہ میں بیٹھ جاؤں مگر کوئی ایسا صاف باطن مجھے نہیں ملتا
جو اپنے رنگ میں رنگ لے۔ ارادہ کر رہا ہوں کہ چند روز کے لئے خدمت والا میں حاضر ہو کر حضور
کی توجہات سے مستفید ہوں۔

(تحقیق) ان عزیز کا خط آیا پر خور دار ما عاذا اللہ تعالیٰ آپ ایک مستقل باہمت آدمی ہیں بجز اس قدر
سے صبر اور بے استقلال ہی تو مواتیہ ہوتے ہیں غم و ہمت کے دیکھنے کے۔ یہاں آنس کو
جو لکھا ہے میرے سر آکھوں پیرہ کر مٹاؤں غور و آگہ خانہ خاندانست مگر یہ تو سمجھے کہ جس غرض کیلئے

ایسا خیال ہو وہ خود موقوف ہو مجاہدہ پر اور جو ناگواری آپ کو پیش آرہی ہو یہ خود ایک بڑا مجاہدہ ہو اگر آپ کو دوسرے رنگ کی طلب ہو تو اسکے لیے حالت موجودہ میں آپ خوب تیار ہو سکتے ہیں پس داشت کیجئے پھر موقع پر بیان آئیے کہ تھوڑی توجہ میں کام بن جاویگا۔

(حال) دلو اکثر اوقات لکھنے پڑھنے میں کیسے تعلیم میں صرف ہوتے ہیں روز بروز لوگوں کی توجہ بھی بندہ کی طرف دیکھی جاتی ہو دور دور کے لوگ بھی بندہ کے پاس کچھ دن قیام کر کے اور کمال و اشتغال تعلیم پانیکے لئے امیدوار دیکھے جاتے ہیں اسوقت بھی خاص اسی غرض سے تین آدمی درود کے قصبہ میں رہنے والے ہیں دس دن تک رہ کر رخصت ہو نیکو کہتے ہیں یہ جب آئے تھے بندہ کے ولین نہایت شرم آئی تھی اور دل سخت پریشان ہوا تھا کہ اپنا کام تو ناتمام اور حال زار ہے۔ بندہ کے پاس سفر سے آئے کا بندہ قابل نہیں بخدا جو نیک بندہ مامور ہو اسکا اقبال کیا اور ملک بن گیا دنیا دار فقرا لوگوں کو ٹھٹھتے ہیں اسلیے بھی رحم آتا ہو اگرچہ نقصان اپنے میں ہو یہ بیرونی نہیں خاص کر اس قسم کے توسلین سے مال کا بالکل لالچ نہیں کیا۔ اوکلی خدمت بندہ پر نہایت بھاری ہو آئندہ بھی تعلق رکھ کر اپنا گزارہ کر نیکو دل زیادہ چاہتا ہو فقط توکل رکھنے سے۔ آئندہ حق تعالیٰ کو کیسا منظور ہو وہی جاننا ہو حضور دعا اور باطنی توجہ سے بندہ عاجز اور عاری کی بنیاد فرماتے رہیں تاکہ طالبین کے کام بنجایا کریں۔

(تحقیق) انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔

(حال) بندہ کے حق میں حضور نے یہ فرمایا تھا کہ تجھ کو دوام حضور حاصل ہوا ہے بارہ تبسم میں اللہ حاضری اسدعی کہنے کی ضرورت نہیں فقط نفی واثبات وغیرہ کافی ہو اسلیے قصد اسبیل میں سادہ اذکار مرقوم ہیں لہذا کبھی کبھی بندہ پڑھتا ہو۔

(تحقیق) مضائقہ نہیں۔

(حال) مگر حضور عالی کی تعلیم تو تعلیم الدین اور قصد اسبیل میں کسی قدر اختصار ہے۔

(تحقیق) ایسے امور میں توسع ہو۔

(حال) اب تک جقدر لوگوں کو تعلیم دی گئی ہو فقط نفی و اثبات کے درمیان درمیان پرست
کو کہا گیا تھا لیکن کیس قدر تردد تھا۔ اگرچہ ضروریات میں نہ تو لیکن حضور کی تعلیم ہر ایک مولوی صاحب
نے دریافت کیا ہو شہر اکیاب سے کروہ اللہ حاضری انکس کس جگہ میں پڑھیں لہذا عرض ہے
کروہ کیا صرف نفی و اثبات میں پڑھا جاوے گا۔

(تحقیق) منقول تو یوں ہی ہے۔

(حال) یا کہ اثبات مجرد و در ضربی یک ضربی سب جگہ میں ورد رکھا جاوے۔

(تحقیق) اسکا بھی حرج نہیں۔

(حال) ایک شخص شہر اکیاب سے جو کہ بندہ سے ملاقات نہیں ہو کسی سے
شکر بندہ کے پاس قرض ادا ہو نیکی دعا طلب کی ہو اسکے جواب میں بعض دعا مانورہ
لکھنے کا ارادہ ہو۔

(تحقیق) مان بان۔

(حال) مگر بندہ نے جب حضور عالی سے طلب کیا تھا یاد تھا ۱۴۱۴ دفعہ بعد عطا کے ورنہ
رکھنے کو ارشاد ہوا تھا اگر کسی حاجت مند کو وہی تعلیم کیجاوے اس سے اسکو نفع ہو گا یا نہیں۔

(تحقیق) مان انشاء اللہ تعالیٰ۔

(حال) چونکہ غیر کو تعلیم کرنیکی اجازت نہ تھی ابکے اس شخص کے پاس نہ لکھو گا۔

(تحقیق) سب اجازت ہے۔

کلیہ متنوی یعنی ثنوی مولانا روم کے دفتر اول کی شرح اردو میں اس سے زیادہ معتبر اور غریبیت
ہر وقت کا پورا پاس ادب ملحوظ رکھکر مضامین کو حل کرنے والی شرح نہیں لکھی گئی۔ مطالب و مضامین اشعار کو
داخل طور سے بیان کر کے سبیل تصوف کو متنی الوسع عام فہم بنا کر لکھا گیا ہے حاجت حضرت حاجی امجد اللہ صاحب
مہاجر کی رح کی ارشاد فرمودہ فوائد و مضامین درج کئے ہیں جو تصوف کی جان ہیں تین سو سے زیادہ صفحے ہیں
اور بڑی تفصیل سے اول نمبر دوم نمبر۔

(حال) بندہ آج قیام گاہ چھوڑ کر دوسری ایک جگہ میں لوگوں کے تقاضے سے آیا اور یہاں پر
 اختیار کر کے یہاں پہنچا ہو طبیعت نہایت پریشان اپنے وظائف میں خلل پڑتا ہے۔ کھانے
 پینے میں بے انتظامی۔ کھانا بے وقت۔ سونا میسر نہیں طلبہ کے سبق میں فتور بھیہر قسم کے
 لوگوں کا سامنا وغیرہ وغیرہ آج جی بُرا ہو گیا۔ اور کچھ ضروری موص کرنا تھا طبیعت کے اکتشائے
 عرض کرنے نہیں دیا۔ فرصت بھی کم۔ ڈاکخانہ کی تکلیف زیادہ مصیبت بھگتی ہوئی تین شخص
 جو کہ دوسرے آئے ہیں وہ بھی ساتھ آئے ہیں انکو چھوڑ آنے سے وہ بیقرار ہوتے ہیں ساتھ
 لانے سے داعی پر بوجھ ہوتا ہو حضور عالی کی عادت کے خلاف اختیار کرنے میں رنج و اضطراب
 ہوتا ہو۔ اس قسم کے مصائب میں بندہ گرفتار ہو۔
 (تحقیق) یہ مصائب نہیں

برند از برائے دے بار ہا | خورند از برائے گلے خار ہا

(حال) امین نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک تالاب میں وضو کر رہے ہیں اور میں ایک مسجد
 میں بیٹھ کر آپ کا انتظار کر رہا ہوں ذرا دیر کے بعد میں نے بھی اس تالاب میں جا کر وضو کیا۔
 (حقیق) اعمال صالحہ میں اتباع میسر ہوگا۔
 (حال) امین نے خواب میں دیکھا کہ مجھ کو گمنام منع کر رہے ہیں کہ اس راستہ سے مت جاؤ
 اس میں شیر بیٹھا ہوا تھے میں مجھے خون معلوم ہوا جلدی کر کے ایک درخت پر چڑھ گیا۔
 (حقیق) نفس و شیطان سے حفاظت رہیگی۔

(حال) اس ناکارہ نے تھوڑے دنوں سے حضور کی توجہات سے متوفیق خداوندی
 تہذیب حاصل کیا ہو مگر صبح کو جلدی میں کچھری جانے کے سبب دعا و حزب الہیہ و لائے نجات
 دعا و معنی مناجات مقبول و قرآن مجید بھی قبل نماز فجر پڑھا کرتا ہوں۔
 (حقیق) مضائقہ نہیں۔

(حال) رات کو دس بجے سو کر کھلی رات کو تین ساڑھے تین بجے سے پہلے آنکھ نہیں کھلتی اور اس میں بھی بہت کم تھکاوٹ ملاوت سے فارغ ہو کر قبل نماز صبح پندرہ بیس منٹ کیلئے پھر نہ سو جاؤں تو سخت کسل مندی لاحق ہوتی ہے اسلئے بارگاہِ بسیج نفلوں کے بعد نہیں پڑھ سکتا صرف نفلوں ہی پر اکتفا کرتا ہوں نہ کچھ دیر غور و فکر و محاسبہ کو ملتی ہے۔ بعد عشاء کے جب سے یہاں کی ملازمت کا معاملہ مضبوط ہوا ہے ایک شخص کے بتلانے پر ساڑھے چار ہزار دفعہ مع اول و آخر درود شریف کے اسم ذات اللہ اللہ کا درود ہی جسکے باعث بعد عشاء بھی بارگاہِ بسیج میں پڑھ سکتا علی ہذا دیگر نمازوں کے وقت بھی بسین شریف الرحمن شریف مزمل شریف آیۃ الکرسی چار بار قل وغیرہ کا معمول کئی سال سے ہو اسلئے ان وقتوں میں بھی وقت نہیں ملتا۔ لہذا عرض ہے کہ اگر ارشاد ہو تو بعد عشاء کا موجودہ ورہ ترک کر دوں۔

(تحقیق) نہیں جو ہو رہا ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہو۔

(حال) بعد نماز مغرب اکثر تھوڑی دیر بیٹھ کر اپنی بد اعمالیوں پر حسرت افسوس اور بارگاہِ ایزدی میں التجا و دعا بجمود می و ارین کیا کرتا ہوں اور اکثر اس وقت کسی قدر رقت بھی ہو جاتی ہے جو تکلف کی جاتی ہے مگر سکے بعد طبیعت میں ایک اطمینان اور فرحت محسوس ہوتی ہے جو نہ معلوم شائبہ عجب اور شرارت نفس تو نہیں۔

(تحقیق) نہیں بلکہ مبارک حالت ہے۔

(حال) اگرچہ اپنی ضعیف البنیائی اور بیچ کاری یہاں مد نظر رہتی ہے تاہم چونکہ مکائد نفس بہت گہرے ہوئے ہیں جیسا کہ حضور کی کتابوں اور خط مبارک سے معلوم ہوتا ہے اسلئے کھٹکا ضرور رہتا ہے مسجد میں کسی نمازی کی موجودگی کے وقت رقت طاری ہونے سے یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ نفس کا کید ہو کہ دیکھنے والا مجھے اچھا اور خوف الہی سے ڈرنے والا سمجھے حالانکہ دل سے یہ مقصود ہرگز نہیں ہوتا۔

(تحقیق) دوسو سو نہ کیجئے۔

(حال) نہ معلوم تہجد کی برکت سے یا اہم ذات کی وجہ سے بخلاف سابق باوجود مشغولیت مکروہات ملازمت اکثر نماز یا جماعت نصیب ہوتی ہو ایسی رقت کے بعد جو آنسو جاری ہوا انکو پونچھ دینا نہ پونچھنے سے بہتر ہی یا نہیں۔
(تحقیق) دونوں برابر ہیں۔

(حال) خاصکرات کے وقت جبکہ دوسرا کوئی نہ دیکھے دل یوں کتا ہو کہ یہ آنسو سرکاری عطیہ ہیں انکو نہ پونچھنا چاہیے تاکہ شاید انکی ہی برکت سے قیامت میں کچھ کام نکلے وے مگر ممکن ہے کہ یہ خیال غلط ہو اسکے بارہ میں جو ارشاد عالی ہو وہ بجا اور مبارک ہو۔

(تحقیق) حسبوقت جس بات کو جی چاہے وہ اسوقت کا حال ہو اسی کا اتباع بہتر ہے۔
(حال) اپنی حالت عرض کرنے کو اکثر جی چاہتا ہو مگر پھر ساتھ ہی یہ خیال آجاتا ہو کہ ان خرافات کو کیا عرض کروں جبکہ مجھے ہوتا تو کچھ بھی نہیں اسلئے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہو۔
(تحقیق) ضرور ظاہر کرنا چاہیے۔

(حال) جب میں حاضر ہوا تھا اسوقت پڑھنے کے واسطے یہ ارشاد ہوا تھا کہ اہم ذات ایک بار بار پڑھنا اور پچھتر ہزار تک تعداد کر لینا چنانچہ بہت عرصہ سے تین ہزار کی تعداد پوری کر لیتا ہوں اب یہ چاہتا ہوں کہ کوئی اس قسم کا ورد تعلیم فرمایا جاوے کہ جس سے قلب کی خرابیاں زائل ہوں اور حق تعالیٰ کی طرف توجہ ہو ورنہ اس قلب کے رفع ہوں یہ خیال ہو کہ جناب اگر خاص اوقات میں اس ناکارہ خدام کے واسطے دعا فرماوین کہ مرضیات کی توفیق ہو۔

(تحقیق) ان مطالب کے لیے کوئی ورد مخصوص نہیں مگر اگر اور طاعت کو جبکہ شرائط کے ساتھ جو اس میں دخل ہو اور ان شرائط میں سے ایک بڑی شرط صحت فہم بھی ہو جسکا حاصل صحت صحبت ہو اس سے بہت سی غلطیاں بھی رفع ہو جاتی ہیں جو کہ فعل مقصود یا تحمل مقصود بین باقی دعا تو سب کے لیے کرتا ہوں۔

رحال ۱ بندہ حضور عالی کی درگاہ سے رخصت ہو کر مکان آکر حسب تعلیم حضور تہجد بارہ
تسبیح قرآن شریف کس قدر مناجات مقبول و لائے الخیرات بلا تاخیر ادا کرتا ہو پنجگانہ جماعت میں
حاضر رہتا ہو اور رات دن میں اعم ذات حسب ارشاد و نوہرا بھی پورا کرتا ہو۔ لیکن تین چار ہر ایک
ضرورت خلوت میں ادا کرتا ہو اور باقی ایک جلسہ ہونا اور پوری خلوت میں ادا کرنا میسر نہیں ہوتا
اور مغرب کے بعد جو ایک بات کا بیان باندھے کو فرمایا تھا اسمین کبھی تقصیر ہوتی ہی اسلئے
پریشانی ہو۔

تحقیق کہ پریشان نہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی فائدہ ہو گا جس طرح بن پڑے
کام کئے جاویں انشاء اللہ تعالیٰ حرمان نہ ہو گا۔

رحال ۲ اس وقت ذکر ہمہ رہی نہیں کیا جاتا اسلئے کہ طبیعت نہایت کمزور و خفی کیا کرتا ہوں۔
تحقیق کافی ہو۔

رحال ۳ مراقبہ میں بخود ہو جاتا ہوں کچھ خبر نہیں رہتی اور بعض وقت مراقبہ میں بخود ہی
کی حالت میں وحشت معلوم ہوتی ہو اور کچھ خبر نہیں رہتی ہو کہ کہاں گیا ہوں اور کہاں جاتا ہوں
غیر معمولی نہیں آتی ہو سونے کے گھنٹہ دو گھنٹہ بعد نیند آتی ہو طلب میں ذکر خداوند تعالیٰ کے
فضل و کرم سے بہت زور شور سے ہر حالت میں معلوم ہوتی ہی جس دم کی حالت میں بعض
وقت ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ سارے وجود میں ذکر ہو رہا ہو اور اسکے بغیر بھی بعض وقت ہو رہا
ہو سی آواز محسوس ہوتی ہو۔

تحقیق حالات محمودہ ہیں مگر ان احوال و مواجید کے ساتھ قدرے اتنا ضعف مرض
کے بھی طلبہ بن علل طبی اور صحت کے بعد جو باقی رہ جاویں وہ معتبر ہیں۔

رحال ۴ دن کے سلطان الاذکار کے مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر ایک روز دیکھتا ہوں
کہ ایک روشنی اپنے تمام جسم کو لباس سے ملبوس کئی روز تصویر میں آتا تھا بعد اسکے غمگین

ایک روز نگا تصور میں آگیا۔

(تحقیق) وہ روشنی صورت مثالیہ روح کی ہو اور لباس اسکا تعلق ماسو قیہ اور برہمنہ دیکھنا اسکا مجرد اصل ہو دونوں حالتیں اسکی منکشف ہوئیں۔

(حال) تمام بدن میں ندان کی آواز کی مثل کبھی مد رک ہوتا تھا۔

(تحقیق) یہ حرکت عروق کی ہی جو ذکر کے غلبہ سے اس صورت سے تخیل ہوئی یہ منجملہ آثار سلطان الاذکار کے ہے۔

(حال) کلام مجید حبیباً پیش نظر ہے اور میں ناظرہ پڑھتا ہوں۔

(تحقیق) باطن کے منصب بالذین ہونے کی صورت و علامت ہو۔

(حال) رات کے مراقبہ میں مشابہ خواب ہو کر دیکھتا ہوں کہ میں ایک مصلیٰ پر نماز ادا کرتا ہوں

اور نماز میں سہو ہو گیا اسی کو اعادہ کرتا ہوں اور آپ بھی ایک مصلیٰ پر تسبیح و تلاوت کرتے ہیں

اور سپید عامہ سر پہ ہو اور میرے پیچھے بھی بہت لوگ تسبیح باقمہ میں لیکر تلاوت کرتے

ہیں مگر تسبیح جدیدہ ہیں۔

(تحقیق) یہ شکل ہو فائدہ و افادہ باطنہ کی۔

(حال) حضور والا سے رخصت ہو کر لکھنؤ پہنچنے سے قلب میں نہایت غیر استقلال و

نا اطمینان کی حالت غالب ہو گئی طبیعت میں سخت گھبراہٹ ہو خلاصہ حال یہ ہے کہ دل میں رہ

رہ کر یہ خیال غالب ہوتا ہے کہ میں بالکل بچپن سے بیمار ہوں اور اب تک باقاعدہ مکتنا علاج ہوتا

رہا مگر صحت کامل حاصل نہ ہوئی یہاں اگر علاج کراؤن تو کس سے کراؤن اگر اس مرتبہ یہاں کے

طالع سے بھی فائدہ نہ ہو گا تو پھر کیا ہو گا نہ دین کا نہ دنیا کا وغیرہ وغیرہ۔ دل کو کتنی طرح

سمجھانکی کوشش کرتا ہوں مگر دل کسی طرح مطمئن نہیں ہوتا ابتداء علاج کے وقت کبھی میسر

یہ حالت نہ ہوئی قلب سخت غیر مطمئن و غیر مستقل ہو برائے خدا میرے لئے دعا فرماوین کہ قلب

مسروہ مطمن ہوا وصحت کلی حاصل ہوا اور قلب کی حالت موجودہ سخت گھبراہٹ و نا اسیدی وغیرہ
استقلالی کا معاہدہ ارشاد فرما کر سرفراز فرما دین کیونکہ ان حالتوں میں مجھے سخت تکلیف ہو رہی ہے
منجانب سے امراض باطنی کے جو مرض مجھے فی الحال سخت تکلیف پہنچا رہا ہے اور دینی و دنیوی
امور میں کما بنا رکھا ہے وہ یہ ہے کہ مجھے ہر کام میں دینی و دنیوی خصوصاً طہارت اور وضو اور غسل
اور نماز میں سخت وسوسے پیدا ہوتے ہیں یعنی شبہ ہوتا ہے کہ کہیں قطرہ پیشاب نکلے یا طہارت
پوری طرح نہیں ہوئی۔ نماز میں فلاں رکن چھوٹ گیا فلاں واجب ترک ہو گیا اور یہ وسوسہ
اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ چھوٹا استنجا کرنے میں ایک بڑے لوٹے سے زائد پانی خرچ ہوتا ہے
اور بڑے استنجے کے لئے ویسے ہی دو بڑے لوٹے صرف ہوتے ہیں اور غسل میں بھی بہت
پانی خرچ ہوتا ہے۔ ایک لیک نماز کے لئے چار چار پانچ پانچ مرتبہ ملیت باندھنی پڑتی ہے تب
نماز ادا ہوتی ہے اور وہ بھی سجدہ سہو کے ساتھ جس بارہ میں شبہ ہوتا ہے اس کی بالخصوص
کرتلیا ہوں۔ اکثر ایک بار کی تحقیق سے یہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی کہ شبہ یہودہ ہے ہر با تحقیق
کئے بغیر چین نہیں ہوتا۔ ایک مولوی صاحب نے مجھے فتویٰ دیا ہے کہ اگر شبہ اس درجہ بڑھا ہوا
تو نماز میں اگر کسی رکن تک کے فوت ہو جائے گا بھی شبہ ہو تو کچھ ممانعت نہیں نماز ہو جائیگی
دوسرا یہ کہ جن نمازون میں قرأت باجمہر نہیں اس میں آہستہ اس طرح پڑھنا واجب ہے کہ پڑھنے
کی آواز خود سنے اور بعض فقہاء کے نزدیک حد یہ ہے کہ پاس کا کھڑا ہونے والا بھی اس کو سنے
اور محکو نماز میں اکثر اسی کا شبہ ہوتا ہے کہ میں نے جو آہستہ قرأت کی اس کو میں نے خود سن لیا مگر
اتنا آہستہ تو نہ ہوا کہ پاس کے کھڑے ہوئے والے مصلیٰ نے نہ سنا ہو اس شبہ سے سجدہ ہو کر تباہ ہوں
(تحقیق) حق تعالیٰ بندہ کو مان باپ سے زیادہ چاہتے ہیں اگر وہ بجا بھی رکھیں تو اس میں بھی
رحمت اور حکمت ہو اس پر راضی نہ ہونا چاہئے بس پھر کچھ بھی غم نہ ہوگا اور دوسوہ کا علاج یہی ہے
اس پر عمل نہ کیا جاوے طہارت و نجاست میں بہت وسعت رکھی گئی ہے کسی نہ کسی
کے قول پر طہارت ہو جاتی ہے اور اپنی آواز کان میں پڑنا یہ سب کا قول نہیں بعض

نزدیک بدون اس کے بھی نماز ہو جاتی ہو بے فکر رہیں۔

رحال اہل برائے دفع خطرات و حدیث نفس علاجاً نصیحتے فرمائی۔
(تحقیق) علاجش عدم التفات است و بس۔

رحال اور بعض اوقات بعد الذکر در قلب فرحتے و گونہ صفاے می یا ہم دور بعضے اوقات بوقت ذکر و بعد الذکر بحزب مساوت قلب اثرے در نیابم۔
(تحقیق) اول بسط است و ثانی قبض ہر دو از حالات رفیعہ است بلکہ ثانی لرفع کفۃ اند کہ از دست گستگی و استحقار و تذلل حادث می شود۔

رحال پہلے حضور نے ارشاد فرمایا تھا کہ قصد السبیل میں دیکھ کر عمل شروع کرنا چنانچہ خاکسار نے وہ عمل جو حضور نے عامی مشغول کے واسطے تجویز فرمایا ہی شروع کر دیا لیکن تھکا پھانہ نہیں ہوں بعد عشاء کے نفلین پڑھ لیتا ہوں جس طریق سے حضور نے لکھ دیا ہے۔ اب میری کیفیت یہ ہے کہ نماز کے اندر دل میں خیالات بہت پیدا ہوتے ہیں اور ایسے خیالات کہ جنگا گمان مجھے قطعی نہیں ہوتا یہ پیریشان ہوتا ہوں اور بہتیرا چاہتا ہوں کہ نماز میں یکسوئی حاصل ہو لیکن یہ کام سے باہر ہے۔

(تحقیق) اس میں زیادہ کوشش نہ کریں کہ پریشانی بڑھنے سے قلب پرمردہ ہوتا ہے اور اس سے بعض اوقات ضروریات سے بھی معطل ہو جاتا ہے اس لیے صرف تناکرین کہ جو کچھ زبان سے پڑھیں ان الفاظ کی طرف متوسل توجہ رکھیں اس سے خود بخود وساوس کم ہو جائیں گے اور بعد نشر الطیب فی ذکر الشیء الحبيب صلعم۔ اس میں جناب سالک علیہ السلام کی ابتدا ہوتا ہے نورۃ سے دخول جنت کے بعد تک کے حالات طیبات کو نہایت تحقیق و تفتیش سے آرد و زبانی جمع فرمایا ہے اور جا بجا شوق انگیز اشعار بھی معجل مطالب لطائف علمیہ وغیرہ موجود ہیں اہل ایمان کے لیے حزر جان بنائیکے قابل ہی ہر صفحہ میل دار مطیع احمدی میں خوبصورتی سے طبع ہو رہی ہے قیمت ۴۴

چند پھر اطلاع دین۔

(حال) دیگر یہ کہ جس روز سے میں نے یہ عمل شروع کیا ہوں بہت کمزور ہو گیا ہے بعض وقت یہ کیفیت ہوتی ہے کہ خون ہوتا ہے کہ کہیں اختلاج قلب کا دورہ نہ ہو جاوے اور یہ کیفیت خاص کر اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب کبھی معاذ اللہ وسواس شیطانی دل میں پیدا ہوتا ہے اور نفس کسی ایسے فعل پر جو ناجائز ہو راغب ہوتا ہے لہذا امیدوار ہوں کہ حضور بن تمام امور کے دفعیہ کی طرف توجہ فرماوین اور دعا فرماوین کہ خاکسار کا ایمان قائم رہے۔

(تحقیق) اسکا علاج وہی ہو جو اوپر لکھا گیا کہ اس میں زیادہ کاوش نہ کریں اور جو تدبیر میں نے لکھی ہے اوّل تو اس سے وسواس خود بخود دفع ہو جاوے گا اور اگر بالفرض دفع نہ بھی ہو تب بھی کچھ فکر نہ کرنا چاہیے کیونکہ حدیثوں میں ہو کہ وسواس کے بارہ میں بالکل بے فکر کر دیا گیا ہے اور یقین دلادیا گیا ہے کہ اس میں فتنہ ہر بھی گناہ نہیں ہو تا پھر اس کے درپے ہونے کی کیا ضرورت ہو رہے ہونے ہی سے اختلاج کا اندیشہ ہی اور بے فکر ہونے سے انشاء اللہ کچھ اندیشہ نہیں۔

(حال) دیگر عرض یہ ہے کہ ایک مرتبہ سید اعجاز حسین صاحب مجھے بلا وجہ ناراض ہو گئے تھے اور میرا تعلق ان کے بیان سے غلطی ہو گیا تھا ایک روز میں نے حضور کا حال خواب میں دیکھا تو حضور نے فرمایا کہ جو شخص ناراض ہو تو جو وقت اس کے سامنے جاوے تو پہلے واسطے ہاتھ کی انگلیوں پر بیسبہ اللہ پڑھ لیا کر اور سلام کر لیا کر چنانچہ میں نے اس عمل کو کیا اور وہ مجھے راضی ہو گئے پھر حضور نے خواب میں بیان فرمایا تھا لہذا التماس ہے کہ اگر حضور فرماوین تو میں اس عمل کو کیا کروں۔

(تحقیق) کچھ مرج نہیں۔ مگر ہرگز اعتقاد نہ رکھئے کہ خواب میں ہی تھا اللہ تعالیٰ کسی لطیف غیبیہ کو کسی خاص صورت میں ظاہر فرما دیتے ہیں اور اس صورت واسطے کو خبر بھی نہیں ہوتی۔

(حال) میری حالت کچھ عرصہ سے بہت خراب ہو گئی ہے خدمت اقدس میں پیش کرتا ہوں

اگرچہ شرم مانع ہو لیکن طبیب سے چھپانا سخت مضر ہے میرے بعض اوقات وظائف وغیرہ کے مقرر تھے وہ ترک ہو گئے اور طبیعت معصیت کی جانب مائل اور جن بُری باتوں سے مجھے منع تھا اب ان سے منع نہیں پاتا ہوں میرے واسطے دعا فرمائیے اور کوئی وظیفہ تعلیم فرمائیگا کہ خدایا اسکی برکت سے میرا نقصان دفع فرمادین۔

(تحقیق) یہ باتیں دوسرے نہیں ہوا کرتی چند روز یہاں رہنا چاہیے مگر جب آنے کا خیال اول تعین وقت میں مجھے مشورہ کر لیا جاوے۔

حال اس کترین کو یہ آرزو ہو کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیار مقدس سے خواب میں مشرّف ہوتا آنجناب سے اللہ واسطے درخواست ہو کہ دعا یا درود کی ترکیب مرحمت فرمائی جاوے۔

(تحقیق) اس سے زیادہ ضروری دعا تو یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضروریات میں مشغول اور متوجہ فرمادین۔

حال حضور کے ارشاد کی تعمیل یہ عاجز برابر کر رہا ہو ایک نئی بات جو پیش آئی ہو وہ یہ ہو کہ نماز پڑھنے کی حالت میں تمام جسم میں ایک عجیب سی حالت پیدا ہو جاتی ہو اپنا پڑھنا اپنے ہی کوسٹائی نہیں دیتا اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ منہ سے الفاظ پڑھی شکل سے نکلتے ہیں نہیں معلوم کیا وجہ۔

(تحقیق) اگر اس سے پہلے کسی مرض کے آثار ظاہر نہیں ہوئے تو یہ حالت غیبت رفتاری ہو اللہ تعالیٰ مبارک فرمادین درمہ علاج کریں۔

حال امیر سے ایک دوست نے میرے پاس لکھا کہ دو ایک رات بعد تہجد و تسبیح

سجدہ کی حالت میں سوتا تھا ایک شخص نے ایک دوست کی آواز میں یوں کہا کہ اب کیا کر گے اسکے
سننے سے اٹھ کر اسم ذات دیر تک پڑھتے رہے اور بھی لکھا ہو کہ ہمیشہ رات دن متوجہ قلب رہتا
ہو حق تعالیٰ کا دھیان آتا ہو غفلت کم ہو گئی ہو مگر سابق میں بہت علامات و آثار دیکھے تھے
اس وقت بہت کم ہوئے ہیں اسلئے وہ پریشان ہو اسکا جواب بندہ نے جو کچھ حضرت سے پہنچا
تھا اسکے موافق دیا ہو کہ آثار و علامات مقصود نہیں کبھی زیادہ اور کبھی اسکی کمی ہوتی ہو وہ
قابل التفات نہیں ہیں نہ ہوں تو بہتر اور بلا سنی ہوں تو اسکی طرف متوجہ نہ ہونا چاہئے وغیرہ لیکن
بندہ کو اس شخص کے بارہ میں یہ عرض کرنا ہو کہ شروع میں نشان وادہ عبارت کے بارہ میں اگر کچھ
اسکے معنی بتلانے کے قابل ہوں بتائے ہاویں اور خوشبو کیون معلوم ہوتی ہو۔

(تحقیق) یہ صورت قابل التفات نہیں ایسی مایوسی کی باتیں شیطان القاء کرتا ہو لاول
پڑھ دیا کریں اور خوشبیرے نزدیک ارواح کا طیب غیبی مکشوف ہوتا ہو شکر کریں کمال
نہ سمجھیں۔

(حال) دیگر یہ شخص قابل تعلیم مراقبہ ہو یا نہیں۔

(تحقیق) اگر علم یا صحبت اہل علم رکھتا ہو یعنی فہم اچھا ہو۔

(حال) اگر قابل مراقبہ ہو تو کوئی مراقبہ مناسب ہو گا ضیاء القلوب میں جو چھ صورتیں مرقوم
ہیں بندہ بطور خود بیشتر شاید کہ کچھ کیا ہو گا حضور عالی سے جب تعلق پیدا ہو تو بندہ کے
حق میں مراقبہ کی جو صورت تجویز کی گئی ہو وہ سب صورتوں سے الگ ہو شاید اکثر لوگوں کو
اس آزادی صورت میں دلچسپی نہ ہو۔

(تحقیق) ضیاء القلوب سے سلطان الاذکار طریقہ مناسب ہو۔

(حال) اگر حق میں دعا فرماوین کہ توفیق و مداومت اشغال نصیب ہو بہت امور
دین میں بہت پست ہو۔ ہر چند جی چاہتا ہو کہ کچھ معینہ وقت پر شب میں نوافل ادا کر لیا کروں
جاگتا رہتا ہوں مگر نفس و شیطان دونوں ملکر اس ارادہ و قصد کو اساقطع کر دیتے ہیں کہ بیان سے

باہری ہر روزیوں ہی ہوتا ہے کیا کروں کچھ تدبیر تحریر فرماؤں بالغفل فرض عشاء کے بعد کچھ نوافل پڑھ لیتا ہوں۔

(تحقیق) آپ زیادہ پریشان نہوں بعد عشاء کے نوافل اور ذکر و شغل سب کر لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ شدہ شدہ آخر شب میں بھی توفیق ہونے لگیں۔

(حال) احقر نے عرصہ ہوا جب دریافت کیا تھا کہ نماز میں بھی ذکر جاری رکھنا چاہیے حضرت نے مانعت فرمائی تھی مگر اب بے اختیار ہی کی حالت میں ذکر جاری ہو جاتا ہے اور باوجود اس کوشش کے کہ قلب ساکت رہے مجبور ہو جاتا ہوں بعض مرتبہ اس سوچ میں اندک کہنا سو ہو جاتا ہے مسید کہ خادم کو مطمئن کیا جاوے۔

(تحقیق) سوچ چھوڑ دیجاوے اور جب بے اختیار ذکر جاری ہو جاتا ہے اسکو بند نہ کیا جاوے میرا مطلب یہ تھا کہ قصداً جاری نہ رکھنا چاہیے کہ نماز کی طرف توجہ مقدم ہو میرا یہ مطلب نہ تھا کہ اگر جاری ہو جاوے تو اسکو بند کیا جاوے کیونکہ یہ غفل نہ ہوگا توجہ الی الصلوٰۃ میں۔

(حال) بعد سلام سنون کے عرض یہ ہے کہ کل نو ہزار اسم ذات میرا وظیفہ ہی بفضل الہی ہر روز درد ہو اور اندرونی خفیف حرکت ہے اور بعض اوقات حرکت زیادہ بھی ہوتا ہے اور سر میں گرمی ہے اور میں علاج کیا ہوں حکیم کہتے ہیں کچھ بیمار نہیں ہے۔ اور اذکار میں لذت معلوم ہوتا ہے اور بعض وقت خود ایک قسم کا بوجہ معلوم ہوتا ہے۔

(تحقیق) اس خط پر یہ لکھ کر بھیج کر کہ قلب میں وحشت اور سر میں درد تو نہیں اور یہ لکھو کہ کچھ گرمی اور دودھ کا استعمال کر سکتے ہو یا نہیں۔ خراج میں گنجائش ہے؟

(حال) قلب میں وحشت اور نیند اور درد سر بفضل الہی نہیں ہے اور گرمی دودھ انشاء اللہ تعالیٰ استعمال کر سکتا ہوں حضرت اور کچھ ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ کر میں۔

(تحقیق) اگر یہ حالت ہے تو احوال مذکورہ غلط سابق منجملہ آثار ذکر میں مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ترقی بخشے۔ گھی دودھ کا استعمال بقدر گنجائش رکھیں۔ ذکر اللہ پہنچے۔

جلائی کے لئے اسکی ضرورت ہے کہ اب جو معمول ہوا اس سے اطلاع دین اور یہ کہ اور کچھ ضرورت ہے اس خط کو بھی پڑھیں۔

(حال) عرض یہ کہ میری حالت بہت خراب ہے کہ میرا دل بہت سخت ہو گیا ہے اس کا بچہ علان جو بہت آسان ہو فرمایا میری ایسی حالت ہے کہ کچھ عرصہ تو بہت چالڈتا ہوا اور دل بہت اچھا رہتا ہوا اور نماز میں بھی دل لگتا ہوا اور ساری باتیں اچھی رہتی ہیں اور کچھ عرصہ بہت خراب گذرتا ہوا کہ نہ نماز میں دل لگے نہ کچھ جانتا ہو سکتا ہو کسی کام میں کمی نہیں کرتا ہوں مگر دل کچھ ایسا سخت ہو جاتا ہے کہ نیک کام میں کچھ فراہم نہیں آتا میرے لیے کوئی دوا یا عمل تجویز فرمائیے کہ حالت درست رہے۔

(تحقیق) دل لگنا اور نماز آنا یہ سختی نہیں ہے بلکہ اس پر جو آپ کے دل میں بیج ہوا ہے یہ خود علامت ہے کہ دل کی ترقی کی حالت ہے بلکہ یہ بیج کی بات نہیں ہے جو جو بات واقع میں بیج کی ہو یعنی کسی گناہ کا مبادر ہو جانا اس پر تو ایسے دل میں بہت بیج ہو گا پھر پختی کمان رہی سختی ہے کہ گناہ میں باک نہ ہو گناہ ہو جائیگی بعد چار دن ہو اور سپر بیج نہ ہو اطمینان رکھیں اپنے کام میں لگے رہیں باقی اس سے رائد کیفیات کھلائی ہیں ان کی تفصیل ضروری نہیں۔

(حال) حسب ارشاد والا ذکر بارہ بیج کا اور ذکر تاہون الحمد للہ اسکی برکت سے نہایت نفرت مند و بات پر رغبت بالطبع ہو رہی ہے اگرچہ اسے پہلے ہی یہ حالت تھی مگر اب اور زیادہ ہو گئی ہے شوق زیادہ فرصت کم ہے شروع ذکر سے اب تک سر میں در در ہا کرتا ہوں اسکو تحریر کا نزلہ وغلبہ برودت تصور کرتا ہوں چونکہ بعد شروع ذکر سے یہ واقعہ وقوع میں آیا ہے لہذا خدمت شریف میں عرض ہی باہین وجہ مذکور بعض روز ذکر خفی کرتا ہوں اسکی نسبت رائے والا کا طالب ہوں باوجود کہ رایا کم قلیل فائدہ کثیر معلوم ہوتا ہے یہ آن مخدوم

کی کرم و عنایت کا ثمرہ ہی دہوقت بند چشم و گوش لفظ اللہ بصورت جبرئیلہ بسماع میر سرد رو یا و
صالحہ نصیب الحمد للہ علی احسانہ میرے نابینا بھائی اسد علی صاحب سلام سنون عرض کرتے
ہیں و زکر بدستور سابق کر رہے ہیں ترقی کے شایق ہیں ذکر بارہ تسبیح کا شوق مگر اجازت کے
طالب و امیدوار ہیں اور حال جسمی صحیح و درست ہے اور آٹنا ذکر میں جناب بھائی صاحب کو معلوم
ہو تاہی کہ کوئی سلام سنون کرتا ہی مگر معکم نظر نہیں آتا ہی ایسی صورت میں جواب سلام کا دین
یا نہیں اب تک جواب نہیں دیتے ہیں۔

(تحقیق) آپ کی حالت قابل مسرت ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے ایسی حالت میں خفی ہوا
مناسب ہو اسد علی صاحب کو بارہ تسبیح کا اگر شوق ہو اجازت ہو مگر حالت سے ضرور اطلاع
دیتے رہیں اور کھی دودھ کی کثرت رکھیں اور چھ گھنٹہ سے کم نہ سو وین سلام کا جواب یکا
دیدیا کریں و بس۔

(حال) اجود کی رات کو منام میں دیکھا ہو کہ کچھ صلحا و خلفاء رسول کریم کی بزرگی کا تذکرہ
فرما رہے ہیں ناگاہ حضور تشریف فرما ہوئے پس ایک سفید پوش صحابی نے دولا اعراف حضور
سے سوال کیا من خلفاء کذا و کذا قال فاجاب رسول اللہ خلفاء بعد عمر و عثمان رضی
خوب ابھی طرح یہ عبارت محفوظ ہی ہاں اس میں شبہ ہو کہ پہلے عثمان فرمایا یا پہلے علی فرمایا اور
پھر عثمان فرمایا ان دو اخیر کے اسماء مبارکہ کی تقدیم و تاخیر میں شبہ ہو باقی عبارت اور حاصل
مضمون جو مذکور ہو خوب یاد ہو اس کلام اور منام کی صحت میں کچھ خلا تو نہیں ہے اور
اگر کچھ میرے لیے کسی نوع کی خیر و تنبیہ ہو تو ارشاد فرمائیے۔

(تحقیق) شاید آپ کو اس سے شبہ ہو کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام مبارک
نہیں لیا گیا سوا اسکی وجہ یہ ہو کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ غایتہ فنا فی محبوب کے سبب معیت
غالب ہی بہ نسبت بعدیتہ کے کما یفہم من قوله تعالیٰ ان اللہ یمنا و هو السميع الخ

قوله عليه السلام لو كان بعدى نبى لكان عمره حث لم يقل ابو بكر هكذا سمعته
من مولانا واستاذنا الشيخ محمد يعقوب قدس سره۔

میں بہت دن ہوئے آنحضورؐ نے فرمایا تھا کہ بعض کتابوں میں تصوف کے آثار ذکر
اور شغل کو لکھا ہے انداز عرض ہو کہ کوئی رسالہ ایسا تحریر فرمائیے جس میں ذکر اور شغل کے آثار
بتامہ معلوم ہو جاویں اور اس سے طالبین کو رغبت زیادہ پیدا ہوگی کوئی رسالہ مستقل
اور مفید ایسا معلوم نہیں ہو تا اگر آنحضورؐ اس امر میں کوئی خرابی تصور فرماتے ہوں تو بوقت
فرصت تحریر فرما دیوں خادم کو بہت شوق ہے ورنہ جو ارشاد آنحضورؐ ہو خادم کو وہی منظور ہو
ج ہر شخص کو جدا حالات پیش آتے ہیں لکھنے سے اولٹا ضرر ہو گا کہ ایک دوسرے شخص
کے حالات کا منتظر رہیگا اور نوٹوں سے مایوسی و پریشانی ہوگی پھر ہر شخص کی خصوصیات سے
وہ حالات مختلف بھی استقدر ہیں کہ انضباط قریب بہ محال ہے۔

(حال) اوائل ماہ صفر گذشتہ میں فدوی نے قطعہ عریضہ خدمت الایمن ارسال کیا تھا
اور اس میں اپنے شغل و تعلیم کے متعلق حضورؐ سے سوال کیا تھا چنانچہ جواب سے اس طرح پُر فراہمی
ہوئی کہ آپ چونکہ صاحب فہم ہیں اسلئے عالم مشغول کا دستور عمل مناسب سمجھتا ہوں چہ حضورؐ
نے اس خاکسار کی ہمت افزائی فرمائی ہے ورنہ میں عامی شخص سمجھ بوجھ کیا جانوں مگر بان سید
نسبت عظیم نصیب ہوئی ہو اللہ تعالیٰ حضورؐ کی زبان مبارک فرمادیں اے پناہ ہے کہ جب سے حکم والا
صادر ہوا بعد نماز صبح تلاوت قرآن شریف تقریباً نصف پارہ اور مناجات مقبول کی اصل عربی
ایک منزل روزانہ پڑھا کرتا ہوں اور نماز تہجد کی وقت اسم ذات کا ذکر خفیف جہر و ضرب کے ساتھ
کرتا ہوں لیکن ابھی صرف تین ہزار تک پڑھتا ہوں اس سے زیادہ پڑھنے سے جی گھبراتا ہے۔
(تحقیق) اگر وضو نہ پڑھنے سے جی گھبراتا ہو جیسا مابعد کے مضمون سے معلوم ہوتا ہو تو اس کے
مستعلق میں نے جو لکھ دیا ہے وہ سپر عمل کیجئے اور اگر کوئی بات ہے تو صاف لکھیے۔

(حال) اور بڑی تکلیف وضو کے نہ ٹھہرنے سے ہوتی ہے بعض دفع ایسا ہوتا ہے کہ اشتاء ذکر میں وضو شکست ہو جاتا ہے اگر دوبارہ وضو کر لیا پھر وہی کیفیت ہوتی ہے سردی کے باعث یا یوں بھی بار بار وضو کے لئے اٹھنا ناگوار معلوم ہوتا ہے اور بال بچوں کی عیند میں خلل پڑنے کا احتمال رہتا ہے اگرچہ ممکن ہے کہ بیٹھے ہی بیٹھے تیمم کر کے شغل کو جاری رکھوں مگر بلا اجازت مرشد اسپر مبادرت نہیں ہوتی کیونکہ دستور العمل میں با وضو ذکر کر نیکو لکھا ہے اسکی بابت جو مناسب ہو تحریر فرمائیے۔

(حقیق) وضو رکھنا ضروری نہیں تیمم کر لیا کھجے مگر اس تیمم سے نماز و مس مصحف جائز نہیں اس وقت تہجد میں کبھی کبھی آنکھ نہیں کھلتی اسلئے بعد عشا آنکھ رکعت تہجد کی نیت سے روزمرہ پڑھ لیتا ہوں اور جس روز وقت پڑھنا نصیب ہوتا ہے عین وقت میں بھی آنکھ رکعت تہجد پڑھتا ہوں اور بعد ذکر اسم ذات کرتا ہوں۔ ایسا کرنا جائز ہی یا نہیں۔
ج بہت مناسب ہے۔

(حال) جب سے یہ شغل شروع کیا ہے بد خوابی کئی بار ہوئی حالانکہ قبل اسکے نہیں ہوتی تھی جس روز ایسا واقعہ ہوتا ہے سخت افسوس ہوتا ہے۔
(حقیق) افسوس کی کیا بات ہے۔

اس جاگتا رہتا ہوں مگر بوجہ نا پاکی جسم صاف صاف تک کچھ نہیں کر سکتا۔ آیا اس حالت میں بھی ہاتھ منہ دھو کر کچھ دل سے یا زبان سے خفی یا جہر ذکر چار پالی بر بیٹھے ہی بیٹھے کر لیا کروں۔
ج مان بان۔

میں چونکہ کڑکی پوری تعداد ۱۲ ہزار سے ۲۴ ہزار ہے اور میں صرف تین چار ہزار تک پڑھتا ہوں اسوجہ سے ندامت رہتی ہے اور اس خیال سے کہ شاید یہ کمی پوری ہو جائے تسبیح و تہلیل و تکبیر و ہوا پنچو قہ نمازوں کے بعد بدستور سابق پڑھا کرتا ہوں گذارش ہے کہ وظیفہ سابق کا چھوڑوں یا پڑھا کروں یا بجائے ان کے کچھ اور مناسب ہے۔

ج۔ پہلے معمولات کو نہ چھوڑے البتہ اگر ہمت ہو اسم ذات بارہ ہزار تک پڑھا دیکھے اور اطلاع حالات سے دیتے رہے۔

میں۔ ذکر کے وقت خیالات اور مدھر کے آیا کرتے ہیں قلب متوجہ کر دیا گیا طریقہ ہے۔

ج۔ بس قصد اخلاعات نہ لایئے یہی کافی ہے اس سے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ شکایت جاتی ہوگی مستقل تدبیر کی ضرورت نہیں۔

میں۔ ذکر بجز خفیت کر نہیں بھی مگر میں بچے کے جانے اور رونے سے کام میں خلل پڑتا ہو اگر ایسی حالت میں کبھی کبھی خفی یعنی بالکل مضرب پڑھوں تو کیسا۔

ج۔ ایسے وقت یہی ضروری۔

میں۔ ذکر اسم ذات میں تہ کو جزم سے ادا کر دین یا پیش کے ساتھ اور ضرب کا کیا قاعدہ ہے۔

ج۔ جزم کے ساتھ پڑھئے اور ضرب کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے جو طبیعت سے پیدا ہو وہی کافی ہے۔

(حال) حضور اس ناکارہ کیلئے دعا فرمائیے کہ عاقبت بخیر اور عاقبت دارین حاصل ہوں بالکل کوبرا ہوں نہ کچھ حاصل ہو نہ کوئی لیاقت رکھتا ہوں۔ البتہ جب سے حضور کی غلامی نصیب ہوئی ایک گوندل کو خوشی رہتی ہے خصوصاً جس شب کو حضور کی حضوری ملتی ہے طبیعت کو بڑی فرحت ہوتی ہے چنانچہ ہر سون کی شب دیکھا کہ حضور اس مجبور الخدیست سے کچھ ارشاد فرما رہے ہیں۔ ایک شخص کے ظاہر اخلاق کے متعلق گفتگو تھی کہ یہ انکا ظاہر ہے باطن میں ادب نہیں ہے رات کا وقت ہے چہرہ اجل ہاتھ لیکن مدہم ہو رہا تھا حضور نے یا کسی دوسرے صاحب نے فرمایا کہ چراغ روشن کرو میں نے اٹھا کر دیکھا تو تیل کم تھا جتنی نہیں تھی چراغ کے نیچے ہی ایک

ضمیمہ القلوب۔ ذکر اشتغال مراقبہ مجاہدہ وغیرہ ختم خواجگان وغیرہ متعلقہ تصوف بزبان فارسی نہایت عمدہ مطبوعہ مطبع احمدی قیمت کاغذ

اعلیٰ درجہ کا (۵ ر)

کبریا بنانے کے لائق مجھے گلیا میں نے بنائی یہ بخوبی یاد نہیں کہ چرخ میں تہی ڈالی یا نہیں
اسکی تعمیر کیا ہو اسکے علاوہ دوبار پہلے بھی خواب ہوا ہو۔

(تحقیق) کہ یہ سب علامات محمودہ میں مگر انکو کمال نہ سمجھئے ہاں یہ بھی نعمت ہو شکر کیجئے۔
س۔ بجواب درخواست شجرہ حضور نے ماہ ربیع الاول میں یاد دہانی کا اشارہ فرمایا تھا اُمید
غالب ہو کہ اب وطن میں حضور تشریف رکھتے ہوئے شجرہ مرحمت فرمائیے۔
ج۔ مرسل ہے۔

س۔ ذکر ختم ہونے پر کوئی دعا پڑھکر اٹھنا چاہیے یا یوں ہی۔
ج۔ یہ دعا کیجئے اللہ انہی محبت و معرفت اور توفیق ذکر و طاعت نصیب فرما۔
س۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد کس طرح پر دعا مانگی جائے۔

ج۔ اوپر والی دعا کے ساتھ اتنا اور اضافہ کر دیجئے کہ تلاوت و عمل بالقرآن کی توفیق بھی بخشے
(حال) گذارش خدمت عالی میں یہ ہو کہ ۱۹۰۱ء میں مجھکو شملہ جانیکا اتفاق ہوا۔ اتفاقاً
راستہ میں مجھکو بوقت صبح ایک مست فقیر ملے مجھکو ایک ایسا اسوقت وہم پیدا ہو گیا جو اُن سے
ملائین اور وہ چلے گئے اُنکے جانے کے بعد میں اُن سے نہ ملنے کے رنج میں میرے سینہ میں ناہمی
طرح در پید ہوا اور اُن کا خیال تصور میری آنکھوں میں اندر سینہ میں بھی ہو گیا اُنکی تصویر میرے
سینہ میں عرصہ بارہ سال تک کامل رہی اور میں ساتھ میں اللہ اللہ ہمہ وقت اکتار ہا جسکی
وجہ سے بہت طیش رہی۔ دیگر خیال اُسی روز بوقت شام سفر میں راستہ میں ایک غایت
حسین عورت گھوڑے پر سواری بطور سیر نکلی جسکو دیکھ کے میں اور میرا دل قابو میں نہیں رہا اور اپنی
عمر میں ایسا حسن نہیں دیکھا۔ اُس عورت کے دیکھنے سے میرے بائیں طرف درد پیدا ہو گیا
جسوقت وہ عورت ہنسی میرے سرے پر تک ایک قسم کا زہر جاتا ہوا معلوم ہوا جسکی وجہ سے
مجھکو طیش بہت ہو گئی اور ایک جنون کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اب عرصہ پچھراہ سے صرف اُس
عورت کا خیال و تصور ستا ہا ہی ہر وقت تصور میرے سامنے جسکی وجہ سے سینہ میں سخت

تکلیف و آتش اور سینہ میں ایسی تکلیف جسکی وجہ سے ملازمت چھوٹ گئی۔ بوجہ وہشت کے
میں اُس عورت کے مکان پر نہیں گیا اور ملازمت چھوڑ کر مرو بہ آگیا۔ اب بھی سخت تکلیف ہی
یا امیر المؤمنین اسکا خیال میرے سینہ سے چلا جاوے اور عشق و محبت حضور سرور عالم محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیب ہو۔

(تحقیق) السلام علیکم۔ ایک وقت خلوت کا مقرر کر کے لا الہ الا اللہ... ۵۰ بار اس طرح
کر لا الہ کے ساتھ تصور کیا جاوے کہ اُسکے تعلق کو قلب سے خارج کیا اور الا اللہ کے ساتھ
یہ تصور کہ خدا و رسول کی محبت کو قلب میں داخل کیا شروع کیجئے اور اُسکے بعد اپنے مرنے کا
مراقبہ کہ دنیا سے رخصت ہو کر خدا کے روبرو جانا ہی اگر وہ اسکا سوال کرینگے تو کیا جواب
دوونگا اور کیا منہ دکھلاؤنگا اور اُسکے مرنیکا تصور کہ مکر کل سڑ کر کیڑے پڑ جاوینگے صورت
بگڑ جاوے گی کہ دیکھنے والے کو بھی نفرت ہوگی اور وقت فرصت میں استغفار کی کثرت پھر دو ہفتہ
کے بعد حالت سے اطلاع دیجئے اور ساتھ ہی یہ خط بھی بھیجئے۔

د حال بعد سلام علیک کے گزارش خدمت عالیہ میں یہ پوچھو کہ جب سے حضور والا نے
واسطے پڑھنے کے ارشاد فرمایا تھا جس پر میں نے عمل کیا اُسکی برکت سے مجھکو اُس عورت کی صورت
سے نفرت پیدا ہو گئی اور اُسکے خیال سے طبیعت علیحدہ ہو گئی ہو۔
(تحقیق) الحمد للہ الف الف مرۃ۔

س۔ اب مجھکو کلمہ شریف کا وظیفہ اور اُسکا پڑھنا بھی تجویز کیجئے میری طبیعت چاہتی ہو کہ
کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا وظیفہ ہمہ وقت رکھوں حسب ارشاد
وہ پڑھتی ہوں سال خدمت ہو۔

ج۔ ضرور کیجئے پڑھنا صرف مصیبت کا ہی اور کچھ نہیں اگر گاہ گاہ حالات سے اطلاع دیتے
رینگے سلسلہ تعلیم کا جاری رہ سکتا ہو۔

د حال اُسی کسی روز عالم غیب میں جی لگ جانے سے عجب سا اور بہا ہوتی ہو

اور کبھی کبھی نفس ایسی سرکشی کرتا ہے کہ دق ہو جاتا ہوں ذکر ہر کے باعث
دماغ میں خشکی بہت ہو گئی ہے بلکہ آج تو برداشت نہ کر کے نائے کر دیا ہے اور
اپنی آواز اپنے کان میں ہر طرح ٹھوکر دیتی ہے اگرچہ آہستہ ہو اگر ارشاد ہو
تو حنفی ذکر کیا کروں یا اور جو کچھ مناسب حال ہو اگرچہ ترطیب تقویت دماغ میں
کوشاں رہتا ہوں مگر بہت کمزوری ہو گئی ہے۔

(تحقیق) یہ تلویں ہے اس میں تغیر و تبدل لازم ہے پریشان نہ ہو جائے
انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک روز تمکین میسر آ جاوے گی۔

اند رین رہ متیراش و می خراش	تادم آخر دے ناسرغ مباح
تادم آخر دے آخر بود	کہ عنایت با تو صاحب سر بود

جہر اور ضرب بالکل موقوف کر دیئے حنفی بلا ضرب کافی ہے بلکہ اگر
عدد میں تقلیل کی ضرورت ہو اس کی بھی اجازت ہے پھر ترطیب تقویت
کی تدابیر نافع ہوں گی۔

(حال) عید اضحیٰ کے بعد سے وظیفہ بھی بند ہے مجھ کو بخارا اور تزلزل کی شدت
نے تنگ کر دیا بفضلہ تعالیٰ نصف مرض جاتا رہا ہے حضور کے اخلاق اور غریبا
کی دلجوئی کرنے سے یہ غلام بھی دعا کا خواستگار ہے۔ یہ خدا کا شکر ہے کہ کسی وقت
کی نماز فرض قضا نہیں ہوئی۔

(تحقیق) جب تک کامل طور پر صحت و قوت نہ ہو جاوے معمولات شروع نہ کریں البتہ کسی
قید کے زبان سے یا قلب سے جو ذکر سہل معلوم ہو اس کا خیال رکھیں انشاء اللہ کافی ہوگا۔



جدید اور مفید تصنیف

از

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب دہلوی

یعنی

آداب معاشرت مع رسالہ اغلاط احوال

مسلمانوں کے ہر طبقہ نے قریب یہ آداب معاشرت کو بھلا دیا ہے۔ پورے مسلمان

ہر شخص دین کے کمال جزا پر عمل کر نیسے ہو سکتا ہے۔ اس سالہ میں کھانی پینے

سوز جانے۔ ملنے۔ جلنے چلنے پھرنے ہنسنے بولنے وغیرہ کا آداب بیان کیے گئے

ہیں دوسرے رسالہ میں سو زیادہ مسائل جن پر عوام حکم شریعت سمجھ کر عمل درآمد

کرتے ہیں اگرچہ وہ واقعہ میں شریعت کا حکم نہیں ہیں قیمت دو نوں سالوں کی ہے۔

الابتلاء لاهل الاصطفا

تمہید۔ بعد حمد و صلوٰۃ۔ ایک دوست کا خط اپنے مفصل حالات میں کہ حاصل اور لکھا خاص تقلبات ہے بغرض تحقیق آیا اسکا جواب اصل سوال سے متقسم ہو کر ایک رسالہ کی تعداد کو پہنچ گیا پس سلیس بھی اور نیز اشتغال علی التحقیقات النافعہ کی وجہ سے ہی مناسب معلوم ہوا کہ اسکو مستقل رسالہ قرار دیکر خاص نام بھی لکھ دیا جاوے جو پیشانی پر مذکور ہے کہ اگر کوئی جداگانہ شائع کرنا چاہے تو سہل ہو فقط اول اور دوست کا سوال اور میرا حق کا جواب نقل کیا جاتا ہے فقط

سوال

ایک گناہ کمترین خدام بھٹو و رواد بھٹا سے یکساں رہنماے گمراہان حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ عرض فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَسْئَلَةٌ

اصابع۔ آج احقر کچھ عرض حال کی اجازت چاہتا ہے گو وہ حالات نہایت گہرے اور قابل شرم ہیں نیز حرج اوقات گرامی بھی ہو مگر کیا کیا جاوے انما شفاء العی السؤل اور حق تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کے ہاتھ میں وہ کیمیاء دی ہے کہ

گر چہ جو سے خون پورہ شیش کنند

سلف فیہ اشارۃ الی اسم السائل الامام شہید بن الہمام رحمہ اللہ جواب ۱۲ اشرف علی رحمہ اللہ فی الحقیقۃ جزو سن رسالتی تربیۃ السالک ۱۲ منہ سلف یہ حدیث ہے نہ ترجمہ تاہد اقصیٰ کا علاج و پوچھنا ہے ۱۲

امید ہے کہ بندگان والا احسن کما احسن اللہ الیک پر نظر فرما کر حرج کو گوارا فرمائیے
احقر کو ذات والا صفات سے بڑی بڑی امیدیں ہیں۔
خواہی کہ خداے بر تو بخشد باخلق خداے کن نکوئی

جناب کو معلوم ہے کہ احقر نے بڑی بھلی تعلیم پائی ہے اور بفضلہ تعالیٰ بزرگان
کی کفش برداری سے بھی کچھ حصہ ملا ہے اسی کی بدولت بندہ کی قلبی حالت
معمولی طور پر اچھی تھی ہر بات صحیح سمجھ میں آتی تھی اور وعظ و نصیحت اور تلاوت
قرآن وغیرہ کا اثر ہوتا تھا ہر بات کی تہ تک نظر پہنچتی تھی۔ اب سے چھ سات
سال پہلے کا ذکر ہے کہ ذرا دیر بھی اگر کسی بڑی صحبت میں شرکت کا اتفاق
ہوتا تھا تو مغالطہ کو انکار اور نفرت محسوس ہونے لگتی تھی اور نیک صحبت
اور اچھی بات سے فوراً طبیعت میں بے اشت اور نشاط پیدا ہوتا تھا ایک
مرتبہ جناب حافظ عبدالرحمن صاحب مراد آبادی کے یہاں حاضر ہو نیک
اتفاق ہوا اُس سے پہلے میں حافظ صاحب سے اچھی طرح واقف بھی تھا
لیکن قلب میں ایسا ایک نیک اثر محسوس ہوا جس سے میں پہچان لیا کہ
حافظ صاحب مرد صالح ہیں اور انکی صحبت صحبت نیک ہے چنانچہ اُسکے
بعد ہر طرح تحقیق کیا اُسکو صحیح پایا۔ علی ہذا ایک مرتبہ دہلی میں شہر کے باہر
ایک مسجد میں نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا مسجد سے ملا ہوا ایک مزار تھا اوسکی
طرف خواہ مخواہ قلب کو ایسا میلان ہوا کہ بے اختیار اوسکے پاس گیا اور
وہاں سے ہٹنے کو جی نہ چاہا اور سکا کتبہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ
باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ غرض ہر چیز اچھی اور بڑی کا احساس
بہت ہی صحیح ہوتا تھا ہر بات کا خیر و شر گویا راسخ یعنی دودھ کا دودھ پانی کا پانی

۱۵ دوسروں کے ساتھ ہلائی کر جیسا کہ تیرے ساتھ خدا تعالیٰ نے ہلائی کی ۱۶

نظر آجاتا تھا۔ بہت سے موقع ایسے ہوں کہ جھلا اور عوام سے کسی بات میں
 تقریر کرنیکا اتفاق ہوا تو اُس کی کتنہ بندہ نے ایسی بیان کی جس سے موافق
 و مخالف دونوں کو اتفاق ہوا اور حقیقت حال عیان ہو جانے سے ثابت
 ہو گیا کہ نزاع لفظی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک مجلس میں اسپرٹ تھی
 کہ مزامیر بہت سے امراض کے لیے علاج ہیں ایسی چیز منع کیوں ہوں میں نے کہا
 یہ غور کرنا چاہیے کہ مزامیر سے نفع کیوں ہوتا ہے مزامیر سے آواز پیدا ہونے کی
 اصلیت یہ ہے کہ اُون میں ایک قسم کی روح ہے اور اسکو آجکل لوگ بجلی کہتے
 ہیں اور اسکو خاص صحت سے حرکت ہوتی ہے اور اسکی حرکت سے ہوا میں
 یا ہوا کی بھی بجلی میں حرکت پیدا ہوتی ہے چونکہ روح انسانی کو کچھ نہ کچھ
 جمادی روح سے مجاہست ہے یا یوں کہئے کہ بدن انسان میں بجلی
 ہے اسواسطے اسکو بھی میلان خارج کی طرف ہو جاتا ہے اسی کا نام سرور
 اور افعاش حرارت غیزی ہے اور چونکہ انسانی روح اشرف ہوا اسواسطے
 روح اخس اس ہوائی علاقہ سے کھجکر روح انسانی میں شامل ہو جاتی ہے اسکا
 نتیجہ یہ ہے کہ روح انسانی میں رفتہ رفتہ کثافت بڑھتی چلی جاتی ہے اور وہ
 نورانیت نہیں رہتی جو انسانی روح میں ہونی چاہیے آثار اسکے یہ ہیں کہ علوم
 عالیہ سے مناسبت کم ہو جاتی ہے اور دنیاوت بڑھ جاتی ہے افعال عبادت
 وغیرہ سب میں لطافت کی جگہ کثافت آجاتی ہے حتیٰ کہ رفتہ رفتہ روح سے تجلوز
 کر کے جسم پر اثر پڑتا ہے ایسے لوگوں کو امراض دموئی اور صفراوی بہت
 کم ہوتے ہیں بلغمی اور سب سے زیادہ سردا دمی ہوتے ہیں اسکا تجربہ
 شاہد ہے کہ فی زمانہ دموئی مزاج ہی باقی نہیں رہے زیادہ سردا دمی
 ہو گئے ہیں تو یہ کتنا صحیح نہیں کہ مزامیر کسی مرض کا علاج ہیں صرف ترکیب

روح پاکر جسے دوسرے لفظ میں سرور کہا گیا ایسا خیال کر لیا گیا ہے
 ورنہ انجام انکا افساد روح و بدن ہے بلکہ قلب ماہیت جیسا کہ شراب
 میں ہے کہ نباتات کا سرلیع النفوذ مقطر جو ہر روح میں شامل ہو کر مخلخل
 پیدا کرتا ہے روح بوجہ زیادتی حجم خارج کی طرف متوجہ ہوتی ہے اسی کا نام
 انفاش حرارت غریزی ہے اور اسی کو جاہل لوگ قوت سمجھتے ہیں لیکن جو
 روح دماغ میں کام کرتی تھی اوس میں اجنبی اجزا شامل ہونے سے افعال
 میں اونکا اثر آجاتا ہے اور افعال انسانی نہیں رہتے بمقدار اون اجزا کے افعال
 میں اختلال پیدا ہو جاتا ہے اسی کا نام نشہ ہے۔ چند روز تک پینے سے
 روح انسانی میں کثافت مستقر ہو جاتی ہے اور اختلال افعال طبیعت ثانیہ
 بجاتا ہے اور اون علوم سے جو مناسب طبیعت انسانی ہیں بالکل جنبیت
 ہو جاتی ہے کہا تو جاتا ہے کہ شراب مقوی جملہ قوی ہے اسکا تو مقتضایہ تھا کہ
 شرابیوں میں ترقی دماغی زیادہ ہوتی مگر مشاہدہ اور آخری نتیجہ اسکے خلاف
 ہے انگلستان میں جہاں شراب بہت باقاعدہ اور احتیاط سے پی جاتی ہے
 وہاں تحقیق سے ثابت ہوا کہ دیوانی زیادہ ہوتے ہیں فی ۱۰۰ ایک دیوانہ کا
 اوسط ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ سرور اور قوت دہو کا ہے حقیقت اسکی طرف
 تخیل روح جو اور درحقیقت کاشفائے فی الحکم بالکل صحیح ہے ان چیزوں کے
 استعمال سے انسانی طبیعت بدل کر غیر انسانی بجاتی اور اخلاط میں بھی غلبہ
 سودا کو ہو جاتا ہے اس تقریر کو لوگوں نے بہت پسند کیا اور کہا بالکل ٹھیک
 ہے جو لوگ اسکا خاص مشغلہ کھنے والے ہیں سوداویت کا منبع ہیں (کسیبیاں وغیرہ)
 اسی طرح بہت باریک باریک باتوں میں بارہا تجربہ ہوا لیکن بڑا شکر اسکا ہے

۱۷ مرام چیزیں شفا نہیں یہ حدیث ہے ۱۲

کہ قول اساتذہ کان مین پڑا ہوا تھا کہ یہ باتیں قابل التفات نہیں اس واسطے
کبھی انکو کچھ کمال نہیں سمجھا اگر یہ حاصل ہوین تو الحمد للہ کسا اور نہ ہوین تو
پر وانی کی۔

مگر تقریباً تین برس کا عرصہ ہوا کہ قلب مین انکی ضد پیدا ہوئی اوس حالت
مجمودہ کا ہونا یا ہونا تو کچھ قابل التفات تھا مگر ضد پیدا ہونے سے وہ بھیجی
پیدا ہوئی کہ نعوذ باللہ اب یہ حالت تھی کہ برسی باتون مین بھلائی اور بھلائی
مین برائی اوسى طرح نظر آنے لگی جیسا پہلے اسکا عکس تھا الحمد للہ کبھی غلبہ
ہونے کی نوبت تو نہیں آئی لیکن یہ ضرور تھا کہ اچھی بات مکرر سننے سے بھی
مطلق اثر نہیں ہوتا تھا اور برسی بات کی ہوا بھی لگ جاسے اثر ہوتا اور اوس طرف
طبیعت کو انجذاب بے اختیار ہو جاتا تھا رسوم کفار کی خوبیان اور ضرورت
سائنس حال کی تحقیقات پر فریفتگی ہر بات مین نیچری خیالات کی طرف داری
حق بات کا قلب پر اثر نہ ہونا اور باطل کا فوراً اثر ہونا۔ علیگڑھ کے طلباء کی نظر
مین وقعت اور اسلامی مدراس کے طلبہ کی کم وقتی امور کی طرف انجذاب
قلب غراب سے کشیدگی۔ عزت کی خواہش اور ضرورت بعض شرعی مسائل پر
نعوذ باللہ اعتراض اور انکی ترمیم کی ضرورت ترقی کے وہی معنی جو ابنا
زمانہ لیتے ہیں۔ یہ سب باتیں بار بار ذہن مین آتی تھیں اور اس درجہ
مدلل اور واضح ہو کر کہ بعض وقت شرح صدر کا سامر تہ ہوتا تھا اور اُسکے
مقابل کا کوئی ثبوت ذہن نہ رہتا تھا۔

الحمد للہ کہ رہا یہ سب کچھ دسوسہ ہی کے مرتبہ مین اور اسکو بندہ نے ہمیشہ
خطرناک سمجھا اور بالاختیار اوسکے دفعیہ کی اور افعال تک اسکا اثر نہ آنے کی
کوشش کی مثلاً سوائے علماء و صلحا کے عوام سے بھی ملنا ترک کیا ایک بات

یہ عجیب دیکھی کہ اس حالت کو اختیار سے ملنے سے نقصان کم ہو جاتا تھا اور شناساؤں سے زیادہ اس واسطے شناساؤں سے زیادہ غلت کر دی، حالانکہ یہ میرے پیشہ کیلئے مضر ہو انجبا کا بکھنا بھی بالکل چھوڑ دیا آنے والوں سے کہہ دیتا کہ سوائے اپنی ضروری باتوں کی کوئی گفتگو نہ کریں اسی غفلت کی تکمیل کے لیے اچانک تک پہنچنا ترک کر کے طلباء کی وضع اختیار کی کہ لوگوں کو خصوصاً امر اکو خود ہی کشیدگی ہو جاوے اسکا یہ اثر تھا کہ لوگ مولوی صاحب کو پکارنے لگے اور دیگر الفاظ میں تامل کرتے تھے پیشہ کو جو کچھ اس سے ضرر پہونچنے کا احتمال تھا اسکی پروا نہ کی۔ اس سے پہلے چونکہ قلب میں سلامت تھی اسوقت اگرچہ حالت مغکوس تھی مگر باطل کی طرف میلان ہوتے وقت اتنی بات ضرور محسوس ہو جاتی تھی کہ یہ احساس اس احساس کے خلاف ہے جو پہلے ہو چکا ہے لہذا اس کی طرف سے خیال کو بالقصد سیریتا تھا اور دوسرے کسی خیال میں لگ جاتا تھا اور جب کسی طرح وہ خیال نہ بھولتا تو کسی دنیاوی کام میں مثلاً خطوط نویسی یا بات چیت میں لگ جاتا تھا اور اگر اس سے بھی کچھ نہ ہوتا تو آخری علاج یہ تھا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگا ^{اللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبُ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ} بفضلہ تعالیٰ اس سے ضرور نفع ہوتا تھا۔ کبھی آخری علاج یہ تھا کہ دل میں کہتا کہ حق تعالیٰ کے احکام کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں لاشہ احکم الما کمین بحمد اللہ یہ مضمون احقر کے قلب میں زمانہ طالب علمی سے ایسا بیٹھا ہوا ہے کہ گویا بابتہ کامرتبہ ہے اس میں کسی قسم کا خطرہ تک نہیں۔

رسوم کفار کی اگرچہ معقول تردید اسوقت ذہن میں نہ آتی لیکن اس کے فراموش کرنے کے لیے بالقصد اس کے خلاف بہ زبان سے تقریر کرتا ایجادات

لے ترجمہ اسے اللہ دلوں کے پلٹنے والے میرا دل کو اپنے دین پر جانے کہ ۱۴

حال کو اپنے پاس نہ آنے دیتا حتیٰ کہ کٹڑی کو بلا ضرورت حبیب مین نہ ڈالتا
 نیا چہرہ کی تصانیف سے بالکل اجتناب۔ باوجود عدم تاثر عن الحق و غفلت
 مین ضرور شریک ہوتا۔ علیگڑھ کے طلبہ سے اگر ملاقات ہوتی تو بے التفاتی سے
 سے پیش آتا اور طلبہ مدارس اسلامی سے بتکلف ملتا اور اون کے دھکے درد
 مین شرکت کرتا۔ غربا کو جھٹکیت امر پر ترجیح دیتا بعض دفعہ اتفاق ہو کر ایک امیر
 آدمی کے یہاں بلا گیا اور اسی وقت ایک بیوہ عورت کے یہاں جانے کی
 ضرورت تھی اول اس کے یہاں گیا بعد ازاں وہاں حب جاہ کا ایک علاج
 یہ رہا کہ بعض جگہ کسی مشورہ کے لئے جھکوا اور میرے ہم پیشہ دوسرے کسیکو
 بھی بلا گیا تو باوجود اسکی تجویز اپنے نزدیک خلاف اور غلط ہونیکے اوسى کو
 ترجیح دی اور کام اوسى کے سپرد رکھا اگر بہت بیقاعدگی دیکھی تو اسکو مشورہ دیا
 مگر کام مین اپنا نام نہ آنے دیا اس سے اپنا مالی نقصان بھی ہوا مگر روانہ کی بعض
 احباب کے ساتھ کبھی کبھی فکار کو جانے کا اتفاق ہوتا ہے فیر کرنے کا
 پہلا نمبر میرا ہوتا تھا او سکو ہٹا کر اپنا نمبر سب سے اخیر رکھا۔ امور شریعہ مین
 جہان کچھ اختراع کا وسوسہ پیدا ہوتا تھا اونکو بوجہ قلب سے بھلا دیا اور بے دلیل
 مان لیا اگر زیادہ ہجوم ہوا تو قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیا اور کسی کام مین
 لگ گیا اس مین بفضلہ تعالیٰ پوری کامیابی رہی کبھی مغلوبیت کی نوبت نہیں
 آئی وسوسہ کا بھی ادنیٰ ہی درجہ رہا ہو گا اسامندہ کی صحبت سے یہ بات
 ذہن مین اچھی طرح بیٹھی ہوئی ہے کہ خداے تعالیٰ حاکم مطلق ہین کسی قانون
 اور کسی مصلحت سے مجبور نہیں۔

ان واذا تدر مومہ کے خطرون سے حفاظت کے لئے یہ سب علاج پابندی
 اور نہایت نگرانی کے ساتھ کیے ان مین اگر کچھ کوتاہی ہو جاتی تو استغفار سے

کام لیتا۔ مگر باوجود اس سب اہتمام کے قلب میں استعداد انکی ایسی پیدا ہو گئی تھی کہ جب ذرا سی ان معالجات سے غفلت ہوئی تو معلوم ہوتا تھا کہ قلب ایمان سے خالی ہے اور جب ذرا سا بھی گناہ یا خلاف اولیٰ کوئی کام ہو گیا تو گویا یہ سب صفت رائگان گئی اور قلب کی وہ حالت ہو گئی جو ایک گرم تو سے کی ہوتی ہے جسپر گیلیا کپڑا رکھا گیا ہے کہ جب تک کپڑا گیلیا ہے ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے اور ذرا نمی کم ہوئی اور کپڑا تک بھی جل گیا۔ اور وہ حالت حقیقت شنائی کی تو کوسوں دور ہو گئی جو اس سے پہلے تھی گو اس حالت کی تمنا تو تھی کیونکہ یہ خسر کان میں پڑا ہوا تھا۔

اگر بعلم آئیم ما یوان اوست	در بحیل آئیم ما زندان اوست
----------------------------	----------------------------

مگر یہ اندیشہ تھا کہ معلوم اسکا انجام کیا ہونا ہے۔ اس اثنا میں بارہا جناب والا کا وعظ سننے کا اتفاق ہوا مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ مہنا میں دل کے اوپر سے گذرتے چلے جاتے ہیں اور مطلق اثر نہیں بلکہ ہر مضمون کی تردید بالبدیہ دل پر گذرتی جاتی اور اسکا اثر ہوتا اور باقی رہتا۔ بالکل کا اثر بہ تو تھا ہی حق سے بھی یہ اثر بدھی ہوتا تھا نفوذ باللہ منہ۔

ایک مرتبہ احقر نے تھوڑی دیر ریل کا سفر جناب والا کے ساتھ کیا اور یہ حال مختصر عرض کیا تو جناب نے ارشاد فرمایا کہ تشویش کی بات نہیں یہ یا تو قرین من الشیطان ہے یا کوئی حالت محمودہ بہت اعلیٰ درجہ کی پیدا ہونے والی ہے اور کوئی علم القا ہونے والا ہے اس سے بہت اطمینان ہو اور لیکن اسکو بھی عرصہ گزر گیا اور وہ حالت کچھ برعکس ہی جاتی تھی حق کہ نفوذ باللہ دین اسلام ایک خیالی ڈھکوسلہ دکھائی دیتا تھا اور دیگر جملہ مذاہب اس سے کچھ نہ بڑھ کر معلوم ہوتے تھے ہندو مذہب کی خوبیاں زمین آتی تھیں

اب وہ ذرا بھی یاد نہیں اور سب سے زیادہ دہریت حق معلوم ہوتی تھی اور
 علی قدر مراتب جملہ باطل فرقے حق کے مقابلہ میں اچھے معلوم ہوتے تھے حتیٰ کہ
 سنیوں سے ضیعہ اور مقلدین سے غیر مقلدین اور مانعین بدعت سے
 بدعتی خاصکراہل تصوف سے زیادہ اجنبیت تھی مگر الحمد للہ اتنا ہوش تھا
 کہ میرا مذاق منعکس ہو گیا ہے اس واسطے یہ یقین کر لیا تھا کہ جو اس وقت جتنا بُرا
 نظر آتا ہے وہ اتنا ہی اچھا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ گذارش ہے کہ اس حالت کو تین چیزوں سے
 بڑا فرق ہوتا تھا تہجد سے اور تلاوت قرآن سے خواہ کیسی ہی سرسری
 اور بے توجہی کے ساتھ کیوں نہ ہو اور جناب والا کی صحبت سے۔ جس روز
 تہجد یا تلاوت قضا ہو جاتی تو میری موت تھی۔ اور چوتھی نہایت مفید تیر
 شجرہ مثلِ جشت پڑھنا تھا اسکے پڑھتے ہی ایک عجیب حالت ہوتی تھی
 یہ معلوم ہوتا تھا کہ دل پر سے کوئی چیز جھیل دی گئی اور وہ نیسالات
 سب کے سب کچھ دیر کے لئے زائل ہو گئے میں اس حالت کو بیان اس سے
 زیادہ نہیں کر سکتا کہ دنیا سے ایک دم بے رغبتی ہو جاتی تھی۔

اس حالت میں تقریباً تین سال گزر گئے۔ بزرگوں سے یہ سنے ہوئے تھا
 کہ واردات کا کچھ اعتبار نہ کرنا چاہیے نہ اچھے کا نہ بُرے کا اس واسطے کہ نہ اطمینان
 تھا لیکن کتاب امداد السلوک میں ایک دفعہ نظر پڑا کہ وسوسوں کی مثال
 بخیر کی سی ہے کہ بہت پریشان کرنے والی چیز ہے لیکن عید کوئی غرض نہیں
 نہ اسکے انسداد کی تدبیر سے کچھ نفع ہو سکتا ہے اسکے لئے مادہ ہوتا ہے جس سے
 یہ پیدا ہوتی ہے تا وقتیکہ اس کا اخراج نہ ہو یہ موقوف نہیں ہو سکتی اس
 مادہ کی تلاش اور اخراج میں سعی کرنا مردانِ خدا کا کام ہے۔ اس طرح

بموجب ان خطرات کے مواد کی تالاش میں سعی کی مگر جن جن چیزوں سے نقصان پایا باوجود اون کے ترک کے نفع عاجل کے سوا کچھ نہ تھا اس سے یہ وحشت ہوئی کہ آخر کیا ہونا ہے کیا میری ترقی کا راہ مسدود ہی ہو گیا اگر ایسی حالت میں موت آگئی تو کیسی ہوگی۔

ایک مرتبہ ایک مہینہ کے قریب شیون کی صحبت رہی اُس سے یہ حالت بہت ترقی کر گئی حتیٰ کہ آثار ضعف اعضاء میں ظاہر ہونے لگے ریل کی آواز سے اختلاج محسوس ہوتا تھا اُس کے بعد میں ایک دن کے لئے ڈپٹی عزیز الحسن صاحب کے یہاں مقیم ہوا معلوم نہیں کہ اونکی ایک دن کی صحبت سے کیا اثر ہوا کہ بہت سکون ہوا یہ اختلاج وغیرہ مطلق نہ رہا۔ یہ سکون کچھ دنوں تک باقی بھی رہا۔ مگر پھر وہی۔ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا کرتا تھا کہ یا اللہ یہ ہی نظر ہے جو ہر چیز کو سیدھا دکھاتی اور تہ تک پہنچ جاتی تھی یا اب بالکل عکس کام کرتی ہے مخلوط باتوں میں سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی الگ کر دیتی تھی یا اب الگ کرنا تو درکنار پانی کو دودھ اور دودھ کو پانی دکھاتی ہے۔

اس اثنا میں پھر ایک مرتبہ میں نے بمقام تھانہ بھون حضور عالی میں اپنی یہ حالت عرض کی تو جناب والا نے پوچھا کیا کسی جدید کتاب کے دیکھنے کا اتفاق ہوا یا کوئی صحبت بُری رہی میں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں میں تو حتیٰ الامکان اسے بالقصد اجتناب کرتا ہوں اخبار تک نہیں دیکھتا ذرا تامل کر کے جناب نے فرمایا اس کی وجہ لطافت طبع معلوم ہوتی ہے اور انشاء اللہ عنقریب یہ حالت از خود رفع ہو جاوے گی۔ اس ارشاد والا سے بہت تسلی ہوئی۔ اسکو نمائندگات آٹھ ماہ ہوئے ہونگے۔ قصورے عرصہ تک اطمینان رہا بعد ازاں پھر وہی سودا شروع ہوا اور وقت میں نے یہ احتیاط کی کہ اپنے فم کو

بالکل غیر معتد قرار دیا حتی کہ کوئی فقہی مسئلہ بھی پوچھتا تو کسی دوسرے سے
 پوچھنے کو کہہ دیتا۔ گاہ کے متعلق جو کتاب بندہ نے لکھی ہے وہ اسی زمانہ کی
 لکھی ہوئی ہے اور سپر بندہ کو اسی وجہ سے اطمینان نہیں کہ یہ زمانہ قلب فہم کی
 لکھی ہوئی ہے خدا جانے کیا حق ناحق قلم سے نکل گیا ہو بہت سی جگہ اوہمین
 نشان لگا دیئے ہیں جہاں کٹکا ہوا کہ یہ مضمون غلط ہے۔ اسی ضرورت سے
 جناب والا کو مذہبی حصہ اور سکا کل سنایا تھا بندہ کا ارادہ اور سکا طبی حصہ سنائے گا
 بھی تھا مگر زیادہ حرج اوقات مناسب نہ سمجھا باین خیال کہ اگر طبی مضمون میں
 غلطی بھی ہوگی تو کوئی ناگناہ لازم آجائے گا۔ اس حالت کی تفصیلی واقعات
 کہان تک عرض کروں وعظ سننے اور کتاب دیکھنے سے بچتا تھا کہ جو اچھی
 بات کان میں پڑتی ہے اس سے اور زیادہ نقصان ہوتا ہے بجائے
 اسکے کہ کبھی بڑی سے بڑی بات بھی سن کر نفع ہی ہوتا تھا۔ کئی مرتبہ جناب والا
 کے وعظ سننے کا اتفاق ہوا جنکا اثر یہ ہوتا کہ یہ وہی پرانی باتیں بہرہ جو
 مولوی لوگ کہا کرتے ہیں۔ میں اس حالت کو اگر مختصر اظہار کر سکتا ہوں تو
 بس اس طرح کہ جو بات محسن الملک اور دیگر اہل دنیا کے قلب میں تھی وہی
 میرے دل میں اور ترائی تھی ہاں اتنا فرق تھا کہ بفضل خدا وہ میرے ہر رگان
 میں اس سے مغلوب نہونے پایا جیسے وہ لوگ ہو گئے فالحمد للہ تعالیٰ مدد
 اتنا ہوش برابر رہا کہ یہ حالت حالت منکسرہ ہے جہاں مرکب سے بچ رہا۔
 بہت سوچا کہ کس معصیت کا یہ وبال ہو مگر کچھ سمجھ میں نہ آیا۔
 اب ایک نیا کرشمہ سنئے جناب والا ایک وعظ میں فرمایا کہ اگر اس
 آیت پر ہوا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولعب وان تؤمنوا تتوفوا یتلوا ہورکم
 ولا یستلکم اموالکم جس میں بخل کی مذمت اور ترقی چندہ کی تخریب تھی۔

بندہ کی عادت ہمیشہ یہ ہے کہ بیان کو اپنے حالات پر منطبق کرتا جاتا ہے جو حال بیان کے خلاف پایا او کو خصوصیت کے ساتھ ذہن میں محفوظ کر لیا باقی مضامین معمولی طور سے سن لئے اگر ایسی باتیں زیادہ ہو گئیں تو انہیں سے جتنی محفوظ ہو سکیں کر لیں باقی کو چھوڑ دیا اس نظر سے کہ ساری کے پیچھے آدمی بھی نہ جاتی رہے۔ بنا برین اس وعظ میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ مجھ میں صفت نخل ہے اسکو اسوقت اچھی طرح محفوظ کر لیا اور کئی دن تک غائر نظر سے تحقیق کیا تو ثابت ہوا کہ یہ خیال صحیح ہے اور نخل معمولی نہیں جس قدر افراتک پہنچا ہوا ہے حتیٰ کہ پہننے کے کپڑے صدقہ کرنا تو درکنار خود پہننے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ پہنوں گا تو میلے ہو جاؤنگے گو اس خیال کا اثر عملاً ظاہر نہ ہوتا ہو لیکن یہ خیال آتا ضرور تھا اسکو ہمیشہ ایک معمولی بات سمجھا کیا اب آنکھ کھلی کہ یہ وہ شعبہ ہے جو بہنم میں جڑ رکھتا ہے کپڑا اگر کوئی محتاج مانگتا تو سخت گراں گذرتا بلکہ دوسرے کیسکو دیتے دیکھتا تو تعجب ہوتا جب کوئی چندہ دینا پڑتا تو گو یہ نہیں ہوا کہ دیا نہو مگر ناگوار ضرور ہوتا اسکو میں غلطی سے یہ سمجھتا رہا کہ باعث زیادتی ثواب ہے کہ باوجود ناگواری دیتا ہوں اس کی طرف کبھی خیال نہ کیا کہ اسکا منشا نخل ہے۔ زیور کی زکات واجب فی الذمہ تھی اور دو برس سے آل مثال رہی جسکی وجہ صرف سہل الکاری ہے۔ غرض غور سے ثابت ہوا کہ صفت نخل میرے اندر موجود ہے۔ وعظ مذکور کے سننے کے بعد میری حالت میں ایک ایسا تغیر پیدا ہوا جو میرے بیان میں نہیں آتا اضطراب قلب عجیب طرح کا عارض ہوا اور یہ معلوم ہوا کہ قلب ایمان سے خالی ہے مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ یہ حالت اس سے پہلی حالت سے ضرور اچھی ہے۔ اگر اس کی مثال میں دے سکتا ہوں تو وہ یہ ہے

کہ جیسے ایک سرسام کے مریض کا تنقیہ کیا جاوے تو اس کا اختلال حواس وغیرہ
 جاتا رہتا ہے مگر ضعف بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اونٹنے بیٹھنے سے بھی مجبور ہو جاتا
 ہے اس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ اس کو آرام نہیں ہے مگر درحقیقت ضعف
 اس قوت سے اچھا ہے جس سے وہ اونٹ اور ٹھکر بھاگتا تھا اس ضعف کی
 حالت میں اس کی طبیعت و مہدم بحال ہوتی جاتی ہے اور افعال صحیح ہوتے
 ہیں گو ناقص ہیں ایسے ہی مجھ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ نعوذ باللہ قلب یا ان
 سے خالی ہے مگر جانے کیا بات ہے کہ طبیعت اندر سے کہلتی جاتی ہے اور
 یہ حالت اس حالت سے ضرور اچھی ہے۔ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ اوسی فساد
 ذوق کا کوئی شعبہ ہے یا اس کی کچھ اصلیت ہے۔ غرض اوسی قول بزرگان
 کو یاد کر کے کہ واردات کا کچھ اعتبار نہ کرنا چاہیے اسکے حسن و قبح سے قطع نظر
 کر کے یہی قرار دیا کہ بلا سے قلبی حالت کچھ بھی ہو مرض بخل سے نجات حاصل کرنا
 ضرور ہے اس میں اختیار کو دخل ہے اس کا میں مکلف ہوں اور اسکے علاج کی
 طرف متوجہ ہوا اور بخلت خرچ کرنا شروع کیا خانگی اخراجات میں تنگی کر کے زکات
 ادا کرنا شروع کی تھوڑے ہی دنوں میں پچاس روپیہ نکال دیئے اتفاق سے
 جنگ روم و بلقان کا زمانہ تھا اس سب رقم کی تملیک کر کے اس چندہ میں لوادی
 کچھ روپیہ اس سے پہلے میں دیکھا تھا یہ سب ملا کر سو روپیہ کے قریب ہو گئے۔
 جسدن زکات ادا ہو چکی کیلئے یہ معلوم ہوا کہ وہ کیفیت قلبی ایسی پلٹ گئی
 جیسا کسی کی آنکھ موتیا بند کے پانی سے اندھی ہو گئی ہو اور وہ برسوں تک
 نابینا رہ کر بھارت سے ناامید ہو چکا ہو پھر ایک دم ڈاکٹر اس کی آنکھ میں
 سے پانی نکال دے کہ بلا مبالغہ نیا جنم اس کو نصیب ہو جاتا ہے اور بجائے
 اندھیرے کے نور کے عالم میں آ جاتا ہے۔ یہ معلوم ہوا کہ قلب میں مطلق

تشویش نہیں اور ایک سکون محض ہے سب باتیں سیدھی سمجھ میں آتی ہیں مگر ایک قسم کا تنکان ضرور ہے جیسے کہ سرسام کے مریض کو جبران جید ہو کر ایک بچہ مت ہو جاوے کہ اس کے افعال میں سلامیت تو پیدا ہو جاتی ہے مگر ضعف بہت ہو بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت کی حالت گواچھی حالت ہے لیکن اس سے گونہ اجنبیت ہے جیسے کہ کسی کی کوئی چیز عرصہ سے کھوئی ہوئی ایک دم مل جاوے تو اس کو اس کے پہچاننے میں قدرے تامل ضرور ہوتا ہے یا جیسے کوئی سخت اندھیرے میں دیر تک رہنے کے بعد یکجلیخت روشنی میں نکال لے تو اس کی آنکھ خیرگی کرنے لگتی ہے۔ اول تو یہ خوف ہوا کہ یہ کوئی اور اس سے بھی بدتر حالت نہ ہو جو کہ میں نے پہچانا نہ ہو مگر دو ایک دن کے بعد بدراہت محسوس ہوا کہ انشاء اللہ یہ حالت محمودہ ہی ہے تاہم میں نے کچھ نقلین پڑھ کر اور سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگی رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اور اس خوف سے کہ مبادا کسی غلطی میں پڑ جاؤں میں نے چند ان اسکی طرف التفات نہیں کیا۔ ہاں یہ غور کرتا رہا کہ یہ نفع کس چیز سے پہونچا بعد غور بسیار یہی سمجھ میں آیا کہ وہ وبال تاخیر زکوٰۃ اور غل کا ہتھا اور زکوٰۃ ادا ہونے سے حق تعالیٰ نے یہ فضل کیا اور اس وقت اس آیت کے معنی سمجھ میں آئے وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ التَّكْوِيْنَ اَللّٰهُ كُوٰفًا وَهُمْ بِاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ط اس کے شکر یہ میں میں نے بچا س روپیہ اور ترکی چندہ میں دینے کا قصد مصمم کر لیا۔ اور اگرچہ صدقہ میں اخفاء افضل ہے مگر اس چندہ کے لیے اعلان کو زیادہ

لے ترجمہ - اے اللہ داخل کر مجھ کو داخل کرنا سچائی کا اور نکال مجھ کو نکلتا سچائی کا اور کر میرے واسطے غلبہ امداد دینے والا ۱۱ لے ترجمہ اور غربا ہی ہے مشرکوں کیلئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے مشرک ہیں ۲

اچھا سمجھاتا کہ تحریک و تحریر ہو اور ایک تقریب میں بجائے دیگر اخراجات
مروجہ کی یہ رقم انصار کے ساتھ دی اور اہل جلسہ سے کہا کہ میں تقریب میں یہ
رقم اس واسطے دیتا ہوں کہ آپ لوگ بھی تقریبات میں اس کو رواج دیں۔ اور وقت
میرے عزیز واقارب اور ہم یکہ نوگ وہ موجود تھے جن کو معلوم تھا کہ میں عسرت
سے بسر کرتا ہوں مجھے یہ خیال ہوا کہ ان کے سامنے یہ رقم چندہ میں دینے
سے اونکو یہ خیال ضرور ہوگا کہ یہ مالدار ہے اور ہم سے اخفا کرتا رہا ہے۔
نیز یہ خیال ہوا کہ اس وقت یہ رقم میرے پاس موجود بھی نہیں ہے واجب
فی الذمہ کر لینا ٹھیک نہیں ادا ہو یا نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ لوگ شاید تعریف کریں
اور اس سے عجب پیدا ہو لیکن میں نے کہا کہ جب میں دل میں نیت کر چکا
ہوں تو اُس کے خلاف کرنا کہیں اسکا مصداق نہ ہو جاوے وَمِنْهُمْ مَنْ عَصَا
هَذَا اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَنْصَدَّقَنَّهُ وَلَٰكِنْ جُؤِنُوْا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَلَمَّا اٰتٰنَا مِنْ
مِنْ فَضْلِهِ يَخْلَوْنَ اِيَّاهُ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ طٰغٰٓا عَقِبَهُمْ بِرَآءًا فَاِنْ قُلُوْا بِهِمْ
اِلٰی يَوْمٍ يَلْقَوْنَہٗ يَمَّا اَخْلَقُوا اللّٰهُ مَا وَّعَدُوْكَ وَبِمَا كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ اور آج خدا خدا
کر کے جس قید سے میں نکلا ہوں کہیں اوس میں پھر نہ پھنس جاؤں۔ اور معاملہ
خداے تعالیٰ کے ساتھ صاف ہونا چاہیے عزیز واقارب مالدار ہی سمجھیں گے تو کیا
اور عجب وغیرہ سب نفس کی شرارتیں اور تحویفات ہیں اس وقت اگر چہ ک گیا
تو سوائے ندامت کے کچھ نہ ہوگا تحریک چندہ ترگی کا۔ کیسے پورا ہوگا

۱۔ یہ آیت بعد میں اقلین کی شان میں ہے ترجمہ یہ ہے بعض اقلین وہ بھی ہیں جنہوں نے خدا کو غلامی
سے عہد کیا تھا کہ اگر کو مال عطا کر لیا تو ہم خیرات کریں گے اور نیکو کار رہیں گے پس جب ان کو خداے تعالیٰ نے مال دیا تو انہوں نے
نے بخل کیا اور صفحہ پھیر کر طرہ بے لندا خداے تعالیٰ نے اسکی پاداش میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا اور وقت
تک کہ جب خداے تعالیٰ سے لینے (یعنی موت کے وقت تک) اسوجہ سے کہ خدا کے ساتھ عہد شکنی کی اور جھوٹ بول کر کچھ

عرض ان سب موانع کو خدایع نفس سمجھ کر اور مَنْ یَتَّقِ اللہَ یَجْعَلْ لَہٗ مَخْرَجًا وَیَرْزُقْہُ
مِنْ حَیثُ لَا یَحْتَسِبُ پر نظر کر کے بلا پس و پیش اعلان کے ساتھ بچاس
روپیہ اپنے ذمہ کر لیا۔ اس میں قدرتی بات یہ پیش آئی کہ جب لوگوں نے دیکھا
کہ یہ نئی بات ہوئی اور چندہ کے لئے مفید ہے تو اکثر نے واہ واہ کی جس سے
عجب کے خیال کی تصدیق ہوئی اور مجھے خیال ہوا کہ کسی تقریب میں دس پانچ
روپیہ سے زیادہ ترکی چندہ میں کوئی نہیں دیتا میں نے پچاس کی رقم دی اگرچہ
میں نے اس خیال کی مطلق پروا نہیں کی اسوجہ سے کہ یہ خیال عرض بعد الاعطاء
تمام کر بیٹے اعطاء کا، مگر شکر خدا ہے کہ قدرتی علاج اس خیال کا بھی پیدا ہوا
وہ یہ کہ اوسی وقت مجمع میں سے ایک شخص بولے کہ یہ کوئی بات نہیں ابھی ایک
قصبہ میں ایک رئیس کے یہاں کوئی تقریب تھی جس میں مٹھائی کا خرچ پانچ سو روپیہ
تخمینہ کیا گیا اونھوں نے بیٹھائی کو مطلقاً موقوف کر کے پورا پانچ سو ترکی چندہ میں
دیدیا۔ نیز ایک قدرتی علاج یہ پیدا ہوا کہ اوسی وقت ایک بیوہ عورت نے پندرہ
روپیہ بھیجے۔ ان دونوں رقموں کے سامنے میری رقم کچھ بھی چیز نہ تھی کماۓہ کیہنا
میں نے خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

الحمد للہ ثناء محمد اللہ کہ اس کے بعد غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اب بخل
بہت کم ہے اور جس طرح طبیعت خرچ کرنے سے روکا کرتی تھی اب نہیں روکتی ایک
روز میں مسجد سے آتا تھا ایک شخص نے سوال کیا کہ میں سنکے پاؤں ہوں میں نے
فوراً اپنے پر کا جو تار او سکو دیدیا اور غور کیا کہ طبیعت روکتی ہے یا نہیں سوا ب
الحمد للہ رکاوٹ نہ تھی۔ ایسے ہی متحد موقوف پر طبیعت کا امتحان کیا اب
وہ بات نہیں ہے اور اگر کچھ بخل باقی رہا بھی ہوگا تو میں اوس سے انشاء اللہ
لے کر جمعہ جو کوئی عدا سے ڈرے گا تو عدا سے خدائے تعالیٰ کے واسطے کوئی سبیل اور رزق کا واسطہ لے گا اسکا گمان بھی نہ ہوگا

غافل نہیں ہوں۔

ایک علامت فارق بین الصحتہ والسقم بندہ کے ذہن میں حرص طعام تھی
بحر جب حدیث شریف المؤمنین یا کُلُّ فی مَعَا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ یَا کُلُّ فی سَبْعَةِ
أَمْعَاءٍ۔ بہت جگہ غور کر کے دیکھا جس قوم میں کھانے کے انواع متنوع اور
اہتمام زیادہ پایا ان کی حالت کبھی اچھی نہیں پائی علیگڑھ کلچ اور مدراس اسلامیہ
ایم ایس ایم این امتیاز موجود ہے۔ ایک ستقرائی بیرسٹرسات سورویہ ماہوار
کھانے میں خیر کرتا ہے۔ بندہ نے بہت دفعہ غور کیا حالت سابقہ میں کھانے
کی حرص اور اس کے اہتمام کی ضرورت گویا بدایت کے مرتبہ میں ذہن میں آتی
تھی اور ان صلحاء پر ایک گونہ اعتراض رہتا تھا جس کے قصے قلت اکل کے
مشہور ہیں جیسے خواجہ علاء الدین صابری رحمۃ اللہ علیہ۔ اس سے بندہ
اجانتا تھا کہ قلب بن نضر کاظم ہے الحمد للہ اب وہ نہیں ہے اب اگر
دستر خوان پر پلاؤ قورہ اور دال دونوں چیزیں ہوں تو دونوں کیسان
میں سے معلوم ہوتے ہیں اور طبیعت شکم سیر ہونے سے کم کھانے کو ترجیح دیتی
ہے اب وہ وجوہات بھی یاد نہیں جو اس وقت میں کثرت اکل کیلئے
ذہن میں تھیں۔

الغرض جب بندہ کی زکات ادا ہو گئی حالت بھی پلٹ گئی اب بحمد اللہ
بات سیدھی سمجھ میں آتی سب سے اور اچھی اچھی اور بری بری معلوم ہوتی ہے۔
اہل علم کی طرف رغبت اور امر سے سبہ رغبتی ہے۔ اب بری صحبت سے بے انبار
ہی ہے بھی وہ اثر نہیں ہوتا جو پہلے ہوتا تھا بلکہ بری صحبت سے بھی بعض
دفعہ اچھی بات حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ اب میں بری صحبت

سے مسلمان ایک پیٹ میں کھاتا ہے اور کافر سات پیٹ ۱۲

بچنے کو ضروری نہیں سمجھتا ضروری پہلے سے بھی زیادہ سمجھتا ہوں یہ امر واقعی کا بیان ہے کہ پہلے کبھی اگر بے اختیار بھی صحبت بد کا اتفاق ہو جاتا تھا تو بجسلی کی طرح اثر بد سزا دیتا تھا اور اوپر اپنا اثر تو کہاں اوس سے متاثر نہ ہونا بھی ناممکن تھا اور اب بحمد اللہ صحبت بد سے ایسا نہیں ہوتا تاثر تو بالکل نہیں ہوتا کبھی اپنا ہی اثر ہو جاتا ہے اور طبیعت حق بات کو لے لیتی اور باطل کو چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ اس سے پہلے اسکا عکس ہو گیا تھا۔ اب بحمد اللہ وہ حالت عود کر آئی جو اوس بری حالت سے پہلے تھی مع اپنے اضافہ کے کہ پہلے شر کا علم تھا اب شر کا علم بھی ہو دیتا تھا تعارف لاشیاء۔ وَمَنْ لَا يَعْرِفَ الشَّيْءَ مِنْ النَّاسِ يَفْعَلْ فِيهِ۔ اس تطویل سے اپنا یا جناب والا کا وقت ضائع کرنا مقصود نہیں تین ضرورتوں سے اسکی جرات کی گئی ایک یہ کہ اس خوشی میں جسکو میرا دل ہی جانتا ہے آپ جیسے مربی کو کیسے شریک نہ کروں۔

کہ اگر غار دگر گل ہمہ پرودہ تست

اور مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ كَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ کو کس طرح بھول جاؤں۔ میں کے پروردگار عرض کرتا ہوں کہ جناب والا کا شکر یہ میں اس سے زیادہ ادا نہیں کر سکتا کہ شعری از دست گدا کے ناخواند یا بیہیج جزا نکلے بصدق دل دعاے بکند

وہ وقت بھی مجھ کو یاد ہے جبکہ زیادہ پریشانی ہوئی تھی اور محمد بن نہیں آتی تھی تو بے اختیار یوں دعا مانگتا تھا اللھم ارحم منی بحق اشرف علی و بحق امداد اللہ و بحق رشید احمد و بحق اولیاءک و بحق حبیبنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دوسری ضرورت یہ ہے کہ مجھ کو بتلا یا جاوے کہ یہ خیال میرا صحیح ہے یا نہیں۔

۱۔ استغیا اپنی ضرورت سے پہچانی جاتی ہیں ۱۲۔ جو کوئی بُرائی کو نہ جائیگا تو اوس میں مبتلا ہو جائیگا ۱۳۔ جو کوئی آدمی نہ شکر نہ کرے خدا سے تعالیٰ کا بھی شکر نہ کریگا ۱۴۔

کہ البتہ زکوٰۃ اسکا سبب تھا ایسا نہ کہ سبب کچھ اور ہو جسکی مجھے خبر نہ ہو اور یہ
نفع عارضی ہو اور بعد بوجہ بقا سبب مرض پر عود کر آوے۔

تیسری ضرورت یہ ہے کہ بندہ کو خیال ہوا ہے کہ جب تک کوٹہ کا ادا نہ ہوا جو ایک
عمل ظاہری ہے یہ آخر رکھتا ہے تو اعمال قلبی جو اس سے بہت زیادہ ہو کہ
ہین کیا اثر رکھتے ہونگے۔ میں جناب والا کا دامن پکڑتا ہوں کوئی طریقہ ایسا
بتلایا جائے کہ میں معلوم کر لوں کیا کیا مرض میرے اندر موجود ہیں اور انکے
علاج کیا ہیں تاکہ اونکے دفعیہ کی کوشش کروں انشاء اللہ تعالیٰ۔ اپنا
عیب اپنے آپ کو نظر آنا مشکل ہے اور اقران اور رفقاء کی عادت ہے کہ کسی
بات پر تعریف تو منہ پر کر دیں لیکن عیب ظاہر نہیں کرتے وہ اپنے نزدیک
اسکو عیب پوشی سمجھتے ہیں اور میرے نزدیک یہ دوستی نہیں ترک اصلاح
ہے کوئی شاذ نادرا ایسا بھی رفیق ملا جسے مجھ کو کسی بات پر ٹوکا اور میں نے
غور کیا تو وہ عیب واقعی مجھ میں موجود تھا اور اسکی اصلاح کر لی۔ میں نے
رفاقت حقیقی اسی کو سمجھا۔ جب اقران اور رفقاء کی یہ حالت ہے تو اپنا عیب
کیونکر معلوم ہوا سکے ہے میں نے قرائن سے لوگوں کے خیالات اپنی طرف
معلوم کیے کہ گو منہ پر نہ کہیں لیکن درحقیقت اونکے خیالات کیا ہیں تو بعض
لوگوں کا خیال تو میری نسبت یہ ثابت ہوا کہ مجھکو متکبر سمجھتے ہیں۔ یہ خیال بعض
میرے عزیز واقارب کا ہے میں نے اس میں جہان تک غور کیا تو یہ ثابت ہوا کہ
اسکی اصلیت کم گوئی اور کسی کی شکوہ شکایت میں شامل ہونا اور اپنے
معمولات کی پابندی معمولات کی پابندی میں اتنا اختلاف لوگوں میں ہو سکتا جتنا وہ چاہتے
ہیں۔ اور کسی کے برے پہلے میں پڑنے کا نتیجہ اسکے سوا کچھ نہیں کہ کسی کی بجا
شکایت کو صحیح کہو یا اسکی مخالفت کر و صحیح کہنا جھوٹ ہے اور کسی کی غیبت

یا بہتان کو متضمن ہے اور مخالفت اگر اپنے برابر کے ساتھ ہے تو عادتاً دوسرا
 ہے اور اگر اپنے سے بڑے کے ساتھ ہے تو بے سود ہونے کے ساتھ ترک
 ادب بھی ہوا اور مخالفت کی صورت میں بھی بات کہیں سے کہیں پہنچ کر
 غیبت اور بہتان اور بہت سے مفاسد تک پہنچ ہی جاتی ہے۔ اور اس عرصہ
 میں چونکہ تجربہ ہوا کہ شناساؤں سے اوس حالت منکسرہ کو زیادتی ہوتی تھی
 اور اغیار سے نقصان کم پہنچتا تھا اسوجہ سے بھی شناساؤں سے بالنسبت
 علیحدگی رہی اسوجہ سے اونکو یہ خیال ہوا مگر میں نے اسکی زیادہ پروا نہیں کی
 اسوجہ سے کہ اصلیت اسکی یہ سمجھ چکے ہیں اور زبان کسی کی کمان تک کھینچا جاسکتی
 ہے اونے علیحدگی میں اس سے زیادہ کیا نقصان ہے کہ متکبر کہہ لینگے اغیار
 سے چونکہ نقصان کم پہنچتا ہے اسوجہ سے اون سے بولنے چاہنے ملنے میں فراخ
 دلی رہتی ہے اسواسطے یہ لوگ مجھ کو متکبر نہیں کہتے بلکہ غرابا مجھ سے زیادہ مانوس
 ہیں بعض لوگ ایسے بھی موجود ہیں جنہے مجھ کو بارہا تکلیف پہنچی مگر میں نے انکی
 کبھی بڑائی تک بھی نہیں کی وہ میرے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور میں انکے
 پیچھے برابر نماز پڑھتا ہوں۔ غرض اغیار مجھ کو متکبر نہیں کہتے معلوم کونسا
 خیال صحیح ہے۔ یہ تو ایسا ایک مرض ہوا جسکی نسبت لوگوں کا خیال ہے
 کہ مجھ میں ہے اور میرا خیال ہے کہ نہیں ہے۔ اور ایک مرض ایسا ہے
 کہ لوگوں کا خیال ہے کہ مجھ میں نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ ہے وہ مرض
 حسد ہے جب کسی کو اپنے اقربان میں سے کوئی نعمت ملے دیکھتا ہوں تو
 کہہ پھر ناگواری ہوتا ہے یہ خیر بات ہے کہ فوراً یہ بھی محسوس ہو جاتا ہے
 کہ یہ حسد ہے اور اسکا علاج میں یہ کرتا ہوں کہ بجائے اسکے کہ میں اوس
 نعمت کے اوس شخص کو حاصل ہونے میں مغل ہوں اگر میرے

اختیار کو کچھ دخل ہوتا ہے تو اُس کے واسطے اُس کے حصول میں سعی ہو جائیگی
اس حد تک کہ میرا کچھ نقصان اور خرچ بھی ہو جاوے اب تک کبھی ایسا نہیں
ہوا کہ اسمین میں نے نفس سے دھوکا کھایا ہوتا ہم یہ خیال ہے کہ دل پر
اتنا بھی اثر کیوں ہوتا ہے اگر یہ حسد ہے تو اسکا کوئی معقول علاج
ارشاد ہو۔

اس قبیل سے ایک مرض احقر میں عجب ہے جو لوگوں کو معلوم نہیں اور
مجھے معلوم ہے جب کوئی کام اپنے ہاتھ سے اچھا بنجاتا ہے تو خواہ مخواہ دل
چاہتا ہے کہ کوئی دیکھے اور تعریف ہو۔ اسکا علاج تو حقی الامکان کرتا
ہوں مگر بعض صورتیں ایسی پیدا ہو جاتی ہیں کہ علاج سمجھ میں نہیں آتا مثلاً
میرا ایک ہم پیشہ جب کام میں غلطی کرتا ہے اور میں صحیح کرتا ہوں تو
ضرور اپنی طرف اچھا خیال ہوتا ہے اور جبکہ بدابہت وہ غلطی کر رہا ہے
تو اپنے کام کو غلط اور اُسکو صحیح کیسے کہوں اتنا جب بھی کرتا ہوں کہ اگر
میرا ہم پیشہ مشورہ میں شریک کیا گیا اور اُس سے غلطی ہوئی تو اگر زیادہ
فاحش غلطی نہو جس سے صریح نقصان کا اندیشہ ہو تو اپنے کام کو غلط اور
اُسکو صحیح کہتا ہوں اور خود دستکش ہو کر کام اُس کے سپرد رکھتا ہوں
یہ میرے پاس انتہائی علاج ہے اسمین مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔ مگر
اُسپر بھی خیال یہ ہے کہ جب اپنے کام کو صحیح اور اُس کے کام کو غلط قرار
دے لیا تو عجب تو ہو ہی گیا مالی نقصان بھی ہوا اور اصل علت باقی ہو۔
ان چند امراض کا حس تو مجھ کو ہوا ہے دعلم الامراض عند طبیبہا۔
میں جناب والا کی ذات پر بڑا بھروسہ رکھتا ہوں اس مرتبہ بھی کہتا ہوں
کہ انشاء اللہ عنقریب تمہارے بھون حاضر ہوں گا یہ میری حاضری صرف زیارت

کے لئے ہوگی بلکہ طالب علمانہ ہوگی۔ ارادہ عید الفطر کے قریب سے عمارت لیکھا ہے زیادہ تر دیر عریضہ ہذا ہی کے لکھنے میں لگی۔ اس وقت جو کچھ اُلٹا سیدھا خیال میں آتا گیا قلمبند کر کے روانہ کرتا ہوں عبارت اور ارتباط سے قطع نظر فرما کر ملاحظہ فرماویں۔ ایسے بُرے حالات کے اظہار سے بھی شرم آتی ہے مگر کیا کروں نہ تو ان نفقہ داروں کی طرف سے شہر

ازانکہ تو ہر خار را گلشن کمتی | دیدہ ہر کور را روشن کنی
وہ انا اختتم الکلام واقصر علی السلام وافوض امری اللہ الملک العلام و
الصلوة والسلام علی خیر الانام والہ واصحابہ الکلام - ۱۵ - ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ
ازبک

الجواب

بعد حمد و صلوٰۃ جو اباعرض ہے کہ مقصود اصلی طریق میں صرف رضا اور قرب حق ہے اور جتنے امور کو انہیں دخل ہے وہ بقدر دخل کے مامور بہ ہیں اور درجہ دخل کا بتلا نا صرف درجہ شارع کا ہے خواہ صراحۃً بتلا بین یا دلالتہً جبکہ ظہور قیاس صحیح سے ہوتا ہے اور اسی جگہ سے کہا گیا ہے اَلْقِيَاسُ مُظْهِرٌ لَا مُشَبِّهٌ اسی طرح مجتنب عنہ اور مذموم اصلی سخط و بعد عن الحق ہو اور جتنے امور کو اس میں دخل ہے وہ بقدر دخل کے منہی عنہ ہیں خواہ صراحۃً یا دلالتہً جیسا اوپر مامور بہ میں مذکور ہوا۔ ایک مقدمہ قابل استحضار کے یہ ہے۔ دو سہرا مقدمہ یہ ہے کہ جتنے امور کو قرب یا بعد میں دخل ہے وہ سب امور اختیار یہ ہیں اور انہیں کوئی امر غیر اختیاری نہیں اور یہی معنی ہے لے ترجمہ قیاس کسی حکم کو ثابت نہیں کرتا صرف پوشیدہ حکم کو ظاہر کر دیتا ہے ۱۷

لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا شَيْئًا وَلَا أُسْرَةً كے۔ تیسرا مقدمہ یہ ہے کہ اُمور اختیار یہ عام
 بین اُمور ظاہرہ قلبیہ و باطنیہ کو اور قبیح نصوص و رجوع الی الوجدان سے یقیناً ثابت
 ہے کہ اُمور ظاہرہ اعمال جوارح ہیں حسنہ یا قبیحہ اور اُمور باطنیہ دو قسم ہیں
 عقائد صحیحہ یا باطلہ اور اخلاق محمودہ یا مذمومہ پس جن اُمور کو قرب حق میں دخل
 ہو گا وہ یہ ہیں اعمال حسنہ اور عقائد صحیحہ اور اخلاق محمودہ اور یہی اُمور بھی
 ہونگے۔ اور جن اُمور کو بعد عن الحق میں دخل ہو گا وہ یہ ہیں اعمال قبیحہ اور
 عقائد باطلہ اور اخلاق مذمومہ اور یہی منہی عنہا ہونگے۔ چوتھا مقدمہ جو دوسرے
 مقدمہ سے لازم آیا اور بدیل مستقل بھی ثابت ہے کہ جو اُمور اختیار سے
 خارج ہیں انکو نہ قرب میں دخل ہے نہ بعد میں اسلئے نہ وہ مامور بہ ہونگے
 اور منہی عنہ ہونگے۔ پانچواں مقدمہ یہ ہے کہ اُمور غیر اختیار یہ اقسام کثیرہ ہیں لیکن
 جنہر بعض کو اشتباہ موجب قرب یا موجب بعد ہونیکا ہو جاتا ہے وہ صرف
 چند قسم کے ہیں ایک احوال محمودہ اور کمالات دہبیہ باب قرب میں اسطرح
 وساوس و خطرات یا اقسام قبض یا کسی معصیت کی طرف میلان ضعیف یا قوی
 و درجہ تقاضا میں باب بعد میں۔ اور ان اقسام اُمور غیر اختیار یہ پر قرب و بعد
 کے مرتب ہونے کی نفی کرنے سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ یہ بھی قرب و بعد پر مرتب
 نہیں ہوتے یہ ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی کو عمل یا محض فضل سے مقرب
 بنایا ہو پھر اسکو بعض کمالات دہبیہ کے ساتھ موصوف کر دیا ہو۔ اسطرح
 ممکن ہے کہ حق تعالیٰ نے کسی کو عمل مذموم سے (نہ کہ بلا عمل) مطرود بنایا ہو
 پھر اسکو بعض بلیات غیر اختیار یہ میں مبتلا کر دیا ہو مگر یہ بلیات سبب بعد
 نہ ہونگے گو سبب عن البعد ہوں جنکا تدارک صرف اعمال بعدہ کے تدارک سے

۱۔ خداے تعالیٰ کیلئے اسکی قدرت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ۱۱

ہو سکتا ہے۔

اب ان مقدمات کے بعد جاننا چاہیے کہ خلاصہ آپ کی سرگزشت کا
چند مضامین ہیں۔ نمبر ۱۔ ادراک کا صحیح ہونا۔ نمبر ۲۔ امور نافعہ سے انفعال
ہونا۔ نمبر ۳۔ حقائق داسرار کا انکشاف ہونا مگر اس کو کمال نہیں سمجھا نمبر ۴۔
اس کے بعد اچھی باتوں میں بُرائی اور بُری باتوں میں بھلائی نظر آنے لگنا اور اس سے
مغلوبہ نہ ہونا۔ نمبر ۵۔ اچھی باتوں سے اثر نہ ہونا اور بُری باتوں سے
اثر ہونا اس طرح سے کہ او دھرا بخدا بھونے لگا۔ آگے اس کی کچھ مثالیں ہیں
نمبر ۶۔ مگر ساتھ ہی اس کو وسوسہ و خطرناک سمجھنا اور اس کے دفع کی کوشش کرنا
اور اس کے بعد طرق دفع کی کچھ تفصیل ہے جس میں خیال کے پھیرنے میں مبالغہ
سے کام لینا بھی ذکر کیا ہے اور اس مبالغہ کی کچھ جزئیات سمجھے ہیں۔ نمبر ۷۔
لیکن ذرا معالجہ سے غفلت ہو جاتی تو یہ سب محنت رائیگان ہوتی نمبر ۸۔
باطل حق نظر آتا تھا نمبر ۹۔ یہ فکر کہ ترقی کا راہ بند ہو گیا نمبر ۱۰۔ اس کے بعد کچھ آثار
اختلاج و ضعف قلب کے ذکر کئے ہیں۔ نمبر ۱۱۔ اچھی بات کان میں پڑنے
سے زیادہ نقصان ہوتا تھا نمبر ۱۲۔ نخل کا اپنے اندر معلوم ہونا۔ نمبر ۱۳۔ اور کا
علاج اتفاق سے کرنا۔ نمبر ۱۴۔ اس علاج کا نخل کے ساتھ دوسرے امراض
عارضہ کے لیے شفا و نافع ہونا۔ نمبر ۱۵۔ اس نفع کے شکر یہ ہیں اور اتفاق کی
نیت کرنا اور باوجود منازعت نفس کے اس پر عمل کرنا۔ نمبر ۱۶۔ بعض واقعات
جن سے مرض نخل کا زوال معلوم ہوتا ہے۔ نمبر ۱۷۔ قلت حرص سے بھی
صحت باطن پر اس حد لال نمبر ۱۸۔ عود حالات سابقہ۔ نمبر ۱۹۔ ترقی و علم
یہ علم بالشر۔ نمبر ۲۰۔ بعض غایات اطہار سرگزشت مفصل نمبر ۲۱۔ استفادہ
حقیقہ۔ حال خود مع علاج خصوص تکبر و حسد و عجب۔

میں نے ان سب مضامین کو نہایت دلچسپی اور بہت تعمق سے ایک ایک حرف کر کے بلکہ اکثر مقاموں کو مکرر پڑھا۔ میں جو کچھ اس باب میں سمجھا ہوں اور وہی لکھنا بھی چاہتا ہوں اور اسکی نسبت یہ دعویٰ نہیں کر سکتا اور نہ کرتا ہوں کہ بس صحیح وہی تشخیص اور وہی تجویز ہے لیکن انتہائی خیر خواہی اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی کہ جس قدر سمجھ میں آوے اس کے پیش کرنے میں دریغ نہ کرے اور جو اپنے لئے پسند کرے وہی اس کے لئے پسند کرے پس جس طرح طب میں مسالک مختلف ہیں اور آپ مثلاً طبیب ہیں مرض کے لئے مخصوص مریض محبوب کے لئے وہی طریقہ برتیں گے جو آپ کے نزدیک سب سے زیادہ راجح اور نافع ہو پس اسی اصل کے موافق میں بھی لکھنا چاہتا ہوں فَاسْتَمِعُوا وَإِنْ تَرَضَيْتُمْ فَاَتَّبِعُوا عَارِفِينَ كَارِشَادٍ هُوَ طَرِيقُ الْوَصُولِ إِلَى اللَّهِ بَعْدَ دَانْفَاسِ الْخَلَائِقِ۔ اسی لئے ہر زمانہ میں گو کلیات اصل یہ تو اس طریق وصول کے نہیں بدلے مگر باوجود حفاظت کلیات اور کلیات کے بہت سے جزئیات طریق معالجات میں حسب اختلاف مذاق واستعداد و اسباب عارضہ ہر زمانہ میں اور ہر شخص کے لیے بعد متبدل ہوتی رہیں پس میں نے جو طریق اپنے مرشد علیہ الرحمۃ سے سمجھا اور اسکو صد ہا مریضوں کے لیے بچشم خود نافع دیکھا جس سے اسکو مجرب الحرب کنا میرے نزدیک بالکل صحیح اور یقین ہے اسکا حاصل صرف وہی ہے جو اجمالاً مقدمات خمسہ مذکورہ بالا سے آپ بفضلہ تعالیٰ سمجھ گئے ہونگے مگر تیمتھا و تعینا و تسبیلاً و تحمیلاً للفقہ کسی قدر تفصیل سے بھی گو مختصر ہی ہو عرض کیے دیتا ہوں۔ جو جو مضامین و معاصب

لے پس غور سے سنو اور اگر پسند آوے تو اس کے کار بند ہو ۱۱۰ ص ۱۱۰ و مول اللہ کے طریقہ اتنے

و عقبات و بلیات آپ نے لکھے ہیں یہ تو سو حصوں میں سے ایک حصہ ہی
 نہیں جو جو بعض کو پیش آتے ہیں اس وقت مجھ کو بعض کے احوال یاد آ گئے
 اور سر سے پائوں تک اوسنے مجھ کو ہلا دیا ہے کہ مشکل سے اپنے کو سنبھال کر
 لکھنے کو موقوف نہیں کیا مگر وہ ان سب پریشانیوں کو مجھ پر کی نعمت سمجھ کر
 بزبان حال مترنم ہوتے ہیں **نظم**

خوشا وقت شوریدگان غمش	اگر ریش بیند و گر مریش
دام شراب الم در کشند	اگر تلخ بیند دم در کشند

اور صبر کر کے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر کر کے اپنے کام میں لگے رہتے ہیں اور اپنے
 انجام کار کو خدا کے تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور کچھ تدبیر نہیں کرتے اور یہی
 بتدبیری ہزاروں تدبیر سے بڑھ کر کام دیتی ہو اور انجام کار اس تفویض کی برکت سے
 وہ نصیب ہوتا ہے کہ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ
 بَشَوٰى مَنْ لَا يَفْعَلُ كَذْلِكَ۔

مگر یہ جواب خاص اہل حال کے مذاق کا ہے اہل استدلال کو اس کے بعد بھی
 انتظار تحقیق کا رہیگا اس لئے اس کی شرح اصول علمیہ بھی کرتا ہوں گواؤ سکا
 مرجع بھی اخیر میں ذوق و وجدان فطری ہی ہے اور ہر استدلال کا اخیر
 فطرت ہی ہوتی ہے جیسا کہ معلوم ہے۔ وہ شرح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 فطرۃ ہر بشر میں کم و بیش دو چیزیں ایسی پیدا کی ہیں کہ عمر بھر بھی زائل نہیں
 ہوتیں ایک خیال علوم کے متعلق دوسرے میلان نفس اعمال کے متعلق نہ انکا
 حدوث اختیاری ہے نہ انکا بقا اور اسلئے انکا انسداد یا ازالہ بھی اختیاری نہیں

۱۔ وہ چیز کہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی کے دلیں اور کانیاں گذرا اقتباس جو حدیث
 احدث لبادی الصالحین مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَوٰى سے ۱۲

حتیٰ ورد فی الحدیث قصہ قولہ علیہ السلام اِنَّ الَّذِیْ مَعَهَا مِثْلُ الَّذِیْ مَعَهَا
وَحَتّٰی قَالَ عَلِیْہِ السَّلَامُ اِنِّیْ بَشَرٌ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ وَاعْصِبَ کَمَا تَعْصِبُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ
الحدیث - وحتیٰ کان علیہ السلام یُبْهَرَانِ یَتَرَدَّدِیْ مِنَ الْجَبَلِ فِیْ شَرْمَانٍ فَنَقَرُوْا
اَلْوَحْیَ الحدیث اتنا فرق ہے کہ عوام کو بعض خیالات و وساوس کے ہجوم کی اور
اور میلان و داعیہ معاصی کے غلبہ اور تقاضے کی نوبت آجاتی ہے خواہ عمل
کرسے یا نہ کرے اور خواص کو جو کہ مجاہدہ کر چکے ہیں یا مجاہدہ کے قائم مقام کوئی
حال استغراق وغیرہ اوپر غالب کر دیا جاتا ہے یا قویٰ طبعیہ اس کے ضعیف کر دیے
جاتے ہیں ہجوم اور تقاضے کی نوبت نہیں آتی یا شاذ و نادر آتی ہے مگر گذرتا
ہوا یا تھوڑی دیر ٹھہرتا ہوا خطرہ اور ضعیف اور ضعیف سامیلاں مصیبت کا پیدا
ہوتا ہے مگر عمل سے بچنے کے لئے اس کو بھی ہمت اور قصد ہی کی ضرورت
ہوتی ہے اسی طرح اس کو صدور پر بھی قدرت رہتی ہے البتہ عامی غیر مجاہد کو
اس کی مخالفت و دفع کے لئے زیادہ تعب و تکلف کی ضرورت ہوتی ہے اور
مجاہد حقیقۃً یا حکماً کو آسانی سے اس دفع و مخالفت میں کامیابی ہو جاتی ہے
اور حضرات انبیاء علیہم السلام کو یہ بات بلا مجاہدہ محض موہبت سے عطا ہوتی
ہے باوجودیکہ وہ کسی کسی حال سے مغلوب نہیں ہوتے نہ اُن کے قوسے
طبعیہ میں کوئی ضعف ہوتا ہے اور مادہ منازعت نفس کا درست قدرت سے
اول میں سے نکال دیا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرح صدر
کے قصہ میں جس جزو کا قلب مبارک سے خارج کیا جانا مذکور ہے وہ یہی معلوم
ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام میں مکن ہے اس کا دوسرا طریق ہو اور حدیث

لے قولہ ہی یعنی مادہ منازعت نفس ۱۲ سے قولہ اور انبیاء علیہم السلام الی قولہ طریق ہے۔ تجلہ معترضہ ہی
لہذا قولہ اور حدیث نعم و مکن اسلم آغ سے کوئی تعلق نہیں ۲۰

نَعَمْ وَلَكِنْ اَسْلَمَ کی بنا یہی معلوم ہوتی ہے اور یہی حاصل ہے مسئلہ عصمت کا اور یہ نہیں کہ بچنے کے لئے قصد کی ضرورت نہو اور فعل پر قدرت نہ ہے جیسا کہ اوپر خواص مجاہدین کے حال میں بیان کیا گیا۔ غرض عامی کے قلب میں سو سو زیادہ ٹکھڑا ہے اور میلان معصیت کا بدرجہ تقاضا ہوتا ہے اور خواص میں سے یہ دونوں درجہ مجاہدہ حقیقہ یا حکما سے جاتے رہتے ہیں یعنی غالب حوال میں انکا تحقق نہیں ہوتا اور شان و نادر سے وہ بھی خالی نہیں و یبقی هذا الاحتمال فی کل حین الی ان میوتوا۔ اور انبیا علیہم السلام میں سے بلا اکتساب ارتبی نفی کر دی جاتی ہے۔

اسکے بعد اب طرز سالکین و شیوخ تربیت کا مختلف ہے بعض تو ہر ہر سو کے دفع کے لئے اور ہر ہر خلق ذمیم کے جس سے داعیہ معصیت ظاہری یا باطنی کا پیدا ہوتا ہے اقلع کے لئے تفصیلی معالجات کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں اور ہر وقت قلب و نفس کی دیکھ بھال کرتے رہتے ہیں اور جب کبھی کوئی مرض دیکھتے ہیں پھر تجدید معالجہ کی کرتے ہیں اور احیاء العلوم وغیرہ کتب کے سلوک کا حاصل یہی ہے اور آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بھی یہی طریق اختیار فرمایا ہے اس سے آپ کی پریشانی شدید اور راجح اطویل ہو گیا مگر الحمد للہ کامیابی بھی ہوئی اور اس کامیابی کا مقتضایہ تھا کہ اس خط کے جواب میں لے قول یہی معنی مادہ منازعت نفس کا نکالنا ۱۱ لے قول اور یہی حاصل ہے یعنی مادہ منازعت نفس کا نکال لیا جانا ۱۲ لے قول جیسا کہ اوپر آئے جیسا کہ خواص مجاہدین کا نفس مغلوب ہو جاتا ہے لیکن باوجود اسکے عمل سے بچنے کیا نصیبی کی ضرورت ہوتی ہے ایسے ہی انبیا علیہم السلام کو بھی باوجود اخراج مادہ منازعت نفس اختیار سلب نہیں ہو جاتا اور قصد سے عمل سے بچتے ہیں ۱۳ لے ترجمہ اور یہ احتمال یعنی دو سو سے کا زیادہ ٹکھڑا اور میلان معصیت بدرجہ تقاضا ہونا ہر وقت میں باقی رہتا ہے یہاں تک کہ موت آ جاوے ۱۴

تطویل نکرنا کیونکہ جو شکایت جاتی رہی اسکی تحقیق امر از اند ہے صرف دو اخیر کے
مضمون یعنی نمبر ۲۰ و نمبر ۲۱ کے متعلق مختصر سا لکھ کر ختم کرتا لیکن چونکہ مجھ کو آئندہ کے
متعلق دستور العمل بتلانا ہے اسلئے اس تمام تر تطویل کی حاجت ہوئی۔ غرض ایک
طریق سلوک و تربیت کا یہ ہے اور ظاہر ہے اور آپ نے تو مشاہدہ بھی فرمایا کہ
اسلمین کس قدر تعجب ہے اور اس تمام تر تعجب کے بعد بھی راحت نہیں ملتی کیونکہ
پھر اندیشہ عود امراض لگا ہوا بلکہ عود سے تجاوز ہو کر خود بعض امراض کے وجود کا
بھی خلیجان اور اس کے ساتھ ماضی پر حسرت الگ۔ غرض ہر وقت تین سوہان
روح تیار ماضی کی حسرت حال کے شبہات مستقبل کا خوف جب محققین مجددین
مجددین فی الطرق نے روشن کلمہ مرشدی و الفضل بید اللہ یوتیہ من اشیاء
دیکھا بلکہ حق تعالیٰ نے الہاماً انکو دکھلایا کہ اس طریق میں تعب شدید اور حصول
ثمرہ تربیت میں ضرورت زمان مدید کہ بعض اوقات مصرع مشہور ہی کا
مصدق ہو جاتا ہے۔

یا تو بمن میرسی من بخدا میرسم

پھر قوس اہل زمانہ کے ضعیف اور ہم قاصر ان سب امور پر نظر کر کے بالمام
حق ایک دوسرا طریق تربیت کا اختیار فرمایا وہ یہ کہ یہ سب ماضی و مستقبل حجاب
عن الحق ہے حق تعالیٰ نے اپنے مشاہدہ کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ ماضی و مستقبل
کے مطالعہ کے لئے ولنعلم ما قال الروحی ماضی و مستقبل پر وہ خدا اس سے
البتہ توبہ کی ضرورت سے ماضی پر اور عزم علی التقویٰ کی ضرورت سے مستقبل پر
نظر ضروری تھی لیکن الضروری بقدر بقدر الضرورة کے قاعدہ سے اس نظر
میں ضرورت پر اکتفا کرے یعنی گزشتہ گناہوں سے خوب توبہ بشرطہ لکھ کے

۱۲ ترجمہ ضروری چیز کا اندازہ ضرورت کی مقدار سے ہوتا ہے

پھر بار بار اوسکا سبق دل میں تکرار کرے اور اجمالاً مستقبل کے لیے توکل علی اللہ
قصد کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پھر یہ گناہ نہ کرونگا۔

تس اس کے بعد ہر وقت اسی قصہ میں نہ لگا رہے اس سے زیادہ دوسرا کام ہو
جبکو حدیث میں ان لفظوں سے تعبیر فرمایا ہے **تَرَاتِبُ اللّٰهِ تَجِدُهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ**
اوس میں مشغول ہونا چاہیے یعنی ذکر اور فکر اور اوقات عمل میں عمل کہ وہ
بھی ذکر میں داخل ہیں۔ خلاصہ یہ کہ قرب کو مقصود سمجھے اور جو اوس کے لئے طریق
موصوع ہے یعنی بعد تصحیح عقائد کے اعمال اختیار یہ جس وقت میں جو عمل
ہو خواہ یہ ظاہری ہو مثل صلوٰۃ و زکوٰۃ خواہ باطنی ہو جیسے خون و رجا و شکر
و صبر وغیرہ اور ذکر و فکر کہ وہ بھی فرد عمل کی ہے اکثر اوقات میں بس اس میں
مشغول رہے۔ اور جو اسباب بعد کے ہیں یعنی معصیت ظاہری یا باطنی اوس
سے بچتا رہے۔ نہ اسکی ضرورت کہ اسباب قرب میں ملکہ پیدا کرنے کی منکر
کرے اور نہ اسکی حاجت کہ اسباب بعد کے مادہ کو منقطع کرے۔ اُمور اختیار یہ
میں سے جسمیں کوتاہی ہو جاوے اوسکو مضر اور مہتم بالشان سمجھے اور اوس کی
اصلاح کرے اور اُمور غیر اختیار یہ کے وجود و عدم پر التفات ہی نہ کرے اور
اوس اصلاح میں بھی زیادہ کاوش نہ کرے مثلاً اگر کسی ضروری عمل میں خلل ہو گیا
اوسکی قضا کرے۔ اگر کوئی امر منکر صادر ہو گیا اوس سے استغفار کرے اور
پھر اپنے کام میں مشغول ہو جاوے اوسکی ایک بات کے پیچھے نہ پڑ جاوے
کہ ہاے یہ کام مجھے کیوں فوت ہوا یا یہ کام مجھے کیوں صادر ہوا۔ اسکو
یہ لوگ غلو اور مبالغہ سمجھتے ہیں جس سے کتاب و سنت نے منع فرمایا **يُرْكَبُ الْغُلُوُّ**

۱۲ ترجمہ خدا تعالیٰ سے دہیان لگا کہ اوسکو تو اپنے سامنے پانگٹا ۱۲

۱۳ دین میں غلو نہ کرو ۱۳

فِي دِينِكُمْ مِنْ شَأْنِ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ دُفَا وَقَارِبُوا وَاسْتَقِيمُوا وَكُنْ تَحْصُوا مَنْ
 تَعْلَمُهُمُ النَّوْمُ فَلْيُكْرِمُوا - لَا تَفْرِيطْ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ - حضرت
 عارف شیرازی فرماتے ہیں سخت میگیر دجہان بردو مان سخت کوش - اور اس
 غلو اور سبالغہ کا اثر خصوص اسوقت کے قوی اور ہم پر یہ ہوتا ہے کہ بہت
 جلد مایوسی اپنا رنگ لاتی ہے اور سانک کو معطل کر دیتی ہے اور کبھی جان پر
 اور کبھی ایمان پر اسکا اثر پہنچتا ہے جان پر تو یہ کہ صحت خراب ہو جاتی ہے
 کثرت تخیلات و افکار سے سودا بڑھ جاتا ہے - اور ایمان پر یہ کہ باوجود
 مبالغہ فی العمل و المعالجہ کے کامیابی مزعوم یعنی شفاء مطلق کے نہ ہونے یا
 دیر میں ہونے سے یا ہو کر پھر زائل ہو جانے سے اور امراض کے بار بار عود
 کر آنے سے حق تعالیٰ سے تنگی اور شکایت پیدا ہو کر کیفیت کراہت اور ناراضی
 کی پیدا ہو جاتی ہے کہ ہکواتے دن سرمارتے ہو گئے مگر وَالَّذِينَ جَاهَدُوا
 فَنُنَا لَهُمْ يَتَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے وعدے خدا جانے کہاں گئے - ہزاروں آدمی
 جان یا ایمان سے اس طریق میں ہلاک ہو گئے ہیں - اور ایک مرض ہر وقت
 اسکو یہ گلو گلیں رہتا ہے کہ اپنے عمل کو بالغ اور اپنی سعی کو سانج سمجھ کر ہر وقت
 ثمرات کا منتظر رہتا ہے پس اپنے عمل کا پلہ عطا و حق سے بڑھا ہوا سمجھتا ہے
 ۱۷ جو کوئی اپنے کو مشقت میں ڈالے حق تعالیٰ اس پر مشقت ڈال دینگے اسلئے کہ نباہ نہ سکے گا ۱۸ ٹھیک
 ٹھیک چلو اور میانہ روی اختیار کرو و جہ رہو اور دین کو انتہائیک کبھی نہ ماطہ کر سکو گے - یعنی اگر یہ ہوس
 ہو کہ دین پر تم غالب آجاؤ اور کوئی دقیقہ اسکا تم سے نہ رہجاو سے تو ہرگز نہ کر سکو گے ۱۹ جسپر
 نیند غالب آنے لگے وہ لیٹ رہے ۱۲ نیند کی حالت میں کچھ تصور نہیں تفصیل یہی داری
 کی حالت میں ہے ۱۲ تر جمہ جو لوگ بیماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم
 انکو اپنی راہ میں ضرور دکھلائینگے ۱۳

جسکا حاصل یہ ہوتا ہے کہ کبھی اپنے کو کامیاب نہیں سمجھتا اسلئے ناشکری
 ہی میں مبتلا رہتا ہے اور اگر بزرگم خود کامیاب بھی ہو گیا اگر وہ کامیابی
 پھر زائل ہو گئی کیونکہ ایسے انقلاب عمر بھر رہتے ہیں پھر وہی تنگی اور
 پریشانی شروع ہوئی تو اسکا سلسلہ عمر بھر بھی منقطع نہیں ہوتا اور اسکا
 یا اسکو دیکھ کر دوسرے کا نفس کتا ہے کہ اس راہ خدا سے خدا کی پناہ
 جس میں بجز مصیبت کے راحت کا نام ہی نہیں تو دیکھ لیجئے کتنا بڑا
 خطرناک طرز ہے اور خطر لازمی بھی اور متعدی بھی۔ پس اس غلو کے
 یہ مضار و مفاسد دیکھ کر اوٹھون نے یہ تجویز کیا کہ ان تدقیقات و تمققات
 کو اصلاً نظر انداز کر دے۔ اگر کوئی وار و محمود آوے نہ اسکو کمال
 سمجھے نہ اس کے بقا کی تمنا کرے نہ اس کے فوت پر حسرت کرے اگر کوئی
 وسوسہ پیدا ہو اس کی دفع میں تنہا ہی نکرے ذکر کی طرف بہت
 مبالغہ سے نہیں بلکہ سرسری طور پر متوجہ ہو جاوے خواہ وہ دفع ہو یا نہ
 اور اس سے دفع ہو ہی جاتا ہے مگر اس شخص کو دلیر ہو کر اسپر بھی
 آمادہ رہنا چاہیے کہ گو دفع نہو یعنی ذکر بقصد قرب کرے نہ بقصد دفع
 وسوسہ اگر قبض پیش آوے اسکو مذموم نہ سمجھے اس کے رفع کی
 نہ فکر کرے نہ تمنا کرے۔

خلاصہ یہ کہ طالب رضا حق و ہار ب عن سخط الحق رہے جس امر کو رضا
 میں دخل ہوا ہو منحصر فی المامور بہ و جو با او نہ با او سپر عمل رکھے اگر فوت
 ہو جاوے قصدا کرے و ہو سپر کل الیسر لا عسر فیہ فتاٰل نقالی

۱۱۔ اور یہ نہایت ہی آسان ہی اس میں کچھ بھی دشواری نہیں ۱۱

وَمَا جُعِلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ اور جس امر کو مخطوط حق میں دخل ہوا ہو منحصر فی المنفی عنہ اس سے اجتناب رکھے و ہوا یعنی اسیر بالدلیل المذکور۔ اگر اسکا صدور ہو جاوے استغفار کرے۔ نہ اپنے کو خواص میں سمجھے کہ احوال عامیہ سے گھبراوے نہ ثمرات کا عاجلہ میں اور نہ مراتب علیا کا آجلہ میں طالب ہے بس اسکی دعا کرتا رہے کہ اشد تعالیٰ دنیا میں اعمال کی توفیق اور آخرت میں جنت عطا فرماوے اور روزخ سے نجات بخشے بس ہو گیا مسنون سلوک۔

اور اگر آپریش ہے کہ اگر وساوس یا مہول معاصی مضہین محض عمل مضر ہے تو یہ بات تو بلا مجاہدہ بھی میسر ہو سکتی ہے پھر مجاہدہ کیوں کرتے ہیں جواب یہ ہے کہ واقعی اسکے لئے مجاہدہ فرض و واجب نہیں صرف اوسمیں یہ نفع ہے کہ میل الی المعصیت کے مقابلہ میں زیادہ تعب نہیں ہوتا آسانی سے نفس پر غالب آجاتا ہے اور غیر مجاہدہ دشواری سے آسکتا ہے بس یہ فائدہ ہے مجاہدہ میں باقی یہ نہیں کہ میل ہی جاتا رہتا ہو۔ میں اسکی ایک مثال دیا کرتا ہوں کہ گھوڑا شائستہ ہو کر بھی کبھی کبھی شرارت اور شوخی کرتا ہے مگر بوجہ شائستگی کے جلدی رام ہو جاتا ہے بخلاف غیر شائستہ کے کہ اسکی رام کرنے میں بہت مشکل لاحق ہوتی ہے۔

اب بعض منافع و مصالح و وساوس و بعض اقسام قبض اور میل الی المعصیت کے سالک کے حق میں بیان کر کے اس عجلہ کو ختم کرتا ہوں۔ اسمیں چند خفی الطاف رحمانیہ ہیں جنکو دیکھ کر بتلاے بلیہ بیاحتہ یہ کہہ کر

لے ترجمہ اور نہیں کی تھارے اوپر دین میں کچھ تسلی ۱۲

پوری تسلی حاصل کر لیگا۔ شعر

بیت: لَا يَجْأُرُنْ أَخَوَالِيَهُ فَلْيَرْحَمْنِ الطَّافُ خَفِيَهُ

نمبہ اس شخص کو بھی عجب نہیں ہوتا سمجھتا ہے کہ میں بد دل ہوں۔
نمبہ ہمیشہ ترسان رہتا ہے اپنے علم و عمل پر ناز نہیں کرتا سمجھتا ہے
کہ میرا علم و عمل و حال کیا چیز ہے اس کی حقیقت دیکھ چکا ہوں۔
نمبہ اگر یہ عقبہ بیش آچکتا ہے شیطان کے مقابلہ میں اس میں قوت
پیدا ہو جاتی ہے اس سے ڈرتا نہیں کہ بس اس سے زیادہ کیا کر لیگا
اور بدون اسکے گزرے ہوئے لطیف الطبع کو ہر منصر صحبت تاکے اندیشہ
رہتا ہے جسکو مینے اکیلا بیان کیا تھا کہ اسکی وجہ لطافت طبع معلوم ہوتی ہی
نمبہ مرتے وقت اگر دفعۃً یہ حالت پیش آتی تو پریشان ہو کر خدا جانے
کس کس خیال میں مرتا اگر یہ عقبہ گزر جاوے تو اسکے محل کی قوت ہو جاتی
ہے اگر اسوقت بھی ایسا ہو اور پریشان اور حق تعالیٰ پر بدگمان نہ ہو گا
اطمینان و محبت حق میں جان دیگا۔

نمبہ یہ شخص محقق ہو جاتا ہو دوسرے مبتلا کی دشگیری آسانی سے کر سکتا ہو۔
نمبہ ہر وقت اپنے اوپر حق تعالیٰ کی رحمت دیکھتا ہے کہ ایسے نالائق کو
ایسی نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔

نمبہ اس حدیث کے معنی برای العین دیکھ لیتا ہو کہ مغفرت عبد کے
عمل سے نہوگی رحمت حق سے ہوگی وغیر ذلک محال بحسی اور بینہ اسی مجموعہ
تو استقامت کوئی حالت محمودہ پیدا ہونے والی ہے۔

محدود ترجمہ خبر دار نہ دو و یاد کرے مبتلا سے نصیبت۔ کیونکہ خدا سے ہر بان کے میان بہت سی پوشیدہ چیزیں ہیں

امید ہے کہ باوجود بے ارتباطی عبارت کے آپ اس مضمون کو اپنے مضمون کے
اجزاء پر منطبق کر کے انشاء اللہ تعالیٰ سب مفطین حل کر لینگے ہر شخص پر منطبق کرنے
کی محکوم ضرورت نہیں البتہ صرف اخیر کے دو مضمون اپنے نمبر ۲ و نمبر ۲
کہ یہی مقصود بال سوال بھی ہیں دو چار جملے بالتخصیص و التعمین لکھ دینا
مصلحت معلوم ہوتا ہے۔ قولہ دوسری ضرورت آج اقول نہ سبب کی فکر
کیجئے اور نہ عود سے اندیشہ کیجئے نفس کو اِن عُدَّتُمْ عُدْنَا کہہ دیجئے۔ قولہ
تیسری ضرورت آج۔ اقول نہ امراض کی فکر میں پڑیئے نہ مفصل معالجات
کی۔ قولہ اس میں تکبر ہے آج و قولہ حسد ہے۔ و قولہ عجب ہے۔ اقول اسکی
فکر ہی چھوڑیئے اگر بالفرض ہو بھی تو ان اخلاف کے مادہ کا ہونا مضر
نہیں ان پر عمل مضر ہے اور عمل بھی وہ جو قصد سے ہو ورنہ وہ وسوسہ
عمل ہے عمل نہیں ہے۔

وہا انا اختتم الکلام و افوضکم و افوض نفسی الی اللہ ذی الجلال
والاکرام و نرجوہ انشاء اللہ تعالیٰ لنا و لکم حسن الختام و هو الفضل
المنعام فی کل مقال و مقام۔ کتبہ اشرف علی فی جلسہ واحدہ کا نست
قد ثلاث ساعات من ۱۸ محرم ۱۳۳۲ھ

۱۲ ترجمہ اگر تم پھر ضرورت کر دگے تو ہم بھی پھر وہی علاج کریں گے

۱۲

اللہ پاک کے فضل و کرم سے رسالہ التلاۃ لاهل الاعطاف پہلی مرتبہ کم کم حاجی محمد بشیر نیاح کے ایام کتبہ
حسین مہر نے اپنے اہتمام سے مطبع احمدی ملین طبع کر کے مسلمانوں میں شائع کیا۔ انڈیا پاکستان دونوں کے چائے
مفید فرما دیں۔ (مجموع حقوق محفوظ ہین)

مجموعہ وظائفِ حثیۃ صابریہ امدادیہ اشرفیہ

سالہ حثیۃ صابریہ امدادیہ اشرفیہ میں جس قدر مسلمان

دیندار شامل ہیں ان کے لیے یہ مجموعہ باعثِ رحمت ہے آمین

کل اوراد و وظائف جمع کر دیے گئے ہیں۔ پیمانہ مختصر ہے سفر میں

ہمسراہ رکھنے میں کچھ وقت نہیں ہوتی۔ طالبوں کو

جلد خریداری کرنا چاہیے۔ ورنہ افسوس باقی رہ جاوے گا

قیمت صرف دس آنہ

حکیم الامتہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی ۱۲

مجموعہ زاد العقبیٰ

تصنیف طیف حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ۔ ہزاروں خرافاتی و
برساتی کٹر وں کی طرح زمین سے روز ابلتے ہیں اور جنگی فطرت میں انوینت و تفتیح اوقات کا مادہ
قدرت زیادہ پیدا کر دیا ہے وہ اُنسے اپنی بیوقوفہ پسند طبیعت کو خوش بھی کر لیتے ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ
خدا اور رسول کے کلام اُنکے ذکر خیر کے قدردان کم تو ہیں مگر ناپید نہیں اور اسی امید و سچ
یقین کے سبب مجھ کو ہمیشہ روحانی قوت بخشے والی اور دینی روشنی بڑھانے والی کتابوں کی
اشاعت کی جرات ہوتی ہے۔ چنانچہ دیندار مسلمانوں اور خدا و رسول کے کلام کو سب پر
مقدم رکھنے والوں کی قدردانی کے بھروسہ پر مجموعہ زاد العقبیٰ جو بہت سی خوبیوں پر مبنی
ہو چھا پا ہے۔ خط عمدہ اور واضح۔ کاغذ مناسب قیمتی چھپائی صاف و شفاف تقطیع متوسط
خوبصورت ضخامت میانہ پر مفصلہ ذیل جو اہر اسمین جمع کر دیے گئے ہیں (۱) پنج پورہ
نہایت جلی قلم با ترجمہ (۲) مناجات مقبول و عیہ حدیث شریف اردو۔ (۳) قربات عند اللہ
مجموعہ درود شریف با ترجمہ (۴) قصدا البیہ لالی مولیٰ البلیل۔ رموز تصوف جو بزرگ حضرت
مصنف مدوح کا اسم گرامی ہے سو تعریفوں کی ایک تعریف اور نونو خوبیوں کی ایک خوبی ہے
اور خدا اور رسول کا کلام خود ہی کلاموں کا بادشاہ ہے میں زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں جانتا
یقین ہو کہ اس مجموعہ وظائف و لطائف کو لیکر آپ بہت خوش ہوئے اور اپنی حلال کمائی کے
اس مصروف پر شکریہ خدا بجا لاویں گے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۵۔ ۱۲

اطلاع۔ ہر علم و فن کی کتابیں خریداروں کو بکفایت اور تاجران کتب کو خاص عایت
بذریعہ ویو روانہ کی جاتی ہیں۔ فہرست کارخانہ۔ رکالٹ آنے سے روانہ ہوتی ہے

المشہد
حاج محمد شہناز کتک مالک مطبعہ احمدی، وکٹوریہ گنج لکھنؤ

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات و سیر میں ایک نہایت جامع کتاب ہے جس کو حضرت مولانا و مرشد نامولوی محمد اشرف علی صاحب نے نہایت صحیح و معتبر روایات سے تالیف فرمایا ہے آج تک ایسی کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں طبع نہیں ہوئی تھی۔ احقر کے کتب خانے میں فروخت کے لیے موجود ہے قیمت فی جلد عہ

نوٹ۔ مذکورہ بالا مقبول سوانح عمری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب ہدایات حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی ۲۹۴۲ء۔ پیمائش پر احقر اپنے مطبع احمدی میں طبع کر رہا ہے جس کے ہر صفحے کے گردیل ہوگی اور اغلاط جو سابق کے مطبوعہ نسخے میں رہ گئے تھے حضرت مولانا صاحب نے بغور ملاحظہ فرما کر اس کو صحیح کر دیا ہے۔ ٹائٹل بیچ نہایت خوشنما ہوگا۔ اور باوجود مزید خوبیوں کے قیمت عہ رکھی جائے گی علاوہ اس کے جلد تصنیفات قدیم و جدید حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی احقر سے ملین گی شائقین طلب فرمائیں۔

المشہد

احمدی محمد رشید صاحب کتب کو مالک مطبع احمدی کو بیچ لکھو

قَالَ لَكَ شِفَاءُ لَنَا فِي الصُّدُورِ هَكَذَا وَمَذْكُورٌ

چهل آیت مبارکه بمفهوم ادا ال است بر عرض امراض بقبول است
بمنطق ادا ال است بر بودن هدایت سبیل حق طریق شفا ازان و بر غرض
آن هدای و شفا نیز که رحمت است بنا برین رساله هدای مستحق به

تَرْبِيَةُ السَّالِكِ

« (ملقب به) »

بِحَيَّةِ الصَّالِكِ

که منظر است از منظر مدلول آیت مبارکه و این حصه دویم است از
رقعه حضرت مرشدنا و مولانا محمد اشرف علی صاحب دایره برکات و
به اهتمام رفیق احمد و شبیر علی بغرض فائده سالکین و کریمین
در مطبع امداد المطابع تهران بهیون طبع گردید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تمہید حصہ دوم تربیتہ السالک

بعد الحمد والصلوة عرض ہے کہ ۱۔

اس رسالہ کی حالت اور ضرورت اسکے خطبہ سے معلوم ہو سکتی ہے جو اقسام سوال و جواب میں شائع ہوا ہے اور اسکے بعد مسلسل حصہ اول کے ختم تک اسکے ماہوار پرچوں میں شائع ہوتا رہا ہے خلاصہ اس حالت اور ضرورت کا یہ ہے کہ اصلاح باطن کی (جو کہ نقض ضروری ہے) بدون اسکے (کہ انہی تربیت باعتبار مقامات احوال و افعال و آثار و ارادات و خطرات کے کجاوے) نہیں ہوتی اور جسکو بدون اسکے اصلاح سمجھا جاتا ہے وہ خود حالت غیر مقصود ہے اور اس غلطی میں بکثرت مستفیدین و مفیدین مبتلا ہیں اور بحر السہا پے بزرگوں سے جو اصول صحیحہ اس تربیت کے معلوم ہوئے وہ غلطیوں سے نکالنے والے اور تشویش و کلفت سے بچانے والے اور امر و نہی انہی والے اور شفا و جمعیت کے بخشنے والے ثابت ہوئے اسلئے دل چاہا اور بعض احباب نے بھی تحریک کی کہ اس قسم کے خطوط کے جو جواب جایا کریں اگر وہ وقتاً فوقتاً شائع کر دئے جایا کریں تو بہت سے کیلئے ایک نہایت بکرا آمد و ستور العمل تیار ہو جاوے چنانچہ اسکا سلسلہ شروع کر دیا گیا ان مضامین میں سے بعضے بشکل سوال و جواب ہیں اور بعضے حالات کی اطلاع پر جو رائے دی جاتی ہے اسکو بلفظ حال و تحقیق لکھا گیا ہے اور گو یہ مضامین دقیق و لذیذ نہیں مگر نسخہ طبیہ میں نہ غموض ہوتا ہے اور نہ کیس کو اسپر دہ ہوتا ہے مگر اسکی قداس مرضی سے پوچھنا چاہئے جو اسکے استعمال سے شفا یاب ہو چکا ہے اور ایک خط کہ مضامین کو دوسری خط کے مضامین سے متمیز کرنے کیلئے دو مباحثین ایک خط حاصل بنادیا گیا تاکہ ہر خط کا اجزاء کا تقاضا مع سہولت سے سمجھیں اسکی انتہت الخلاصہ اب اسی طرز سے یہ اسکا دوسرا حصہ جو تیسرے حصہ کے ختم تک کی مضامین پر مشتمل ہی پیش کیا جاتا ہو اور اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہو تو وقتاً فوقتاً اسکے آئندہ حصص بھی شائع ہوتے رہیں گے اور

خیال ایسا ہو کہ ایک ایک سال کے مضامین کو ایک ایک حصہ بنا دیا جاوے اگر کوئی قوی
مصلحت معارض نہ ہوئی فقط۔

کتبہ
اشرف علی ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال زید از کتب دینیہ منیتہ المصلیٰ کثر الدقائق شرح وقایہ جلدین اولین ربیع اول
از مشکوٰۃ شریف ہفت تیاہشت پارہ از تفسیر جلالین شرح عقائد نسفی تا اثبات عذاب قبر
وقد سے از معقول و اصول خواندہ است بعد از خواندن کتب مذکورہ ہائش چنان بود کہ
از عقائد ضروریہ بے خبر بود و اخلاق حمیدہ و اخلاق ذمیرہ علاج از الہ شان نمیدانست
و از بعضی فرائض غائب بہرہ بود مثلاً می پنداشت کہ سجدہ در نماز فرض است و تکرار آن واجب
حالانکہ تکرار نیز فرض نیست یا جو دین حال دستار بندی کردہ در شہر خود و کار تدریس مشغول
شد چون دو یا سہ سال تدریس نمود و مطالعہ کتب عقائد و تصوف فقہ کرد مثلاً ملا بدینہ فارسی
عقائد الاسلام اردو شرح فقہ اکبر احیا مختصر نہرۃ الناطرین تعلیم الدین اردو و مقتضی مصلوٰۃ
فارسی رو المحتار فتاویٰ مولانا عبدالحی و عقائد ضروریہ اخلاق حمیدہ و اخلاق ذمیرہ علاج
از الہ شان معلوم کرد و بر چند واجبات نماز و مکروہات نماز و وضو مطلع گشت الحال نیز در
مطالعہ کتب مذکورہ مشغول است چند مسائل مشکف می شوند کہ پیش ازین معلوم نبودند
از مکروہات و غیرہا مثلاً تکرہ المصلوٰۃ علی التبی عند شہرۃ المبیع و العشرۃ فاجیب و الرج و العطاس
و بحر سوال العافیۃ مدی الدہر و اخیر الدارین و دفع شر ہما داد المستحیلات العاویۃ کثر دل المندقہ
وان التشمیر مع القعدۃ بطل بالعود الی الصلیتہ و التکلیف و التسمیۃ فترفع التشمیر لا التقدیر
و سن سجدہ سبیل جرحہ یومی و النیتہ یجب ان تكون بلا قاصل کلام۔ حالاً زید مذکور یکند اسباب
ترک تدریس می کند اول اینکہ میگوید کہ مطالعہ کتب دینیہ ضروری است کہ مسائل ضروریہ
از فرائض و واجبات و مکروہات در بعضی اوقات معلوم می شوند و از کتب دینیہ معلوم نمی شوند

الانادر او علم مسائل ضروری ہست و تدریس مستحب و اگر مطالعہ کتب تصوف بھی کتب خلاق
ذمیرہ غلیبہ می کنند تا فی ہنگامی گوید کہ ذکر الہ نیز ضروری است اگر تخی محبت و اخلاص
فی الصلوٰۃ حاصل نمی شود اگر ذکر می کنم قدرے محبت و اخلاص پیدا میشود تا فی ہنگامی گوید
کہ از قلت علم بعضی تقریرات غلط می کنم و بعضی مقامات کتب مثل قدوری و کنز حل نمی
شوند اگر چه مطالعہ می کنم لہذا خوب اصلا ل شاگردان است چہا ساعت بر ساعت تدریس
مقرر کردہ ہست و باقی اوقات مناسبہ مطالعہ کتب دینیہ و ذکر می کنند و الدین او استاد او
ازین ناراض اند و می گویند کہ تمام روز تدریس کنند حضرت ابیانی فرمایند کہ زید را ترک تدریس و مطالعہ
و ذکر بہتر است یا تدریس چہ طور تقسیم اوقات کند انچہ انفع است در شریعت و طریقت بیان فرمائید
الجواب ترک تدریس حضرت قدرے اذان لازم گیر کہ در دیگر کار ہاجہ واقع نہ شود
و در مقامیکہ شک ماند از دیگر علماء تحقیق نماید۔

حال احقر بعد تسلیمات فدویانہ عارض خدمت ہے کہ قریب ایک ہفتہ سے ایک عزیز کے
لایئکے عرض سے کلکتہ آیا ہوا ہے مگر بوجہ بارش اب تک نہ جاسکا غالباً چاہے روز اور پھر پانچویں
بوجہ سفر تمام معمولات بند ہیں صرف ورد اسم ذات خفی ۲۴ ہزار برابر ہوتا ہے ہمیشہ قرآن
شریف اور مناجات مقبول پڑھتا تھا مگر بوجہ سفر ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ اسلئے کہ اور کام بھی
ہے مگر ان سب کے ترک کا سخت رنج ہے اور مکان جانی کا جلد خیال ہے افشا اریہ تعالیٰ
و ہاں جا کر جو حال ہوگا اطلاع کرتا رہوں گا دعا فرمادین اسی سے امید ہے اور کچھ بھی نہیں و اسلام
نعم الختام۔

تحقیق مکر علیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ معذرت فرمادینا حضرتین حدیث بھی اسکی موند ہے
ماشاء اللہ تعالیٰ آپکی بھی بہت ہے کہ اسم ذات ۲۴ ہزار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ لبرکت فرماو
باقی دعا کے خیر کرتا ہوں۔

سوال عرض یہ ہے کہ اول حضور نے ۲۴ ہزار ذکر کی واسطے ارشاد فرمایا تھا مگر بعد ایک عرصہ
کے حکم ہوا کہ ۱۲ ہزار مرتبہ رکھا جاوے حسب الحکم اوہ روز سے صرف ۱۲ ہزار کی قید تھی
اس مرتبہ تا بعد اس نے نسبت شغل انحد کے عرض کیا تھا بجواب اُسکے حکم ہوا کہ اسکو

چھوڑ دو اب ضرورت نہیں ہے آہر روز سے شغل مذکور کو چھوڑ دیا لیکن جو ایک گھنٹہ شغل مذکور میں صرف ہوتا تھا اسکو سیکار کہنا شاق ہوا لہذا اسیدوار معافی ہوں کہ بلا اجازت حضور بجائے ۱۲ ہزار اسکے چوبیس ہزار مرتبہ ذکر کو اسیر و زسے بڑھا دیا ہے جو وقت شغل انحد میں صرف ہوتا تھا اسکو ذکر میں صرف کیا مگر اپنی اس خود رائی سے مخوف ہو کر عرض گزرا ہوں کہ اگر حکم ہو تو جسطرح پر کار بند ہوں مطابق اس کے عمل کروں یا بجای اس کے جو ارشاد ہو موافق اس کے تعمیل کروں۔

الجواب بخیر و می سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بجائے شغل کے ذکر مقرر فرمایا میں میرے طریق کے موافق ہے اللہ تعالیٰ برکت فرماوین۔

سوال مولانا مولوی صاحب زاد عنایتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شیخ شریف خادم کو اسم اللہ تعلیم ہوا تھا وہ بعد نماز عشاء ایک ہزار بار پڑھتا ہے مگر درمیان میں اس احقر کے مطالعہ کتاب تحفۃ العاشقین و ہدایۃ الانسان بسبیل العرفان کے بعد دل پر ایک چوٹ لگی اُشوقت سے برابر ہر وقت دل میں یا اللہ کا شغل ہے مگر یہ کج بخت دل کسی دنیا کے کام میں مصروف ہو جانے سے خاموش ہو جاتا ہے میرے آقا وقت امداد ہے میری خبر لیجئے گاہے گاہے طبیعت پر نشان ہونے پر جنگل نکل جاتا ہوں بتلاش کاملین مگر کچھ پتہ نہیں چلتا ہے نماز تہجد اکثر نہیں ہوتی انگہ نہیں کہلتی صبح کو افسوس کر کے رہ جاتا ہوں لہذا آقا ادب سے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی تعلیم عطا فرمائی جاوے تہجد کے وقت آگاہ کہ کہلتی کی ترکیب بھی عطا فرمائی جاوے باقی اللہ پاک کا فضل ہے۔

الجواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ اگر کوئی نیا وظیفہ پڑھ لیا ہے اسکو چھوڑ دیا جاوے اور اگر اور نہیں پڑھ لیا ہے تو میرا بتایا ہوا بھی چھوڑ دیا جاوے اور بجائے اس کے اتنی دیر تک اور دوسرے اوقات میں بھی صرف درود شریف پڑھیں اور تہجد کی وقت آگاہ کہ کہلتی کیلئے سورہ کہف کی آخری آیت ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات سی آخروہ کما یکسبوا و کرموا کر کے سورہ بنامہ فید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جس وقت کیلئے دعا کیجاوے یہی اس وقت آگاہ کہ کہلتی اور میں نے تعلیم ہی کا سلسلہ شروع کیا تھا مگر آپ نے خود رائی سے کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اسکو میں کیا کروں اگر آپ باقاعدہ تعلیم چاہتے ہیں تو کتنا لون

کا سطلانہ بالکل چھوڑ دیا جاوے اور جو لکھتا ہو مجھ کو لکھین کا ملین کی تلاش کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ جنگوں کو نکل جاوین بلکہ کیسے پاس جس سے اعتقاد ہو چندے رہنا چاہئے وہاں سب راہین مل جاتی ہیں اگر اس پر عمل کر نیسے تسلی نہ ہو یا سمجھ میں نہ آوے تو زبانی سمجھ جاوین۔

سوال مجھ کو آجکل نیند بہت زیادہ آتی ہے نیند کا غلبہ تو مجھے ہمیشہ رہا ہے صبح کی نماز جماعت سے تو شذوذ اور کمی دستیاب ہوتی ہے کوئی تدبیر اگر ایسی ہو کہ باوجود کوشش کے چاہے کے بعد نیند نہ آوے تو دل کی مراد پاؤں میں آجکل اس کوشش میں اگر مجھے کے بعد نماز عشاء پڑھ کر بھی سو رہوں تب بھی اسی کے انگہ نہیں کہلتی ہے۔
الجواب رات کو کھانا کم کھا لیں سویرے کھا لیں پانی کم پیجئے اور سورۃ کہف کی آخری آیتیں ان الذین آمنوا اسے آخر سورۃ تک ایک بار پڑھو گے دعا کر کے سو رہا کیجئے۔

سوال حضور نے تین ہزار بار اسم ذات پڑھنے کو فرمایا تھا جو پڑھتا ہوں لیکن بوجہ دوا دوش کو تادمہ ہو رہا ہے پھر شروع کر دینا لاہوں یہ تعداد ذکر کی ہے یا محض تسبیح پڑھی جاوے۔
الجواب یہ تو دونوں ایک ہی بات ہوئیں۔
سوال کسی ایک خاص ہی وقت پڑھا جاوے۔
الجواب ہاں زیادہ فائدہ اسی میں ہے
سوال یا شبانہ روزین پورا کر لیا جاوے۔
الجواب اس میں بھی نفع ہے مگر اول صورت میں زیادہ ہے۔

حال دعا کا طالب اپنا معمول کئے جاتا ہوں تہجد کے وقت بارہ تسبیح اور فجر کے بعد چہرہ ہزار مرتبہ اسم ذات اور ظہر کے بعد تین ہزار مرتبہ یا باسط یا باسط اور ذکر کر نیسے بعد تکان معلوم ہوتی ہے اور بعض مرتبہ ذکر میں تکان معلوم ہوتی ہے
تحقیق تکان اگر معلوم ہو ذکر کم کر دیں اور تقویت مزاج کی بمشورہ کسی طبیب کی تدبیر کریں۔
حال رات دن ہمہ وقت بکثرت اگر کا تصور مبتلا ہے اتنا اللہ میاں کا نہیں رہتا مجھ کو اس حالت کے مذموم ہونیکا اندیشہ ہے ایسی ترکیب ہو کہ اللہ میاں کا تصور پڑھ جاوے۔

تحقیق اس حالت کا کچھ مفاد نہیں جس کا تصور اللہ کے واسطے ہو وہ مثل تصور اللہ ہی کے معنی حدیث میں انہیں معنی اسکی دلیل ہے۔

سوال عرصہ سے خواہ ادق بات ہو خواہ باریک حال ہو یا سوال یہ جی چاہتا ہے کہ آپسے معنی پوچھوں دیگر علماء سے نفرت اور کئے وعظ سے ضرر خواہ وہ اہل حق ہوں کیا یہ حالت قابل اصلاح ہے۔

الجواب وہ نفرت نہیں ہے بلکہ بے رغبتی ہے اور جب تسلی نہیں ہوتی ہوگی انقباض ہوتا ہو گا یہ ایک حالت غیر اختیاری ہے اس میں کوئی طاقت نہیں البتہ انکی طمعت اور بدخواہی نہ ہونا چاہئے

سوال کیا ایسا روایا بھی محمود ہے جو کسی روئے کو دیکھ کر رونا آجادے میری یہ حالت ہے کوئی بہت روئے یا مسلمان یا مجاہد یا بڑا خواہ کسی وجہ سے روئے فوراً میری حالت دگرگون ہو کر آنسو بھرتے ہیں مگر اوسوقت تو جہم ہو جاتی ہے رب العالمین کی طرف۔

الجواب یہ علامت ہے رقت قلب کی اور وہ جب آئے جب امر محمود کا تو محمود ہے جیسا آپسے لکھا ہے کہ اوسوقت تو جہم رب العالمین کی طرف ہو جاتی ہے۔

سوال ایک نئی بات سوچی ہے جسکی اطلاع آپکو دینی ضروری ہے چھاپہ کا قرآن جبکہ مسہر کاغذ چمڑہ کی جلد ہو جزدان بھی ہو قابل ادب ہو تو حافظ کے سینہ اور دماغ تو قدرتی چھاپہ سے چھپ جاتا ہے انسانی کہاں جزدان اور جلد میرا خیال ہے کہ حافظ کے سینہ اور دماغ کا شے سے زیادہ ادب ہو میرے اس خیال کی مہربانی فرما کر اس طور پر تشفی کر دیں کہ اطمینان ہو جاوے۔

الجواب چونکہ دماغ حافظ میں اتقاس باطنی ہے اتقاس ظاہری نہیں اس لئے اسکا ادب اس قسم کا نہیں کہ اسکو بے وضو مثلاً ہاتھ نہ لگا دے ورنہ خود حافظ کو بلکہ ہر باریک و بد الصلوٰۃ کے یاد رکھنے والیکو استنجا خانہ میں جانا جائز نہ تھا۔

سوال قرآن پڑھتے پڑھتے سونہ میں جو تھوک ہوتا ہے اسکو ضائع اور معمولی جگہ ڈالنے کو طبیعت نہیں چاہتی قرآن کسی چیز پر پڑا دیا جاوے تو وہ ادب کے قابل ہو جاوے مثلاً

پانی تو جو چیز کہ پڑھنے میں بکثرت مس ہو تو اسکا ادب کیسے نہوگا یہ خیال سیرا کس درجہ تک صحیح ہے یا غلط اگر صحیح ہو تو اور دلوں کو بھی متنبہ کر دن۔

الجواب یہ ایک حال ہے جو اعتقاد عظمت قرآن سے پیدا ہوا ہے مگر احوال مسابیحی حکام شریعہ کے نہیں ہوتے جسکے مسابیحی حقائق واقعہ ہوتے ہیں سو حقیقت واقعہ یہ ہے کہ یہ اجزاء متعلقات انسانیہ سے ہیں اور انسان پر خود تعظیم قرآن کی واجب ہے اور اجزاء و آلات تابع ہوتے ہیں کل کے۔ تو گویا اجزاء و آلات تعظیم کو نوا لے ہوئے جیسے ہاتھ جزو انسانی ہے تو خود ہاتھ پر واجب ہوگا کہ طاهر ہو کر قرآن تک پہنچے اسبطح موندہ پر واجب ہوگا کہ اگر طاهر نہ ہو تو قرآن نہ پڑھے مثلاً جنابت میں کہ نجاستہ حکمہ ہے یا کسی سبب سے موندہ میں خون بہہ گیا کہ نجاستہ حقیقیہ ہے پس جب ان اجزاء و آلات پر خود تعظیم واجب ہے تو اجزاء کی تعظیم کیسے ہوگی ایک ہی چیز معظم بالکسر و معظم بالفتح ہو جا دیگی البتہ اسکی تطہیر ضروری ہوگی پس یہ خیال واقع کے خلاف ہے اسلئے نہ اسپر عمل ہوگا اور نہ اسکی تعظیم کسی کو کیجاوے۔

سوال میرے ایک دوست نے ایک عجیب بات کہی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اور دن سے بھی کہتے تھے خیر مجھ کو تو کوئی ضرر نہوگا سوچہ سے کہ تسبیح کا سنت ہونا میں آپ کی کتاب اور اور حمانی یا میں دیکھ چکا ہوں ہاں شاید بعض دوسروں کو اتنی تقریر سے شبہ پڑ جائے وہ کہتے تھے کہ جب قدر تسبیح پڑھی جاتی ہے یہ سب رب العالمین کی نعمتوں کا شکریہ ہوتا ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ رب العالمین تو ان تعدد نعمتہ اللہ لا خصوصاً ہے گنتی نعمتیں دے اور ہم گن گن کر شکر کریں بعض لوگوں کے دل میں یہ بات چھ جاتی ہے آپ کو اسوچہ سے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ کوئی معقول علمی جواب ارشاد فرما دیں تاکہ انکی بھی تسلی ہو اور ہم دوسرے بھی اس شبہ سے صاف رہیں۔

الجواب یوں تو تمام عباد میں شکر ہی ہیں بس تو غازی رکعات بھی محدود نہوں نہوگا بھی محدود نہوں خود حدیثوں میں تسبیح و تہلیل کا عدد آیا ہے نعوذ باللہ وہ بھی قابل اعتراض ہوگا اول تو محدود نہوں نہیں اشارہ لطیف ہے اپنے عجز کی طرف کہ اے اللہ آپ کی نعمتیں غیر متناہی ہیں مگر ہم شکر غیر متناہی ادا نہیں کر سکتے گویا پربان حال یوں کہہ رہا ہے ۷

شکر نعمتہائے تو چند ان کہ نعمتہائے تو ۛ عذر تقصیرات ما چند ان کہ تقصیرات ما
پھر یہ کہ گو تسبیح کے دانہ محصور ہیں مگر یہ تو ممکن ہے کہ تسبیح پر مجرات غیر محصورہ پڑیں
تو وہ وسوسہ بھی نہ رہا اور ظاہر ہے کہ غیر متناہی دانوں کی تسبیح ممکن نہیں اسکا مقتضایہ
ہو گا کہ تسبیح متروک ہو جاوے گی اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بدون تسبیح کے ذکر کرنا
یاد نہیں رہتا تو ذکر بھی متروک ہو جاوے گا دوسرے اسکو شکر کہنے کی کوئی قطعی دلیل ہے
ذکر خود بھی طاعت مستقلہ ہے مثل صوم و صلاۃ وغیرہ کے۔

سوال مولائی اکثر نمازیں یہ حالت ہو جاتی ہے کہ بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں
الجباب مبارک حالت ہے ۛ

اے خوشا چشمیکہ آن گریان اوست ۛ اے خوشا آن دل کہ آن بریان اوست
سوال اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ چاروں طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ ہے تو بڑا بد نصیب
تو اتنا بڑا گنہگار ہے کہ دنیا میں رہنے کے لائق نہیں تیرا جو داس دنیا کے قابل نہیں۔
الجباب یہ آواز محض دماغ اور تخیل کا تصرف ہے قابل التفات نہیں اور اگر آپکے خیال
کے موافق اسکو صوت غیبی بھی فرض کریں تو بھی یہ سرتاسر ارشاد و ہدایت ہے کہ
آپ اپنی اصلاح حال کریں تو بھی یہ رحمت ہوئی آپ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور
میری اول تشخیص کے احتمال پر اپنے دماغ کی بھی اصلاح فرمادیں۔

سوال یہ سکر قلب کو سخت پریشانی ہوتی ہے اور بہت رونے کو جی چاہتا ہے ای کشاکش
میں زندگی گزار رہا ہوں یہ کیا ہے حضور اسکے واسطے کوئی دعایا در و تجویز فرمادیں۔
الجباب پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے تفصیل اسکی اوپر لکھ دی ہے خدا کا شکر کیجئے
اور اپنی جسمی و روحی اصلاح کیجئے۔

سوال حضور تحریر فرمادیں کہ اگر دلیں خفیف سی کمزوری اور بد اعتقادی کبھی کبھی بوقت
مصیبت وغیرہ اللہ کی طرف سے ہو جاتی ہے تو کیا اس سے ایمان میں تو کوئی نقصان
نہیں پہونچتا ہے۔ کیونکہ بندہ کی حالت کبھی کبھی ایسی ہو جاتی ہے کہ خفیف سی بد اعتقادی
کسی عجیب بات کے وقوع سے ہو جاتی ہے مگر بعد میں اسکی تلافی کیلئے دل بہت ملامت

کرتا ہے اور بہت استغفار کرتا ہے اور فوراً ہی ایمان میں ایک قسم کی ترقی لگتی ہے اور ایمان دو گنا ہو جاتا ہے جس وقت یہ بد اعتقاد ہی ہوتی ہے اس وقت دل چاہتا ہے اور دل سے دعا نکالتی ہے کہ اے رب العزت اگر میری ایسی حالت ہوتی ہے تو تو اس عاجز کو بہت عرصہ تک اس دنیا میں نہ رکھ اسے اس طرح بہت سی باتیں واقع ہوتی ہیں حضور ارشاد فرمادیں کہ اسکا کیا علاج ہو سکتا ہے۔

الجواب ایسے وساوس مضر نہیں احتیاطاً استغفار بھی کر لینا بہتر ہے زیادہ فکر و کاوش نہ کیجئے۔

سوال یکے از مجازین اس سال متوسلین نے جدائی اور دوری کی شکایت کی بعض شکایات یہ خیال ہوا کہ چندہ جس زمانہ میں اُس جگہ حاضر ہو متوسلین ذکر شاغل لوگ ہفتہ میں ایک روز مثلاً شب جمعہ فرصت کر کے سب ایک جگہ جمع ہو کر ذکر و شغل و فکر میں مشغول رہیں تاکہ غفلت طویل دور ہو اور تلافی مافات کا بھی سبب بنے چنانچہ اُسکو بندہ نے بہتر سمجھ کر اس عرصہ میں دو تین ہفتہ اس طرح قصداً جمع کر کے کچھ نصیحتیں سنائیں اور اکثر اوقات ذکر و شغل میں گذاری اگرچہ دائرہ و حلقہ نہ ہوا تاہم اس صورت اجتماعی میں ذوق و شوق و محبت کا اثر دیکھا گیا اسلئے اس طرح ہمیشہ حاضر ہو کر ہفتہ وار ذکر و شغل کر نیکو اور ایک مسجد میں رات بھر رہنے کو تاکید کر آیا۔ اگرچہ اس میں کوئی بدعت و کمی نہیں جاتی لیکن تاہم چونکہ اس قسم کا ارشاد سامی صادر نہیں ہوا ہے اسلئے دل میں کہنگا گندتا ہے کہین سنت سیئہ تو نہ ہو جاوے۔

الجواب آئندہ اندیشہ اسکا ضرور ہے بطور خود جو چاہیں ذکر و شغل کریں یہ بھی تو ممکن ہے اہتمام اجتماع کا بند کرنا چاہئے۔

سوال کیا از روی مکاشفہ ماز راہ فرست ایمانیہ آپ آگاہ کر سکتے ہیں کہ میری بد بختی یا کسل بمصدق من تعلق بالکسل فلیاس عن سعادة الدارين مجھے دنیا دین کہیں کا بھی نہ رہے گی۔

الجواب یہ کسل طبعی و طبی ہے جو نہ مذہب ہے اور نہ مضر اور جسکی مذمت آئی ہے وہ

کسل اعتقاد دی ہے یا ضروریات میں عملی مفکر رہے یہ عرض نہیں۔

حال کوئی جدید حالت قابل تحریر نہیں ہے البتہ قلب کی حالت ایسی رہا کرتی ہے کہ جس سے افسوس معلوم ہوتا ہے معلوم نہیں عاقبت کیا ہوگی وسعت رحمت الہی خیال کر نیسے امید بندہ جاتی ہے اپنی خطیات پر نظر کر نیسے ناامیدی چہا جاتی ہے لیکن یہ خیال پھر آجاتا ہے کہ آخر امید کا بندہ ہون ازل میں میرے لٹھی جو کچھ تجویز ہو چکا اوسکو کون ٹال سکتا ہے (ع) کش مکش سے ناامیدی کے ہوا ہون میں تباہ۔ دعا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے اور ہر اہل وعیال کے ترویات بھی دامن پکڑ رہے ہیں۔ اللہ ہی فضل فرماوے تحقیق افسوس رہنے کو جو لکھا ہے تو یہی تو علامت خیر کی ہے اپنے کام میں لگے رہے اور کوتاہی سے استغفار کرتے رہے۔

حال عرصہ سے عریضہ گذارش فکر کا رہا ہے دنیا میں اس قدر مصروفیت ہے کچھ عرض نہیں کیا جاسکتا خاص کر ماہ ڈیڑھ ماہ سے بلکہ کچھ زائد عرصہ سے ادائیگی اور ادائیگی بھی کم وقت ملتا ہے جس طرح بھی ہوتا ہے معمولات روزانہ ادا ضرور کر لیتا ہوں تلاوت قرآن شریف و منزل دلائل الخیرات و منزل مناجات مقبول تو ضرور ہو جاتی ہے۔
تحقیق غنیمت سمجھنا چاہئے۔

حال البتہ دوازدہ تسبیح وقت معینہ پر ادا نہیں ہو سکتی جس کا بہت رنج رہتا ہے۔
تحقیق رنج بھی خالی از نفع نہیں ہے۔
حال بعد عشا نکان کے سبب سے اکثر غنودگی بہت ہوتی ہے مجبوراً چوڑ دیتا ہوں کہ تہجد کے وقت ادا کرونگا اور اس وقت آنکھ نہیں کھلتی پھر دن کو ہی پڑھ لیتا ہوں حتیٰ الامکان ناغہ تو نہیں ہوتا مگر بحضور دل ادا نہیں ہوتا۔

تحقیق عدم سے وجود بہتر ہے۔
حال امید دار دعا ہوں کہ مجھ کو توفیق خیر عطا ہو۔
تحقیق آمین۔

حال حضور نے جب سے اس ناچیز کی دستگیری فرمائی ہے اور یہ تعلیم فرمایا ہے

اسم ذات اللہ جبر سے اور ہو خفی اور تعداد میں تین ہزار ہے بندہ برابر ادا کرتا ہے اور جب تک ادا نہیں کرتا ہوں تو طبیعت پر رنج سارہتا ہے اور کہی سوتا ہوں تو سوتے میں ذکر جاری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ پاس جو لکھی سوتے ہیں وہ بیدار ہو جاتے ہیں یا کہ تیرہ بندہ سوتا تھا تو سوتے میں ذکر جاری ہوا اور اس قدر آواز بلند ہوئی کہ بندہ خود اپنی آواز سے بیدار ہو گیا بروقت نیند اڑ ہوئی کبھی قریب تین چار منٹ تک وہ آواز اللہ جبر سے ہو خفی جاری تھا اب دل چاہتا ہے کہ کچھ تعداد بڑھا دی جاوے اور مراقبہ کو بھی طبیعت بہت چاہتی ہے اب جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے۔

تحقیق اگر فرصت اور قوت ہو تو ایک ہزار اور بڑھا دیں اور مراقبہ موت و مابعد الموت کا شرح لکھ کے اطلاق عید جاوے باقی جو حالات لکھو ہیں مبارک ہیں مگر دماغ کی تڑپ کا ہمیشہ خیال رکھیں جیسے روغن کدو کی مالش اور جیسے مغز پادام اور مغز تخم کدو کا شیرہ مصری سے شیرین کر کے پینا۔

حال دنگے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر ایک روز ایک ستارہ چمک پڑا کیفیت دیکھ کر مشابہ خواب ہو کر مثل ایک ٹین کے گھر کے اوپر نہایت پر شعاعیں آفتاب مغرب کی طرف سے آنکھ پر بہت زور سے چمک پڑا کہ تاب چشم ظاہر سے نہیں ہو سکتا بعدہ زائل ہو گیا۔ تحقیق یہ سب آثار مرتب ہیں یکسوئی پر جو مشغولی ذکر سے حاصل ہوئی ہے۔

سوال اکثر اوقات درانتنائے ہمسران و بزرگان و عزیزان کلام فصوصے از زبان بیرون می آید معلوم می شود کہ انجہ ذہن و حافظہ و غیرہ کم میشود آن بکثرت کلام است پس بحق فدوی دوبارہ این چہ باید کرد حتی کہ فدوی از ان یک قلم اعراض آید و زبان بجز کلام لا بد یہ ضروریہ بتفقط نیارد

الجواب علاج کثرت کلام آنست کہ بر نفس خود تضریرے مقرر کردہ شود مثلاً ہر گاہ کلام فصوصے سر نہ زندیک آنہ یاد آئے یا دور کعت یا چار کعت ہر چہ بر نفسی نہ زیادہ سہل باشد نہ زیادہ گران کہ از تحمل بیرون باشد لازم گیرد انت اللہ تعالیٰ بزدوی ہر چہ تمام ترین مرض دفع میشود۔

سوال ایک مرتبہ کانپور میں آپ نے وعظ میں یہ ارشاد فرمایا تھا خطرات دوسو اس کا آنا
مضر نہیں بلکہ اچھا ہے کہ چور وہیں آتا ہے جہاں مل ہو اور شیطان دولت ایمان کا دشمن
ہے یہ بھی خیال رہی لاتا ہے اسکی طرف التفات نہ چاہئے پہلے تو مجھے دوسو بہت اتر
تے میں اسی وجہ سے خوش تھا کہ الحمد للہ دولت ایمان تو ہے مگر اب عرصہ سے کوئی دوسو
یا خطرہ نہیں آتا تو خیال ہے کہ خدا نخواستہ مجھ سے وہ دولت کیا ہوئی
الجواب لاجل ولا توفہ آپ خوب سمجھے یہ کہنے کہا ہے کہ دوسو نہ آئیکا سبب اسی میں
منصہ ہے بلکہ اسکا ایک دوسرا سبب یہی ہے کہ شیطان ناامید ہو کر دوسو سے ڈالنا چھوڑ
دیتا ہے کبھی یہ سبب ہوتا ہے کہ یکسوئی میں ملکہ راستہ ہو گیا اسلئے نفس کو دوسری
طرف توجہ نہیں ہوتی۔

سوال قابل عرض یہ ہے کہ بعد ذکر بارہ شیخ جب مراقبہ میں بیٹھ جاتا ہوں تو چھالت
خودگی ایک دو ہندو سامنے ادباً اگر سلام کرتے ہیں میں اونکا سلام لینے کے لئے ہاتھ
اٹھاتا ہوں اور پھر پھرتا ہوں ایسا تین چار بار اتفاق ہوا ہے جسکے باعث سے گھبرایا ہوں
یہ کیا چیز ہے اور اسکا علاج کیا ہے ارشاد فرمائے تو احسان عظیم ہوگا اور حسبہ علی۔
الجواب یہ یا تو دماغ کا تصرف ہے اور یا شیطان کا تمہل ہے دونوں حالت میں اس طرف
التفات نہ چاہئے اس سے خود بخود یہ دفع ہو جاوے گا اور اتفاقاً خواہ دفع ہی کے قصد سے ہو
مضر ہے اور اگر اسوقت اتنا ہوش ہی نہ ہو تو پھر اسکا یہی وہ مخاطب نہیں اور نہ اسکو اس سے
ضرر ہوگا۔

حال میرا حال بالکل میری خیال میں تمہارا معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ تعلیم طلبہ اور نصیحت
عوام میں ازدحام کے سبب سے کبھی تنگ اور پریشان ہوتا ہوں اور کبھی کبھی سخت کلامی
بھی کرتا ہوں اس میں ضرور میں گناہ نگار ہو گا اس میں خوف بتا ہی ہوتا ہے اور اذکار و اشغال
غائبانہ ہوتے ہیں مگر پورا کیا جاتا ہے اس واسطے دل ہمیشہ دردناک رہتا ہے ابھی سال
خدا کے فضل سے کچھ باغ جمین مکان ہے اور کچھ پیداواری زمین خرید کر کیا ہوں انشاء
اللہ تعالیٰ اوقات بسر کیلئے دوسرے کی محتاجی کی ضرورت نہ ہوگی۔

تحقیق تعلیم طلبہ اور نصیحت کو ترک کیجئے گو تنگی اور پریشانی ہو حتی الامکان حدود و قیود سے غیظ و غضب میں تجاوز نہ کیا جاوے اور جو غلطی ہو جاوے اسے تقاضا سے اُسکا تدارک کیا جاوے اور اذکار و اشغال بالکل تو ترک نہ کریں کہ بے برکتی اعمال میں ہو جاتی ہے لیکن اگر تفصیل ہو جاوے تو مضر نہیں نفع رسانی اُس سے افضل ہے اس سے دل خوش رہا کہ آپکو اطمینان معاش حاصل ہو گیا اللہ تعالیٰ اسکے غوائل سے بھی محفوظ رکھے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب نیت آپکی خالص ہے اور عزم بھی تقویٰ کا ہے تو غوائل سے محفوظ رہیں گی۔

حال حضورؐ جو ترکیب پر مبنی قرآن شریف کی تحریر یہ فرمائی ہے کہ جو پڑھو خیال کرتے جاؤ کہ زبان سے یہ نکل رہا ہے حضرت بہت مزہ آتا ہے اللہ پاک حضورؐ کو جزا بخیر عطا فرماوے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ زیادہ برکت فرماوے۔

سوال کوئی سالک فرمائیے عرصیان پر مغفرت کا اطمینان نہ مونی یہ قصد کر لیا کہ جیتک خدا راضی ہو نیک بشارت نہیں ملیگا تب تک کہانا نہیں کھاؤ گا ایسا قسم کھانا شاعر عاجز ہے یا نہیں

الجواب ایسی قسم حرام ہے کیونکہ بشارت یقینی تو دنیا میں ممکن نہیں اور بشارت غشی اختیار دی نہیں اگر اس کا وقوع نہ ہوا تو ہلاک نفس لازم آدلیگا۔

حال بحضور اقدس حضرت مولائی دمرشدی وسیلۃ یومی و غدی دامت النوار رحمہم العالیۃ المسلمین علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تمنائے قدمبوسی کے بعد عرض ہے پہلے اتباع شریعت کا اہم میں لحاظ رہتا تھا معصیت پر جرات نہ ہوتی تھی اگر گناہ ہو جاتا تو سخت قلق و اضطراب ہوتا مہر وقت اتباع سنت کی خواہش رہتی اور اس معاملہ میں دل قوی تھا مگر فسوس اب دو تین برس سے وہ حالت نہیں رہی اتباع شریعت کا خیال تو بے بنہ موجود ہے مگر قوت عملی بالکل کمزور ہو گئی ہے معصیت پر وہ قائل نہیں ہوتا حالت اتنی رزی ہو گئی ہے کہ عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے بزرگان دین کی خدمت میں بہت دل لگتا تھا

مگر اب اپنی بد اعمالی کی وجہ سے حاضری سے شرماتا ہوں چنانچہ حضور حبیب کا پتہ تشریف لائے
 ہیں تو اپنی سیدہ کاری کی وجہ سے حاضری میں بہت پس و پیش ہوا لیکن شفقت بزرگانہ
 نے جرات دلائی اور شوق پاؤسی نے بے اختیاری کی حالت میں قدموں پر جا ڈالا اور حال
 اپنی کچلی حالت کا موجودہ حالت سے موازنہ کرتا ہوں تو شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہوں مگر ایک
 سخت تعجب ہے کہ باوجود ان سیاہ کاریوں کے مقاصد کیلئے صرف دعا پر اکتفا کرتا ہوں
 اور برابر عرض کرتا رہتا ہوں حتیٰ کہ مرادین پوری ہو جاتی ہیں اور دعا کے بعد اس قدر مطمئن
 ہو جاتا ہوں کہ گویا دعا قبول ہی ہو گئی اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً عجیب و غریب خواب دیکھتا
 رہتا ہوں جس سے حیرت ہر صحتی جاتی ہے منجملہ سہت سے خوابوں کے ایک خواب
 عرض کرتا ہوں جس سے حضور کو صرف اطلاع دینا مقصود ہے تو ہوا زمانہ ہوا جب میں
 نے خواب میں دیکھا کہ میں چاہ زمزم پر حاضر ہوں اور شاید مولوی محمد شفیع صاحب بجنوری
 بھی ہیں حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور زمزم کا پانی بار بار نہایت
 عجلت اور تیزی کے ساتھ ایک طرف میں بہہ رہ کر لاتے ہیں اور مجھ کو ہلاتے جاتے ہیں
 یہاں تک کہ میں آسودہ ہو گیا اور میرے شکم میں گنجائش نہیں رہی لیکن حضور انور صلی اللہ
 علیہ وسلم اسی سرعت کی ساتھ برابر زمزم لاتے جاتے ہیں اور ہلاتے جاتے ہیں
 جب پیتے پیتے میں تھک گیا اور پیٹ نکل آیا تو میں نے دلمین سوچا کہ انواع و اقسام کے
 امراض میں مبتلا ہوں اور زمزم کو جس نیت سے پیا جائے مفید ہے لہذا اب رفع
 امراض کی نیت سے پینا چاہیے چنانچہ حضرت انور صلی اللہ علیہ وسلم لاتے رہے
 اور میں بتا رہا ہوں بعض چیزیں حضور نے بتائیں اور بعض میں گپ چھین خواب طویل
 تھا اکثر حصہ ذہن سے جاتا رہا میرا خیال تھا کہ اس خواب کے بعد شاید میری حالت
 درست ہو جائے لیکن میرے آثار حالت بدستور قائم ہے اب کل ہایک واقعہ اور پیش
 آیا جناب نواب بیگم صاحبہ کے بچہ صاحبزادہ نواب خاں صاحب نے کل صبح نماز
 کی وقت خواب میں دیکھا کہ میرا چہرہ خوشی سے نہایت لبشاش ہے اور میں ان سے
 کہہ رہا ہوں کہ حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم اچانک تشریف لائے ہیں اور میرے کندھے پر

پر اپنا دست مبارک رکھ کر کہہ کر فرماتی ہیں کہ یہ مصطفیٰ سے کہہ دیتا لیکن وہ فرمان حضور کا
 چھو گیا دہنیں رہا اس خواب کے بعد خواب حبیب پر عجب کیفیت حارسی ہوئی اور فرماتے
 تھے کہ خوشی سے تمہارا چہرہ بھی چمک رہا تھا خواب حبیب ایک آزاد منش آدمی ہیں اور
 نئی تہذیب کے پابند بہت سے امور میں انتہائی آزادی ہے لیکن چند روز سے انہوں
 نے شاہ صاحب کانپوری کے مرشد زادہ سے خفیہ بیعت کی ہے اور اب نماز کے بھی
 پابند ہو گئے اور مرشد کے بتائے ہوئے ذکر و شغل بھی کرنے لگے ہیں لیکن خادم ہی کا سا
 حال اُنکا بھی ہے کہ ہمیشہ سے خواب عجیب و غریب دیکھا کرتے ہیں ایک مرتبہ دیکھا کہ
 حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ایک بیٹل کا غنڈہ بکے ہوئے دیکر
 فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے محکو مرحمت فرمایا ہے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضور انور تشریف
 لائے اور فرماتے ہیں کہ تم ہمارے پاس مدینہ منورہ کیوں نہیں آتے اونہوں نے
 عرض کیا کہ قرض کی وجہ سے پریشان ہوں یہ ادا ہو لے تو حاضری کا ارادہ کروں فرمایا کہ
 یہ سب مشکلیں رفع ہو جائیں گی ابھی خانگی امور میں اُنکی طرف سے کچھ ایسے معاملے پیش
 ہوئے جو اُنکی اعزہ کی تکلیف کا باعث تھے۔ خواب میں دیکھا کہ کوی کہہ رہا ہے
 مباش در پے آزاد ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہ ہے نیست
 چند بار حضور انور کو ابھی خواب میں دیکھا چکے ہیں اُن خوابوں کی تعبیر حضور سے دریافت
 کرتے ہیں اور سلام سنون عرض کرتے ہیں۔ میرے آقا حضرت فخر عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اب بھی چند بار خواب میں دیکھا چکا ہوں اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
 اور سلسلہ کے بزرگوں کو جن سے بہت سی بشارتیں معلوم ہوئیں ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب
 رحمۃ اللہ علیہ و حضرت حافظ محمد صنامن صاحب شہیدؒ و حضرت مولانا گنگوہی و حضرت
 مولانا محمد قاسم صاحب کو اپنے غریب خانہ پر قیام فرماتے دیکھا انشاء اللہ تعالیٰ کسی
 دوسرے موقع پر ان خوابوں کو بھی عرض کر دوں گا عرض کے طویل ہو جا۔ نیسے حضور کو
 یہ نہیں تکلیف ہوگی اور حالات عرض کر دوں گا تو حضور کا وقت اور ضائع ہو گا مگر میرے آقا
 شامت اعمال سے سبہ کاریوں سے اب تک چھٹکارا نظر نہیں آیا میرا ان ہوں کہ

کروں میری حالت زار پر توجہ فرمائی جائے کہ یہ بد اعمالیاں اور سیہ کاریاں جاتی
ہیں اور میں خدائے تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بن جاؤں عرصہ سے ارادہ تھا کہ اپنی حالت
زرا عرض کروں مگر نہ امت مانع تھی آج نواب صاحب کی تحریک سے اس عرصہ
کے لکھنے کی جرات ہوئی زیادہ حد ادب۔

تحقیق عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ بدون ہمت کے کسی کی توجہ سے نہیں
ہوتی نرمی تمنا ہوس سے زیادہ نہیں ہے ہمت یہ کہ عزم مصمم کیا جاوے کہ ہرگز
مخالفت نہ کروں گا اور افسوس عمل کر نہیں جو مشقت بھی پیش آوے اسکو برداشت
کیا جاوے بس اسی سے باطن درست ہو جاتا ہے باقی کیفیات کے سمجھنے پر کمر
مثلاً قلق کیوں نہیں ہوتا و مثل ذلک۔ اگر خوابوں کے بعد اس ہمت کی توفیق ہو
جائے تو یہ خواب بشارات ہیں ورنہ نعوذ باللہ استدراج ہے مثلاً خواب چمکانا ہو یا
اسکو علامت کمال یا قبول سمجھا جاوے تو یہ ضرر ہے بخداست جناب نواب صاحب بعد سلام
مسنون مضمون واحد معروض ہے۔

حال چند روز سے دلپر سخت یسین رہتی ہے اور دل بہت گہرا ہے اور میں نے
ایک دن کیمیائے سعادت کا مطالعہ کیا اور اس میں جو امام نے جانگنی کی تکلیف کی
بابت اور قبر کی ہیبت کی بابت لکھا ہے اس سے دلپر سخت گھبراہٹ رہتا ہے۔
تحقیق کتاب الرجا و کتاب المجدۃ کیمیائے سعادت کی چند بار مطالعہ کرنا مناسب ہو
حال بعض دفعہ دل میں یہ خیال آتا ہے کہ نعوذ باللہ منہ جھکو خداوند رحیم اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت جان سے زیادہ نہیں پھر اگر ضرورت ہو
تو تو بذل نفس کیسے کر سکیگا۔

تحقیق جان سے ساتھ محبت طبعی ہے اور خدا و رسول سے ساتھ محبت عقلی ضرور ہے
اور جان دینے کی دشواری محبت عقلی کی کمی کی دلیل نہیں کچھ دہم نہ کریں۔
سوال حضور خداوند رحیم سے دعا فرمائیں۔
الجواب دعا کرتا ہوں۔

سوال کوئی ایسا ارشاد فرمادین کہ دنیا مردار کی محبت دل سے بالکل دور ہو جائے
الجواب کتاب ذم الدینا کیمیائے سعادت ہی کی دیکھئے۔

سوال حضور میری طبیعت میں استقلال بالکل نہیں ہے جس کام کو شروع کرتا ہوں
اُسکا کچھ نتیجہ معلوم نہیں ہوتا اس کے واسطے کچھ جو نیز فرما دیجئے۔

الجواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ بحد اللہ تعالیٰ میں خیریت سے ہوں دعا کرتا ہوں استقلال
کی بھی تدبیر ہے کہ چند روز نفس پر حیر کر کے تکلف کسی کام پر دوام کیا جاوے بس
اسی طرح عادت ہو کر استقلال ہو جاتا ہے جلدی کامیابی نہیں ہوتی یہ بسیار سفر باید
یا بخنہ شود خائے۔

حال بتوفیق الہی و توجہ باطنی القبلہ اور ادرہ معمولہ سے غافل نہیں ہے لیکن ذکر اسم
ذات و دیگر معمولات کی وقت خیالات لایعنی سے بڑی پریشانی ہوتی ہے دل ایک
خیال پر نہیں جمتا۔

تحقیق کچھ حج نہیں اُسکا قصد ہی نکسیتیہ ایسے عوارض سب کو پیش آتے ہیں اور بدن
کسی خاص تدبیر کے خود بخود اسکی اصلاح ہو جاتی ہے البتہ کام کئے جانا چاہئے۔
حال کوئی کیفیت یا نور وغیرہ نہیں ناگاہ کو نظر نہیں آتا۔ اگرچہ اسکو مقصود نہیں سمجھتا ہوں
تحقیق بس جب مقصود ہی نہیں سمجھتے پھر اُسکا ذکر اور فکر ہی کیا اور پر کا مقصود یہاں
بھی سمجھ لیجئے۔

حال مناجات مقبول کے آخرین جو معمولات مندرج ہیں ادنیٰ سے بعض کو چٹک
لئے وقت ملتا ہے کیا کرتا ہوں نماز چاشت و اخراق بھی چند روز سے پڑھتا شروع
کیا ہے

تحقیق اللہ تعالیٰ استقامت بخشنے۔

حال شروع میں سم ذات بار و بزرگ پڑھا کرتا تھا مگر کچھ دنوں بعد سر میں دہمک
ہو نیلگی اور بدن میں لاعری آگئی اُن دنوں میں کچھ دنیاوی تفکرات میں بھی مبتلا ہوتا
یہ معلوم فکر سے یہ حالت ہوئی یا کسو جہہ سے بہر حال اب اسقدر نہیں پڑھا جاتا چہرہ

تو روزِ مَرَد اور کبھی کبھی ۹ ہزار تک پڑھ لیتا ہوں۔
تحقیق اگر یہ بھی گراں ہو تو اہد بھی تحقیق کر دیکھیے جب تک پوری قوت نہ آوے
حفظِ صحت اہم ہے۔

حال و طاقت کو جو مناجاتِ مقبول سے پڑھتا ہوں نعمت سمجھتا ہوں اور پڑھنے
کی وقت دل میں خوشی معلوم ہوتی ہے۔
تحقیق اللہ تعالیٰ برکت فرمادے۔

حال حضور کی نئی کتاب تالیفِ شہرِ الطیب مطالعہ کر نیکافدوی کو بڑا شوق تھا چنانچہ
اسکو منگایا اور شروع سے آخر تک حرف بحرف پڑھا آخر میں پہل حدیث ملحق جو مشتمل صلوٰۃ
وسلام ہے اسکو بھی اپنا وظیفہ بنا لیا ہے روزِ مَرَد بعد نمازِ فجر پڑھا کرتا ہوں۔
تحقیق اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔

سوال اکثر نمازِ دن کے بعد درودِ شریف کا کوئی مختصر صیغہ پڑھنا چاہتا ہوں جسکی
ہدایت مناجاتِ مقبول میں ہے آیا اللہ صہل علی محمد و آلہٖ السلام پڑھا کر دن یا کوئی
دوسرا جہیں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں۔

الجواب اختیار ہے۔

سوال میں وقتِ برتجد پڑھنے کی پابندی نصب نہیں ہوتی کیا کر دن بعدِ عشاء
آٹھ رکعت یہ نیت تہجد پڑھا کرتا ہوں اور وقت پر کبھی کبھی۔

الجواب سب کافی ہے پریشان نہ ہوں۔

حال ماہِ گذشتہ میں دل بہت بگڑ گیا تھا ایک ایسی مقام پر جانا چاہتا تھا جہاں پہلے
رہ کر ایک سخت گناہ میں مبتلا ہو گیا تھا محض دنیا کی واسطے جانی کا ارادہ ہو رہا تھا مگر
عقل مانع تھی بارے حضور کی توجہ سے اب بالکل دل ہٹ گیا اور اللہ تعالیٰ نے
اسی جگہ کشائشِ رزق عطا فرمائی میں اسکو حضور کی توجہ باطنی کا اثر سمجھتا ہوں جو
غلاموں پر اکثر مبذول رہا کرتی ہے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ کا شکر کیجیے میں کیا اور میری توجہ کیا مگر حسن ظن سے فضلِ الہی

متوجہ ہو جاتا ہے۔

حال دنیاوی تردد و بد نصیبی کی وجہ سے دیکو اسم ذات چوبیس ہزار وظیفہ نہیں ہوتا۔

تحقیق اس سے نصت یاریع کر لیا جاوے۔

حال اس لئے دل ہر وقت مغموم رہتا ہے لیکن مجبوری کی حالت میں بعد نماز تہجد بارہ صبح کسی صورت سے اللہ پاک انجام دیتا ہے۔

تحقیق الحمد للہ۔

سوال بعد نماز صبح قرآن شریف کبھی آدھا پارہ کبھی ایک پارہ اور مناجات مقبول ایک منزل السدا انجام کرتا ہے۔

الجواب بہتر ہے۔

حال اور بندہ جب شغل میں بیٹھتا ہے پہلے ہل جہینگر کا آواز تمام بدن میں معلوم ہوتا تھا اب بیٹھتے کے ساتھ ہی پہلے جہینگر کا آواز معلوم ہوتا ہے لیکن ٹوڑی دیر کے بعد ذکر اسم ذات تمام بدن سے جاری ہوتا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کوئی عضو مخصوص نہیں ہے تحقیق مبارک ہو آثار ذکر سے ہے۔

حال اور تمام بدن میں پسینہ جاری ہو جاتا ہے یہاں تک کہ کپڑا وغیرہ تر ہو جاتا ہے اس مریض کا حال یہ ہے حضور اپنی غلام کو موافق طبیعت علاج تحریر فرمادیں۔
تحقیق وہ شغل کیا ہے لکھیے اور یہ خط بھی ساتھ بھیجئے تو مشورہ دوں

حال نفس و شیطان درپے آزار ہیں گاہ گاہ نفس کا استقدر تسلط ہوتا ہے کہ صفائر تو کیا کبار سے بھی پاک نہیں ہوتا مگر حالت بدلنے سے یعنی اطفائے ہیجان نفس کے بعد بہت پشیمانی ہوتی ہے کہ بار بار توبہ کرتا ہوں اور آئندہ کیلئے پختہ ارادہ کرتا ہوں کہ پہر ایسی غلطی کبھی نہ ہوگی پہر کبھی ایسی حالت ہو جاتی ہے اور گزشتہ ارادہ یاد نہیں رہتا پہر ایسا ہی کرتا ہوں کہ توبہ و استغفار سے مدد لیکر مضبوط ہو جاتا ہوں اور پہر کبھی وہی حالت ہو جاتی ہے لہذا امید دار ہے کہ حضور والا بندہ کے حق میں بتوجہ قلب

ایسی دعا فرمادین یا ہمت باطن سے تصرف فرمادین کہ حالت نفس کی مطمئن ہو جاوے
اور معاصی کی رغبت بالکل چھوٹ جاوے کیونکہ بندہ بہت حیران ہو لیا ہے بس
ابنوالہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل فرما کر قبول فرمادین -

تحقیق کوئی گران جبرمانہ نفس پر مقرر کرین انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا میرے نزدیک
جب معصیت کی طرف عود ہو چائیس پچاس نفلین اٹھکے تدارک کیلئے پڑھی جاویں
اور پھر اطمینان دین -

حال اسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ گرفتار وحشت عرض کرتا ہے آج کل وحشت
کا دورہ ہے لیکن غلبہ نہیں حضرت امیر کے کسی خیال کو قیام نہیں ایسے اداہم طاری
ہوتے ہیں جو عقل سے دفع نہیں ہوتے بلکہ عقل نہیں رہتی ضروری جائز کام جنگی ہر
فرد بشر کو ضرورت ہے اور نہایت آسانی سے انجام دیتے ہیں نہایت مشکل دکھائی
دیتے ہیں اور ہرگز ہوس جرات نہیں ہوتی حضرت کیا پتہ رہنوں کسکو کہوں اور کون
سے بیوسست وغیرہ علامت وہ بھی موجود ہے خبر نہیں کیوں ہے باوجودیکہ دوسرا
کوئی تعلق نہیں اگر کچھ ہے تو برداشت نہیں ہوتی لیکن اپنے آپکو کہاں چھوڑوں
اگر کچھ ذوق پیدا ہوتا ہے تو جہان کی رہنمائی کا خیال اگر تنگی ہوتی ہے تو ہر ایک
سے نفرت کسی بات کو قرار نہیں پہلا حسین نقیضین جمع ہوں اس سے کیا ہو سکتا ہی
بخدا میں سیکار ہوں کوئی چیز مجھے اپنی ایسی نہیں معلوم ہوتی جو اس سے نفع لوں
بخدا میں کچھ بھی نہیں کیا کہوں اور کون کونسی بات کہوں اور کہاں تک میرا رب جانتا
ہے حضرت میں لاچار ہوں قلم بھی بیکار ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا جب غلبہ ہوتا ہے تو
کچھ نہیں رہتا جہان پڑا رہوں پڑا رہوں آپنے پاس آتا ہوں کچھ کہہ نہیں سکتا
وہ دورہ کے دن دن نہیں ہوتے آپ فرماتے ہیں کچھ کرو لیکن کیا کروں جو کچھ
لکھا سچ لکھا لیکن غلط لکھا مجبور ہوں ادھر اپنے حضرت محمدؐ سے شرم آتی ہے وہ کیا
فرمائینگے واقعی کاہل ہیں لیکن میں خود خراب ہوں مجبور ہوں بیوقوف ہوں مجبور
ہوں لائق رحم ہوں اللہ تو جانتا ہے اب گھر چارہ ہوں

تحقیق اسلام علیکم ورحمۃ اللہ قال الشیرازی رحمہ
 چند اندک گفتیم غم باطنیان + درمان نکردند مسکین غریبان
 ماحال دل را بیا یاد گفتیم + نتوان ہمفتن درد از جیبان
 جب تک کسی ایک کو پناہ نہ دے تا تک اور اس کو بالکل جواب نہ دے تا تک اور اس کے سوا سب کا معلوم
 نہ سمجھ جائیگے کچھ نہیں ہوگا میں ہمیشہ ہی کہتا ہوں شاید مجھ کو کہتا تھا آج صاف صاف
 کہد یا باقی سے دو دل بودن بجز بے حاصلی نیست بے تکلف بات یہ ہے کہ
 اگر اپنی حضرت مرشد مظلوم سے پورا پورا اعلقا ہے اور انکو پوری شفقت ہے
 تو اذن سے عجب توڑے اور سب سے منہ موڑے اور اگر کسی جزو میں کمی ہے تو
 جس سے اطمینان ہو اسکی علی الاطلاق اطاعت کیجئے اور مرشد صلی کو صرف برکت کیلئے رکھو
 حال جس دم جو حضور نے قبض کیلئے ارشاد فرمایا تھا اوسکو اب تک برابر کرتا ہوں
 اور اب بہت فرق معلوم ہوتا ہے طبیعت کہنے لگی ہے۔
 تحقیق الحمد للہ۔

سوال اور چند روز تک جس دم کے بعد آنکھوں کے سامنے کچھ رنگ ہر روز روئیہ
 مدور معلوم ہوتا تھا مگر اب نہیں معلوم ہوتا واللہ اعلم یہ کیا چیز ہے اور اسکا سبب کیا ہے
 الجواب بعض اوقات یہ انوار ہوتے ہیں لطائف کے اور اکثر تخیلات و ماغیہ ہوتے ہیں
 سوال اب یہی جس دم کرتا ہوں یا نہیں۔
 الجواب اب کسی دن کر لیا اور کسی دن چھوڑ دیا۔
 حال دوسری حالت یہ ہے کہ اگر کوئی نامشروع فعل ہوتا دیکھتا ہوں تو طبیعت کو
 بحد رنج ہوتا ہے اور غصہ معلوم ہوتا ہے کہ کیوں ہو رہا ہے اور دل مضطرب ہو جاتا ہے کہ
 کی طرح اسکو منع کروں چنانچہ حسب موقع منع کر دیتا ہوں اور اگر کسی اچھے
 فعل کا دل میں خیال ہوتا ہے تو بہت ہی شدت کے ساتھ ہوتا ہے اور جب تک
 اسکو کر نہیں لیتا دل میں اسکا تقاضہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب کر لیتا ہوں تب سکون
 ہو جاتا ہے۔

تحقیق مبارک ہو یہ حال رفیع ہے خدائے تعالیٰ ثبات و ترقی دے۔
حال جس فعل کی کائنات یا جس فعل کی ترغیب لوگوں کو دلاتا ہوں تو کسی قدر ضرور اسکا اثر ہوتا ہے۔
تحقیق الحمد للہ یہ برکت خلوص فی المواعظتہ کی ہے۔

حال بعض بعض وقت جب بیٹا ہوں تو خیال ہوتا ہے کہ ایک روز اسی طرح روح
نکل جاوے گی اور میں مردہ ہو جاؤں گا تو میرے ذمہ جو حقوق اللہ و حقوق العباد رہ جائیں گے
تو قیامت میں انکی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی پس کوئی صورت سمجھ میں نہیں
آتی صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و رحمت سے بخشے تو حجات
ملیگی درہ بہت مشکل ہے نیز یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی عمل ہمارا اس قابل نہیں جو
قبول ہو کیونکہ قبول کیلئے رشوق و خضوع شرط ہے اور وہ مفقود ہے جب یہ خیال آتا
ہے اسیکے ساتھ روتا بھی آتا ہے جب خوب رو لیتا ہوں تو یہ خیال ہوتا ہے کہ طرح
مجھ سے ہو سکتا ہے تعمیل کئے جاتا ہوں قبول کرنا مگر نا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں
ہے اور ان اعمال سے بخشائش کی امید نہیں ہے ہاں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے
بخشیدین تو کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ انکی رحمت بڑی وسیع ہے۔

تحقیق یہ سب علوم و احوال بالکل سنت کے موافق ہیں اللہ تعالیٰ مبارک فرماے

سوال میری مان حضور کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ پہلے جو کراماتین مشاہدہ
میں دیکھتی تھی اسوقت بالکل اندر ہوا ہو گیا دیکھا نہیں جاتا سبب اسکا نہ معلوم اب
حضور کی خدمت شریف میں عرض کرتی ہے کہ جناب اپنے شاگردوں میں شمار کر
کے صفائی آئینہ کیواسطے کچھ ذکر تعلیم فرمادیں شب و روز گریہ و زاری میں ہے لیکن
کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

الجواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ والدہ سے کہدیں کہ جنکو تم کرامات سمجھتی ہو وہ
ربن طریقہ تھے خدا کا شکر کرو کہ سب بند ہو انہیں تو عمر بھر ظہیر اللہ کے تماشہ میں
مبتلا رہیں سب پر لا حول پڑا ہر ذکر و طاعت میں مشغول ہو۔

حال السلام علیکم۔ بدو کے قلب میں سختی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور ذکر میں دل

حاضر نہیں رہتا ہے کچھ ایسی بات بتلا دیجئے کہ جس سے حضور اور ترمی بھی پیدا ہو جاوے اور میرے لئے امداد بھی فرمادیجئے میں بہت پریشان ہوں اور دعا بھی فرمادیجئے تحقیق اسلام علیکم ورحمۃ اللہ بختمی قلب اسکو کہتے ہیں کہ معاصی پر جرارت ہو جاوے اور خوف خدا نہ رہے اور جسکو آپ نے سختی سمجھا ہے وہ سختی نہیں ہے اور حاضر رہنا قلب کا اختیار سے خارج ہے اسکا قصد نہ کیجئے اور حاضر رکھنا البتہ اختیار میں ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ خود ذکر کی طرف یا ذکر کی طرف خیال رکھئے تو اسکی لئے کسی اور مستقل تدبیر کی ضرورت نہیں اس اصل کو عمر بہر کیلئے مستحضر رکھئے کہ اس سے ہزاروں غلطیات دفع ہو جائیں گے اور بین و عابہی نہ کرتا ہوں۔

حال میری ہشیرہ ایک بدعتی کے نکاح میں ہے مگر اُنکے عقائد فضائلہ تعالیٰ بہت اچھے ہیں مگر اوکا شوہر اوکو مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک بدعتی سے بیعت کریں میرے بہنوئی خود بھی مجاور و پیرزادہ قوم کے ہیں اور یہ سیر بھی عرس کرتے اور یہ میری بہنوئی اُنکے کشف کے متعلق بہت کچھ کرامات بیان کرتے ہیں میں نے یہ کہہ دیا کہ اُن سے کھو کہ اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا دو تو بیعت کر لینگے سو اُنہوں نے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ دکھا دیں گے اگر وہ دکھا دیں تو کیا اُنکی بیعت کر لینا جائز ہے کیا کوئی خلاف شرع شخص اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھاوے تو اس سے بیعت جائز ہے یا اسکی کامل ہونگی دلیل ہے

الجواب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھلا دینا اگر شبہہ تغیل سے بھی قطع نظر کر لیاوے کوئی مقبولیت کی دلیل نہیں وہ ایک قسم کا تصرف ہے جب تک اصل معیار یعنی تسبیح شریعت و برکت صحبت نہ دیکھا جاوے اسوقت تک بیعت جائز نہیں۔

سوال مجھکو دو ایک باتیں جو ذیل میں درج ہیں دریافت کرنی مقصود ہیں امیدوار ہوں کہ جناب والا اس عاجز کو جواب کا افتخار بخشیں حضرت میرے دل میں ایسے بڑے بڑے خیالات اکثر آتے ہیں کہ مجھکو یہ خوف ہو جاتا ہے کہ کہیں کفر و شرک نہ لازم آجائی

المدجل شانہ کے متعلق میں ایمان سے کہتا ہوں کہ میرے بدن کا رونگٹا
رونگٹا ایسے وقت میں کھڑا ہو جاتا ہے اور بندہ سخت اضطراب کی حالت میں ہوتا ہے
کہ کیا کرے اور خیالات ناپاک بڑے چلے جاتے ہیں دویم جب کبھی کچھ خیرات دیتا
ہوں تو خیال اکثر رہتا ہے کہ مجھ کو اس کا ثواب ضرور ملیگا اور یہ کام خوب کیا۔ کوئی میرا کام
جب سرزد ہو جاتا ہے تو فوراً یہ خیال ہوتا ہے کہ اب یہ کام کرو اچھا ہے اس سے اللہ
میان ضرور خوش ہو جائیگے جس طرح کہ پھر میں اوپر پہل جائیگے امید ہے کہ جواب سے
محروم نہ کیا جاؤں۔

الجواب السلام علیکم۔ جو خیالات بلا اختیار آدمی اور آدمی انگویرا سمجھے اس کو گناہ
نہیں ہوتا بیفکر ہو اس بیفکری کو از خود دفع ہو گا اور خیرات کے اچھے ہوئے میں کیا شبہ
ہے مگر خیرات میں جو نیت اخیر میں لکھی ہے یہ قابل اصلاح ہے اور اصلاح اچھی ہے
کہ اس وقت ندے بلکہ اس گناہ کا تدارک خوب گریہ و زاری سے کرے اور بعد میں
مستقل طاعت سمجھ کر خیرات دے۔

سوال السلام علیکم ورحمۃ اللہ کنار ش حقیر ناچیز بندہ کی یہ ہے کہ بندہ حسب
ارشاد حضور کے کتاب احیاء العلوم مطالعہ کرتا ہے جلد ثالث کتاب ذم الحجاہ والیرار
اس مضمون سے میرے دل پر بڑی چوٹ لگی وہ یہ ہے۔ وقد وعد اللہ ان یؤیدہ بالذین
باتوا من الاخلاق لم فلا تشغل قلبک بامر الناس فان اللہ لا یضیعہم وانظر لنفسک الخ
تو امام رحمۃ اللہ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے امر بالمعروف نکلیا جائے۔ قرآن مجید
میں جا بجا اسکی خوبی بیان فرمائی ہے کنتم خیر امتہ الخ ومن احسن قولا ممن دعا
الی اللہ الخ اس تعارض کا جواب اور بندہ کے حق میں کیا حکم ہے ارشاد فرمادین۔
میری عادت ایسی ہو گئی ہے کہ جسکو خلاف شرع چلتا دیکھا تو اسکو فی الفور آگاہ کر دیا
تو اس باعث اکثر لگانہ دیگانہ کے نزدیک میں میغوض ٹھہرا ہوں اکثر لوگ یہاں
کے بالکل شریعت سے ناداقت ہیں۔ اب میں خاموش رہوں یا حسب عادت
احکام شریعت بیان کرتا رہوں جو بات میری حق میں فیہ ہوا ارشاد فرمادین۔

الجواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت امام صاحب کا مقصود خاص اُن لوگوں کو خطاب کرنا ہے جو طلبِ کُشہرت کیلئے وعظ کا مشغلہ کرتے ہیں اور اپنی اصلاح کی طرف سے اصرار تو جہہ نہیں کرتے۔ فلا تعارض۔ آپ اپنا طرز نہ بدلے۔

حالِ یکے از ارشدِ خلقا از احترامِ عبادِ مجدست عالیجناب قبلہ و کعبہ سیدی و محبوبی دام ظلہم العالی۔ السلام علیکم۔ کئی روز تک محبتِ الہی کا نہایت غلبہ رہا اور یہ خیال غالب ہوا کہ اگر بعدِ مرثیہ حق تعالیٰ سے کچھ حجاب ہوا تو کیا کرونگا اور اس بات کا بہت صدمہ رہا ہر چند طبیعت کو سمجھایا کہ مالوسی نہ چاہئے مگر اپنی نااہلی اور نالائقی پر نظر تھی کہ ایسا ہو تو کچھ عجیب نہیں اسلئے کہ میں سخت نااہل ہوں کچھ اطاعت اور شکر نہیں ہو سکتا اور خیال کرتا تھا کہ گو جنت کی کوئی نعمت نہ ملے مگر حق تعالیٰ سے کسی درجہ میں حجاب نہ ہو پیر یہ حالت صبر کے ساتھ مغلوب ہوئی مگر شوق اب بھی ہے اور آرزو بھی ہو کہ حجاب کسی حد میں نہ ہو جو کچھ فائدہ محبتِ الہی حضور کی برکت سے میرے وجود پر ہو رہا ہے مگر اس بار غلبہ بہت رہا اب کئی روز حضورِ والا کی محبت کا بہت غلبہ ہو گیا شہیدہ اور عظمتِ عظیمہ جو میرے قلب میں ہے حضورِ والا کی اسکا اظہار مجھ سے نہ ہوا ہو سکے اسلئے کہ زیادہ اظہار کا مادہ میرے اندر نہیں نہ یہ کچھ محمود ہے اور یہ ایک قسم کا دعویٰ بھی ہے اور مجھے جیسے نالائق اور نااہل سے صدور دعویٰ نہایت محلِ استعجاب ہے مگر خیر مجبوری کو اس وقت کچھ اظہار کیا بار بار باوجود فقیرِ طبیعت یہ خیال آتا ہے کہ اگر حضور والا کا وصال حق تعالیٰ سے میرے مرثیہ پہلے ہوا تو مجھ کیسے چین آویگا اور مجھے بعد حضرت کی محبت کا غلبہ ہو رہا ہے اگرچہ ان غلبات میں حدودِ شہد عید سے کبھی تجاوز نہیں ہوتا لیکن یہ چینی ضرور ہے اگر یہ محدود ہو و مقصود ہو تو مبارک ہے گو کتنا ہی صدمہ ہو اور اگر کوئی امر مذموم ہو تو علاج فرمادیجئے پرسوں جب جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا جب۔ سے کسی قدر چین ہوا ہے درجہِ بڑا سخت حال تھا۔ نبائی عرض کر نیکی تاب نہیں اسلئے تحریر کیا دا۔۔۔ امام۔

تحقیق محبی محبوبی زادہ اللہ تعالیٰ عرفانا و قربا۔۔۔ امام علیکم ورحمۃ اللہ مبارک ہو

ماشاء اللہ دونوں حالتیں رفیع ہیں اول حالت تو ظاہر ہے حدیث میں شوقِ قہار کا مطلوب ہونا جس کے کمال رفعت کی صریح دلیل ہے اور اس کا غالب اور مختل ہونا سب اس کے الوان حسب اختلاف احوال ہیں اور یہ سب محمود اور اعتدال زیادہ محمود اور اوفق یا مستقیم ہے گا اور دشو قالی لقا تک فی غیر ضرر مضطرۃ اور دوسری حالت وہ بھی حسب السبب کا ایک طریق اور لون ہے گو بواسطہ سہی اور بعض احوال میں بعض مصالح اس پر یہ نسبت حالت اولی کے زیادہ مرتب ہوتے ہیں اس لئے یہ سترتا سر محمود ہر شبہ نہ فرماوین رہا خیال رحلت سے متاثر ہونا یہ اسی محبت کا طبعی خاصہ ہے اور محمود کے آثار و خواص سب محمودین باقی چونکہ یہ امر طبعی عارضی ہے یہ ایک حال پر نہیں رہتا نیز چونکہ یہ حب فی السبب اس لئے حق تعالیٰ ایسے موقع پر مدد فرماوینگے جیسا صحابہ کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معاملہ فرمایا گیا

سوال چند دنوں سے کسی کسی وقت موت کا خیال خادم کو اس قدر ہوجاتا ہے کہ ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور سخت پریشانی ہوجاتی ہے قلب میں بالکل تازگی نہیں رہتی اور چند ساعت کے بعد خیال جب کم ہوا تو طبیعت درست ہوجاتی ہے شب و روز میں موت کا خیال غالب کسی وقت ہوجاتا ہے کیا تدبیر کجاوے اور یہ کیا معاملہ ہے خادم کی سمجھ میں نہیں آتا۔

الجواب موت کا خیال مبارک حالت ہے لیکن اگر اس سے کچھ صحت میں خلل پڑتا ہو تو اسکی تعدیل مراقبہ رحمت و مطالعہ رسالہ شوق و وطن سے کجاوے۔

حال قلب میں تو تخیل اسم ذات ہی سے معلوم ہوتا ہے مگر دونوں ہاتھوں میں ایک شے رنگتی محسوس ہوتی ہے میرا خیال ہے کہ شاید دوران خون کی حرکت محسوس ہوتی ہوگی۔

تحقیق اسلام علیکم ورحمۃ اللہ ہاتھوں میں جو رنگتی چیز معلوم ہوتی ہے واقعی اسکی نسبت آپ کی رائے صحیح ہے اور اکثر یہی سبب ہوتا ہے لیکن اسکی ساتھ اگر سورہ مزمل چاہو تو یہ حالت بھی اس لئے محمود ہے کہ اس سے بالخاصہ یکسوئی اور لذت و کسب ہوتی ہے

تو اس صورت میں اس کے ازالہ کا اہتمام کیا جاوے ورنہ طبیب سے علاج کرایا جاوے
 حال مراقبہ بارش کی پہوار کا کہ قلب پر پڑتی ہے کئے جاتا ہوں اگر او سمین غنودگی ہو گئی تو فوراً
 کٹ جاتا ہے اور ایسا کم ہوتا ہے ورنہ مراقبہ ۱۵-۲۰ منٹ کا اس حال میں مشکل سے
 کثرت ہے اسمین مصروفیت کی بات اب تک پیدا نہیں ہوئی یہ ضرور ہے کہ دو نافع ہو گا
 اطلاع عرض ہے
 تحقیق اب اسکو روزانہ نیچے دو دن کیجئے دو دن نہ کیجئے اور پھر اطلاع دیجئے۔

حال مراقبہ حسب ہدایت کیا گیا مثل پہلے کے ہوتا تھا یعنی بیہوشی سی ہو جاتی ہے
 جی اب بنین گھبراتا۔
 تحقیق الحمد للہ۔

حال یکے از مجازین حالت یہ ہے کہ بحسب اختلاف وارد اور حال جب کبھی تعلق
 علی وحی غیر حق سے قلب غالی رہتا ہے تو بعض اوقات بحسب اقتضائے قلبیات
 توحید شہودی قوت و صفات اور افعال عظمت حق اضمحلال ہستی و وجود ممکنات
 اس قدر معلوم و مشہود ہوتا ہے کہ چندار مائی و منی اور وہم و گمان روحی درمیان سے کالعدم
 بلکہ معدوم محض معلوم و مکشوف ہوتا ہے تو درمیان پرچ نہ ہر جہ ہست اوست
 صادق حال ہوتا ہے اور اس غلبہ میں ممکنات کے وجود کو معلوم مستحضر کہنے میں
 غیرت اور شاکہ شرک معلوم ہوتا ہے۔ اور دیدہ شہود میں کثرت برنگ وحدت اور ہستی
 مثل نیستی اور صفات منظمہ یہ کمال نور و ظہور جل و کمال الہی کا معلوم و مکشوف ہوتا تھا
 اور بحجز وحدت حق نظریں سب کچھ بنین سماتا۔

سمایا ہے چپ سے تو نظرون میں میری جد بردیکستا ہوں اور ہر توحیدی توبہ ہے
 وحدت کے میں یہ جلوے نقش و نگار کثرت تو نور ہر شر رہے ہر سنگ طور تیرا
 جب دل میں یہ سمائی جو کچھ کہہ سوتو ہے کب دل سے دور ہو و قرب حضور تیرا
 گو حق تعالیٰ ان غلبات و کیفیات و تجلیات و مشاہدات و نسبتات و تشبیہات وغیرہ سے
 مبرا و منزہ اور فہم و ادراک سے بحکم آیت لا تدركه الابصار انعم و راہ الوراہین سے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
 تعالیٰ المدح ذالک علواً کبیراً انکی شان بیکمان ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو
 ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی صفت یحییٰ ہو اور اسکو کچھ تعلق نظام ممکن کیساتھ جو بصانعت
 مصنوعیت اور خلقت مخلوقیت معلوم نہیں ہوتی اسی طرح اسکو ایک خاص نسبت ممکن کے ساتھ
 احاطت و محبت و قرب کی بلا حلول و اتحاد معلوم ہوتی ہے اور ہم ایمان بالغیب اس پر
 رکھتے ہیں اور کیفیت اسکی ہمکو معلوم مددک نہیں ہوتی چنانچہ حضرت عارف باللہ
 مولانا رمی فرماتے ہیں

اتصالے بے تکلف بے قیاس ہست رب الناس را با حبان الناس
 چونکہ اس قسم کی حالت کا غلبہ اس احقر کو پیش آتا ہے اور بعد صحو اس کے عود کر آئیگا تقاضا
 قلب میں پیدا ہوتا ہے گو بعض حالت سے اعتبار سے سکون محض میسر ہو لیکن اس مرتبہ
 میں ہنوز سکون کامل میسر نہوا حیرت ہے کہ ممکن ہو کر تلویں ہو جاتی ہو اور ہر عہد سکون کچھ
 میں نہیں آتی بلکہ جہاننگ اس مشاہدہ میں انحلال ہستی اور ماسوا سے فنا در فنا ہوتی
 رہے۔ اور غیر حق نظر میں کچھ باقی نہ رہے اتنا ہی سکون اور جمعیت معلوم ہوتی ہے
 اور نیز اس طریق سلوک میں وصول الی اللہ کیلئے احقر کو اپنی پندار مائی و مئی اور خود پرستی
 سے زیادہ ترکوئی شے حاجب اور ارشد معلوم نہیں ہوتی کیونکہ جس قدر یہ پندار گمان
 سے دور رہتا ہے حق سے قرب اور ماسوی سے بعد ہوتا ہے اور جس قدر یہ ظلمت نظریں
 جاگزین ہوتی ہے حق سے بعد اور ماسوی سے قرب ہوتا ہے و عارفانے کہ حق تعالیٰ
 ان حجب شدیدہ سے نجات فرما دین اور بجائے اس کے سکون جمعیت خوف تقویٰ
 اور محبت معرفت اپنی کامل طور پر نصیب فرما دین کہ جو ذریعہ نجات ہو ورنہ جہاننگ اپن
 اوپر نظر ہو نچتی ہے از سر تا پا معصیت سے پڑ رہے اور بجائے اس کے فضل و کرم کے کوئی
 صورت مخلصی کی معلوم نہیں ہوتی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرما دین آمین۔ اور نیز متعلق مسئلہ
 توحید یہ بات بذوق و جہان معلوم مددک ہوتی ہے کہ وحدت الوجود و وحدت الشہود
 اور ہمہ ادست اور ہمہ از دست یہ سب اصطلاحی الفاظ ہیں اور منشا اسکا شہود حق ہے

اور جی طرح ہمہ از دست اور وحدت الشہود میں ممکن کا واجب ہوتا لازم نہیں آتا اس طرح
 وحدۃ الوجود اور ہمہ از دست میں بھی ممکن کا واجب ہونا مدرک نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ایسا معلوم
 کرے تو یہ اسکو وجدان کی غلطی ہی یا عقیدہ قاسمہ ہے ورنہ کسی عارف محقق کا یہ عقیدہ نہیں
 کہ ممکن کو واجب مدرک کر کے ہمہ از دست معلوم کرتا ہے جیسا کہ ملحدین کا عقیدہ ہے مثلاً
 جی طرح سے وحدت الشہود میں مال متعلق لوٹڈی غلام وغیرہ معلوم کرے سب کا زید ہونا لازم نہیں
 سب کا زید ہونا لازم نہیں آتا غیرت مفہوم ہوتی ہے۔ اس طرح وحدت الوجود میں زید کا
 سب مال متعلق لوٹڈی غلام وغیرہ مجازاً شیکور زید معلوم کرے سب کا زید ہونا لازم نہیں
 آتا یہاں بھی غیرت حقیقی مفہوم ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ممکنات اور صفات ظاہریہ
 حق تعالیٰ کو بغلبہ حال حق معلوم و مشکوف ہونے سے سب کا حق ہونا لازم نہیں آتا۔
 یہاں بھی غیرت حقیقی معنوی مفہوم ہوتی ہے کیونکہ یہ سب حالتیں مخلو بیت اور سر
 کی ہیں ورنہ ممکن ممکن اور واجب واجب ہے نہ ممکن واجب ہو سکتا ہے اور نہ واجب ممکن
 تمیز اور قطعہ جانیئے ممکن واجب معلوم ہوتا ہے چونکہ سالک بغلبہ توحید ماسواہی کو
 فراموش کرتا ہے اسلئے سب بصر بصیرت میں ایک ہی بسا ہوتا ہے اور ایک ہی معلوم
 ہوتا ہے اور غلبہ حال میں بزبان حال یوں کہتا ہے ۛ

بسکہ در جان فگار و چشم بیدارم توئی ہر چہ پیدا میشود از دوز پندارم توئی
 ہاں البتہ وحدت الوجود کے مفہوم میں بخلاف وحدت الشہود ایک گونہ عنیت اصطلاحی
 لفظی مفہوم ہوتی ہے اور او میں غیرت لیکن یہ عنیت غیرت اصطلاحی مجازی ہے
 نہ حقیقی معنوی اور لفظی یہ ہمہ ہمارے وجدان میں غلطی ہوتی ہے ورنہ بنظر تحقیق منشأ
 دونوں کا ایک ہے کچھ فرق نہیں نزل لفظی کی وجہ سے بغیر وجدان صحیح مفہوم میں
 غلطی ہوتی ہے ورنہ حاشا و کلا عارفین ممکن کو واجب معلوم و مشکوف کر کے ہمہ از دست
 نہیں کہتے یہ تو بالکل ضلالت ہے بلکہ ہمہ از دست معلوم کر کے ہمہ کی نفی بغلبہ شہود
 کرتے ہیں اور بجائے ہمہ از دست وہمہ از دست دونوں قیود سے گذر کر صرف تنزیہ
 حق کے ساتھ از دست معلوم مدرک کر کے اسکا شہود رکھتے ہیں اور کبھی بغلبہ حال از دست

ہی کو ہمہ اوست کہتے ہیں ۛ
 تیرا دوست بگویم حکایت بے پوست ۛ ہمہ از دوست اگر نیک بنگری ہمہ اوست
 عارف بالمدجائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۛ
 ہمراہ و ہم نشین ہمراہ ہمہ اوست ۛ در دل گدا و غلس شہ ہمہ اوست
 در انجمن فرق نہان خانہ جمیع ۛ بالمد ہمہ اوست ثم بالمد ہمہ اوست
 اور نیز ایک معنی اسکے اور مدرک ہوئے ہیں کہ بعض اوقات ممکن کو تو واجب سالک
 معلوم مدک نہیں کرتا اور نہ اسکا یہ عقیدہ پہلے سے ہے لیکن کمال فنا اور غلبہ سکر میں قائم
 اضمحلال اور افتقار کی وجہ سے فرق و تمیز ممکن و واجب میں کچھ کر نہیں سکتا معذور
 ہوتا ہے اور ہوتا ہے اور ہمہ اوست یا مثل اسکے شطیحات یس فی الدار وغیرہ معلوم
 و مکشوف کرتا ہے اور بزبان حال یوں کہتا ہے ۛ

بے نشان نیست کز نام و نشان چیز نیست ۛ بخدا غیر خدا اور دو جهان چیز نیست
 اور کبھی ممکن و واجب سب معلوم و مکشوف رہتا ہے لیکن باطن میں اپنے بجز حق
 کے غیر حق کو نہیں پاتا تو بغلبہ حال کبھی یس فی جنتی ماسوئی اللہ یا مثل اسکے اور
 شطیحات کہتا ہے اور نیز گمان غالب ہے کہ بعض سالک مغلوب الاحوال ان مراکز
 پر پہنچ کر قدرت انکو غلبہ محویت و مستغرق اور سکر لاحق حال ہوتا ہے کہ اپنی مائی و منی
 وغیرہ سب اسکی ذات و صفات افعال وغیرہ کے سامنے نہیا منیا کر دیتے ہیں اور
 بغلبہ حال مغلوب معذور مثل نے در دست تائی ہو جاتے ہیں حتی کہ فرق تمیز اور
 وہم گمان و دوی فیما بین باقی نہیں رہتا بالکل بچس مثل جدا ہو جاتے ہیں اور اسکے غلبہ
 میں شطیحات مثل سبحانی دانا الحق وغیرہ بحالت خودی خود بخود صادر ہوتی ہے اور بزبان
 حال یوں کہتے ہیں ۛ

من میگویم انا الحق یا میگوید بگو ۛ چون بگویم چون مراد لدا میگوید بگو
 غرض کہ اس قسم کے احوالات مغلوبیت اور سکر کے سالکین کو مختلف انواع سے پیش
 آتے ہیں اس وجہ سے شطیحات ہر سالک سے جداگانہ صادر ہوتی ہے اور یہ کوئی

کمال قرب اور ولایت کی علامت عارفین کے نزدیک نہیں ہے بلکہ کمال ولایت کمال اتباع اور کمال تقویٰ اور کمال عہدیت اور طاعت میں معلوم کرتے ہیں اور باقی ماسواہ اسکے ان حضرات عارفین کی نظر میں غلبات کیفیات کمشکات وغیر طاعت حق کو سامنے سب گزری اور وہ اسکو کچھ کمال نہیں سمجھتے بلکہ حجاب طریق حق سمجھتے ہیں پیروی و اتباع کرتے ہیں اور اسکی کمال قرب اور ولایت سمجھتے ہیں اور باقی سب نسیا نسیا کرتے ہیں ۵

ماہر چوٹا اندہ ایم فراموش کردہ ایم . الاحادیث یاد کہ تکرار مسکنیم اور نیز یہ لوگ اس قسم کے صدور والات کو باعث بے حسی اور کم ظرفی اور بے بسی کا معلوم کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں ۵

ہم نہیں کم ظرف ایسے جو یکین دیوانہ وار ختم کے ختم پی جلتے ہیں رہتے ہیں لیکن ہوشیار اور جس مقام سے صدور شطیحات معتبرہ کا ہوتا ہے دو علت سے خالی نہیں ہوتا سا لکھیاتو مغلوب و معذور ہو جاتا ہے اور یاد اگرہ شریعت کے اندر رہتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اسی حد کے اندر رہ کر کہتا ہے مگر صورت وہ شطیحات ہوتی ہیں اور اپنے کلام کو شریعت کی حد سے باہر نہیں سمجھتا لیکن بعض اوقات تعبیر کافی سے قاصر و معذور ہو جاتا ہے اور اسلئے دوسروں کو ضرر پہونچتا ہے اور اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی نہیں پائی جاوے یعنی نہ شریعت کی حد کے اندر اور نہ کلام ہو اور نہ مغلوب و معذور ہو تو جو کچھ کہے الحاد اور زندہ ہے اور میزان انسانی شریعت ہے اگر شریعت کے موافق ہے تو قابل قدر اور واجب التعظیم اسکا کلام اور اسکی صحبت ہے ورنہ کچھ نہیں پہونچتا تو مغلوب و معذور ہے اور یا جو کچھ کہے اسکا الحاد ہے اور اسکی پیروی نیک جاوے و اندیہ جو کچھ احوالات صادر ہوتے ہیں انکا باعث مغلوبیت اور سرک و غیرہ ہے اور سالک کو مغلوبیت احوال میں بجز حیرت و حیرت اور فنا و فنا ہو جائیگا سمجھ کچھ ہاتھ نہیں آتا اور حق تعالیٰ ان کیفیات اور اکات سے بہرہ اور منور ہیں اور جو کچھ کہیں ماریک اور معلوم ہو بس وہ اسکے اور اک اور معلوم کی حد ہے نہ کہ وہ حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کی حد ہے حق تعالیٰ ان اور اکات اور معلومات اور مشاہدات سے ورار اورا ثر ورار اورا میں اور جو کچھ معلوم و مشکوف ہو وہ سب مثال اور غلبہ سکر اور استحضار اسکا

باعث ہے اور حق تعالیٰ بحکم لاتدرکہ الابصار الخ اس سے پاک ہیں غایت معرفت
عارف کی العجز عن درک الادراک اور ما عرفناک ۛ

گنگ سیگردوزبان اہل عرفان این مقام ما عرفنا گفت اینجا سید ابراہارما
ہذا القول لیس بحديث كما حققه بعض اہل الحديث لكن المعنى صحيح كما صح قوله عليه السلام
لا احصي ثنار عليك انت كما اثنيث على نفسك اور آگے اس سے اگر کچھ اور جو صلہ ہی
تو یہ کہے اور اک اور فہم کا تصور اور غرور ہے اور حق تعالیٰ اوس سے میرا منہ پران تعالیٰ اللہ
عن ذالک علوا کبیرا او علی شان ہے کیفیت حالت مذکورہ اور جو کچھ معلوم مدرک ہو گیا ہو
عبارت میں لانیسے قاصر لیکن تاہم جو کچھ سمجھنا قص میں آیا محض خیال اصلاح اپنی اجمالاً
مختصر طور پر عرض کرتا ہے اسید کہ براہ عنایت کریمانہ اور شفقت بیکرانہ نظر تو چہ فرما کر
تسلی اور تشفی فرمائی جاوے ۛ

بے عنایات حق و خاصان حق گر ملک باشد سیاہ مستش درق
اور جو کچھ غلطی ہو معاف فرما کر اوس سے تنبیہ فرمایا جاوے ورنہ میں کیا اور میرا فہم داراک
علم و عمل اور حال کیا سب کچھ نہیں ازیاں ہے ۛ

کچھ نہیں سب کچھ ہے یارو کچھ نہیں کچھ نہیں سب کچھ ہے یارو کچھ نہیں
یہ جو کچھ کہتا ہوں سب کچھ کچھ نہیں کچھ نہیں سب کچھ ہے یارو کچھ نہیں
یارو کا غیر اسی اس از خود گیر گرچہ ماند دروشتن شیر و شیر و اسلام
یہ جمع الجمع کا مقام نہایت عالی ہے ایک اس سے بھی اعلیٰ ہے کہ نظر عقلی میں
بھی تعلق ہو اور نظر ذوقی میں وہی صانعت و مصنوعیت حاضر ہو۔

تحقیق یہ تلوین متانی تمکین کی نہیں ہے اہل تمکین کو بھی انکے درجہ کے موافق ایسے
غلبات پیش آتے ہیں۔ متانی وہ تلوین ہے جس سے انکے علوم مغلوب اور محال
غیر منتظم ہو جاوین

تحقیق ما اشار الہ حال رفیع و تحقیق انبوق ہے خصوص مضمون ادست بیحد لطیف ہی
تحقیق سب مضامین کے متعلق جواب لکھ دیا۔

حال حضور نے جو لا الہ الا اللہ سوا بار پڑ سہنے کیواسطے فرمایا ہے اُسکو جب بٹھمنے بیٹھتا ہوں اسوقت نیند بہت آتی ہے اور قلب پر نشان رہتا ہے خیالات دنیوی ہجوم کرتے رہتے ہیں ہر چند دل لگا نیکی کوشش کی جاتی ہے مگر ایسی ملک طبیعت جتنی نہیں ہے۔ تحقیق السلام علیکم۔ جگہ بدل دیا کرو اٹھ کر ٹھننے لگا کرو اگر پہر بھی نیند آوے تو سو رہا کرو اور وظیفہ ایسے وقت پڑھ لیا کرو جسوقت نیند آوے اور اگر اسوقت بھی نیند آوے تو سمجھو لو کہ ضعف ہے وظیفہ کم کرو جس میں تکلن نہ ہو اسکی پروا مت کرو یہ از خود جاتی رہو گی اسکا جواب بھی مثل بتنے ہے ایسا مت کرو بہت کوشش بھی مضربے سرسری طور پر دلو متوجہ کرنا کافی ہے خواہ متوجہ ہو یا نہ ہو۔

سوال دسکے حالات ذکر میں مشابہ خواب ہو کر دیکھتا ہوں کہ میں اور میرے ساتھ اور ایک شخص دونوں گاڑی میں سوار ہو کر ایک اسٹیشن پر اترے میرے ساتھی کا بالکل ٹکٹ نہیں تھا اسکو ٹکٹ پاؤے گرفتار کیا اور میرا ٹکٹ جہان تک تھا اُس سے ایک اسٹیشن زیادہ چلا آیا ہوں جب اُسکو ٹکٹ دیا تو پہلے ہی اُس سے سارا ماجرا بیان کر کے ٹکٹ دیا اسے خوش ہو کر ٹکٹ لیا اور کہا یہ کمی پورے ٹکٹ والے سے بھی اچھی ہے اُسکی کیا تعبیر ہے ارشاد فرمائے۔

جواب کوئی امر خلاف شرع کسی حال کے قلب میں صلو ہو گیا ہے جس میں معذور قرار دے گئی اور حسن نیت کے سبب استحسان کیا گیا اتنی کیواسطے مگر فی نفسہ یہ کمال نہیں آئیدہ احتیاط واجب ہے۔

حال مراقبہ حسب ہدایت کیا گیا مثل پہلے کے ہونید گا یعنی بیہوشی سی ہو جاتی ہے جیاب نہیں گہرا تا۔ تحقیق الحمد للہ۔

حال قلب پر سخت تشویش رہتی ہے امراض مہلکہ میں عنقریب بین کہ ہلاکت میں ڈالین عدم استقلال امور دنیویہ میں روز افزون ترقی پر ہے۔ ذکر فرمودہ حضرت اقدس کرتا ہوں مگر دس دس نکات ہجوم ہے اخلاق ذمیمہ حد سے بڑھ گئے ہیں غرض تمام امور مستحکمہ میں

مبتلا ہوں تلاوت سے بھی بعض اوقات جی چیرنے لگتا ہوں بخدا انہایت حیران و شگفتہ ہوں۔ میرے آقا خدا کے لئے اس افتخار و افتادہ کی طرف بھی توجہ فرمادیں۔ جی دیکھتے سخت خطرناک ہے سلسلہ تعلیم میں بھی طبیعت پر سخت جبر کرتا ہوں ورنہ اس سے بھی جی اکتاتا ہے۔

تحقیق اگر سب اسکا کسل یا صحبت بد ہے تو علاج اسکا صحت و ترک صحبت ہو اور اگر سب اسکا زیادت مشقت ہے تو علاج اسکا چندے آرام کرنا ہے اور اگر کوئی سبب ہے تو کہئے علاج بتلایا جاوے۔

سوال من جانب ابتر احقر مودیانہ التجا ہے کہ اس تحریر میں باکانہ کو بغور ملاحظہ فرمائیے اور میری گستاخی کو براہ خدا اور بہ طفیل رسول ہدئے معاف فرمائے وہ ہونا عرصہ ڈیڑھ دو برس کا گذرا کہ میری ایک بی بی تھی جس سے مجھ کو کمال الفت تھی بلکہ میں اسکا عاشق تھا اس سے اولاد بھی اب تک موجود ہیں اور وہ انتقال کر گئی اس کے مرنیکا اسقدر رنج ہے کہ زبان قلم سے بیان نہیں ہو سکتا اتنا عرصہ گزرا اب تک وہی حالت ہے جس میں موت کی تشبیہ کافی نہیں ہے نہ دن کو چلین نہ رات کو آرام میرے ورد و وظائف بالکل چھوٹ گئے ہیں بمشکل نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں لیکن خشوع و خضوع کا تو نام ہی نہیں ہے اسکی وضعی کیفیت سی ترکیبیں کیں لیکن کوئی کارگر نہ ہوئی میں اسقدر مجبور ہوں کہ میرے دین و دنیا دونوں خراب ہو رہے ہیں چنانچہ میں فرض ادا ہو گیا جو اسباب میرے پاس تھا وہ رہن ہو چکا فروخت ہو گیا اور عاقبت کا انجام بھی بھتر نہیں سمجھتا اللہ رحم کرے میں بہت ہی مخالفت و لڑناں رہتا ہوں مگر مجبور بلکہ سخت مجبور ہوں لہذا استدعا ہے کہ حضور پاکین کے مجھے کوئی عورت ملے ورنہ ہی یا جو خیال ہے بالکل دفع ہو جاوے اور ان دونوں میں جو بھتر میرے لئے ہو وہ آپ کریں بلکہ اس محبت کے عیوض ان سرور کائنات کی محبت کا گہر میرے دل میں ہو اور مجھے بھی کوئی ترکیب تحریر کریں۔

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعلیٰ خیر کلمہ ہوں نکاح کرتے سے نفع ہو گا اگرچہ دوسری عورت نہ ہو پس اگر کوئی امر مانع قوی نہ ہو تو نکاح کر لینا چاہئے اور جب تک نکاح کا سامان

ہر سال بتلیخ دین میں مضمون زہد و زوم دنیا کو مطالعہ میں رکھیں اور پھر بعد دو ہفتہ کے اطلاع دیں۔

سوال بعض روز عہد بھی کرتا ہوں کہ غیبت نہ سنوں اور نہ کروں مگر پھر بھی جب مجمع میں یاد آؤ میوں کے درمیان جا پڑتا ہوں تو غیبت یا جھوٹ سننا پڑتا ہے یا خود کو گناہ ہوتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہوں کیسے نزدیک نہ جاؤں مگر یہ سب برکاری ضعف کے طبیعت گھبراتی ہے تو چلا جاتا ہوں لہذا امید دار ہوں کہ ایسی حالت میں کیا کروں۔
جواب مجمع میں بیٹھے اور جب غیبت ہونیکے اوجھ جائے۔

یہ حالات ایک بنگالی نا کر نے جو کہ یہاں سے مجاز ہو گئے وقتاً فوقتاً زبانی بیان کئے اور زبانی جواب لیکر سوال و جواب اپنی عبارت میں ضبط کے جو ضروری توضیح کے بعد نقل میں حال بعد نماز فجر کے جب میں ذکر کر نیلگا تو مجھے آسکان اور ستارہ نظر آیا اور اسکی کنارہ پر ایک دریا اور اس میں ایک فہرست چمکتا ہوا معلوم ہوا جسکو بعد یہ میری داہنی طرف ہٹ گیا اور میری بائیں طرف سے ایک ابر سیاہ رنگ میرے سامنے آیا اور اسکے بعد یہ بائیں طرف ہٹ گیا اور داہنی طرف سے وہ دریا مع النور میرے سامنے آیا پھر یہ داہنی جانب ہٹ گیا اور بائیں جانب سے وہ ابر سیاہ رنگ میرے سامنے آیا بعد میں یہ بائیں جانب ہٹ گیا اور داہنی جانب سے وہ دریا مع النور میرے سامنے آکر چپ گیا اسکے بعد صورت ایک شخص کی بہت خوبصورت لباس زرین پہنا ہوا نظر آیا۔

تحقیق فن تصوف میں ایسے نظر آنیکو کشف کہتے ہیں اور یہ عالم مثال نظر آیا اور جو آدمی کی صورت نظر آیا یہ اعمال حسنہ ہیں کہ قیامت کے دن یہی صورت نظر آویگی۔

حال بعد نماز فجر کے جب میں ذکر کر نیلگا تو ایک دریا نظر آیا اور اٹھیں ایک نور چلتا ہوا جارا ہا ہے اور اسکے کنارہ میں میرے سینہ کی برابر اونچائی یک دیوار اسکی کنارہ میں راستہ سے چلا جا رہا ہوں اور وہ نور بھی چلتا ہوا جارا ہا ہے اور اس نور نے حتی الامکان میرے آگے جانیکی کوشش کی مگر جا نہیں سکا۔

تحقیق عمل دو قسم ہوتا ہے ایک عمل بدنی دوسرا عمل روحانی اور عجز یا نظر آیا یہ عالم

ملکوت ہے اور نور کا چلتا ہوا جاتیہ عمل روحانی ہے اور آپ کا چلنا یہ عمل بدنی ہے یعنی آپ کا عمل ظاہری و باطنی دونوں اعتماد پر رہے۔

حال اسکے بعد بہت اوپر آسمان کے کنارہ میں ایک شخص کی صورت کہ سر سے پاؤں تک نور ہی نور ہے نظر آئی میرے دل میں آیا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر بعد تہجد کے جب فکر کرنا لگا اس وقت ناگاہ یہ بات یاد آئی اور میرے دل میں منجانب اللہ القادر ہوئی کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر دنیا میں اتر نیلے لئے خدا تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں۔

تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے جیسا کہ بعض آثار و علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے اور آپ کو نسبت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام لہرہ اور توکل یہ دو صفات غالب تھیں انشا اللہ آپ میں بھی یہ دو صفات غالب ہو گئی۔

حال فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنا لگا تب ایک راستہ کہ اوسکے دونوں کنارے میں سونکی منقش دیوار اور آگے جا کر اسکو سلسلے سونیکا منقش ایک تیارہ چار پانچ طاق والا نظر آیا تحقیق یہ صراط مستقیم ہے۔

حال اسکے بعد ایک دیوار کیت لمبی اور دراز اور آگے درمیان میں چاند کی مانند حلقہ جو چار پانچ قسم کے رنگ سے نقش کیا گیا ہے اور اسکے سامنے چاندی کا منقش ایک تخت ہے اور اسکے اوپر سطح ہے۔

تحقیق یہ جو نظر آیا یہ عرش کی صورت مثالیہ ہے۔

حال فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنا لگا تو دو منتر لہ ایک مکان صحن دار نظر آیا اور اسکے صحن میں چاندی کا منقش بہت نفیس فرش لگا ہوا ہے اور اس مکان میں سات آٹھ حجرہ ہیں میں سب سے داہنی طرف کے حجرہ کے اندر گیا دیکھتا ہوں کہ اسکی دیوار چاندی کی منقش ہے اور آئین اعلیٰ درجہ کا اطلس و حریر وغیرہ کا لباس اور چھوٹا ہے اسکے بعد میں درمیان کے ایک حجرہ کے اندر گیا آئین سنگ مرمر قسم قسم رنگ دار دیوار میں لگا ہوا ہے اور حجرہ کے درمیان میں سونکی ایک کرسی ہے اسکے بعد سب سے بائیں طرف کے حجرہ کے اندر گیا آئین بھی اول کے حجرہ کے مانند دیکھا اور اس مکان کے چاروں طرف باغ ہے اور اس میں بہت بہتر درخت لگی ہوئی ہیں

اسکے بعد ایک مکان بہت دروازہ والا اور اسکے دیوار میں رنگدار سنگ مرمر لگا ہوا ہے اور ہر
ایک دروازہ کے پیچھے ایک باغ نظر آیا اسکے بعد ایک مکان سفید رنگ مرمر سے بنا ہوا معلوم ہوا اور وہیں
خیال میں آیا کہ آسمین باغبان رہتے ہیں پھر ایک نور چاند کی مانند چمکتا ہوا آسمین میری صورت
معلوم ہوتی ہے نظر آیا پھر ایک مسجد بہت بڑی نظر آئی کہ جسکی دیواروں میں چاندی نقش
اور سنگ مرمر لگا ہوا ہے۔

تحقیق یہ سنگ شفات جنت کے متعلق ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آپکو جنت نصیب ہوگی۔
سوال یہ جتنے مکان شفات ہوتے ہیں یہ بعینہا دیکھا تھا معلوم ہوتے ہیں یا انکی امثال۔
جواب انکی امثال لیکن اکثر وہ اصل کے مطابق ہوتے ہیں۔

حال فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرتی لگا تو مجھے ایک میدان بہت وسیع اور اسکے درمیان میں
ایک قلعہ بہت بڑا اور اسکی چاروں طرف کی دیواروں میں سنگ مرمر رنگ دار لگا ہوا اسکی بعد
بہت اوپر آسمان کے قریب ایک شخص کی صورت اور اسکے منہ میں سنگ ہے نظر آیا۔
تحقیق یہ اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ایسے کشف سے تقویت اعتقاد ہوتی ہے
حال فجر نماز کے بعد جب میں ذکر کرنے لگا تو میرے سامنے ایک دریا اور اسکے کنارہ میں ایک
پہاڑ بہت سیاہ حتیٰ کہ اسکی وجہ سے دریا کا پانی بھی سیاہ معلوم ہوتا ہے اور اسکے بعد میرے
سامنے ایک پردہ کہ وہ چار پانچ قسم کے رنگ سے منقش کیا گیا ہے بہت چمکدار اور پر لطافت
اور اسکے پیچھے ایک نور کہ روشنی اسکی بہت دور تک چمکتی ہوئی نظر آئی اسکے بعد میرے سامنے
ایک نور نظر آیا میں اسکی طرف نظر کرتا رہا ناگاہ میرا خیال جاتا رہا تو بڑی دیر کے بعد مجھے ہوش
آیا وہ بھی غائب ہو گیا۔

تحقیق یہ پہاڑ ناسوت اور دریا ملکوت ہے اسکی طرف ہرگز خیال اور التفات نہ کرنا چاہئے اگرچہ
یہ حالات محمود ہیں مگر انکو مقصود سمجھنا مضر ہے کیونکہ اگر اسکی طرف خیال اور نظر کر دے تو توجہ
الی اللہ سے محروم رہو گے اور اسکی ایسی مثال ہے کہ جب لوگوں کو مدد سے میں پڑھنے کیلئے
بیٹھتے ہیں تو انکا دل کبھی مٹھائی اور کبھی پیسے کی طرح وغیرہ غریبہ کر دیتے ہیں تاکہ یہ لوگ اپنی
طرح دل لگا کر پڑھیں اور مشاغل اور ناغہ نہ کریں حالانکہ یہ چیزیں مقصود نہیں لیکن جو لطف

علم سے بے خبر ہے اسکی ترغیب کو لئے ایسا کیا گیا ہو ایسا ہی خداوند تعالیٰ یہ حالات ظاہر کر رہا ہے تاکہ اس سے دلیمن فرحت و خوشی حاصل ہو کر ذکر شغل اور زیادہ رغبت سے کرے حالانکہ فی الواقع یہ مقصود نہیں ہے مقصود تو اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت ہے۔

سوال ناسوت اور ملکوت کسکو کہتے ہیں۔

جواب ناسوت یہ ناس سے ماخوذ ہے بمعنی آدمی اور ملکوت یہ ملک سے ماخوذ ہے بمعنی فرشتہ پس ہر دو جگہ منظور وہ کہہ کر ظرف مراد لیا یعنی ناسوت سے مراد عالم شہادت کہ آدمی کے رہنے کی جگہ اور ملکوت سے مراد عالم غیب کہ فرشتہ کے رہنے کی جگہ ہے۔

حال فجر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کر نیلگا تو آسمان کے کنارہ میں سبز رنگ کہ بہت دور تک اسکی روشنی چمکتی ہوئی تھی نظر آیا اسکے بعد میرے چاروں طرف انوار بہت چمکتے ہوئے اور میرے سینہ میں ایک نور نظر آیا آہستہ آہستہ وہ چاروں طرف کے انوار میرے سینہ کے نور کے ساتھ ملے اور میرا خیال جاتا رہا تو بڑی دیر کے بعد جب مجھے ہوش آئیگا تو میرے سینہ میں ایک نور بجلی کے مانند چمکتا ہوا نظر آیا۔

تحقیق سبز رنگ کا نور نظر آنا یہ صورت جنت کی ہے اور جو چاروں طرف انوار نظر آئے یہ معمولات ہیں اور سینہ میں جو نور نظر آیا یہ اعمال ہیں ان ہر دو کا ملجاء اور ایک ہو جانا یہ علامات اور آثار قبولیت سے ہے اور بجلی کی مانند جو نور نظر آیا یہ نسبت اور اثر ہے خاندانِ چشتیہ کا۔

حال دوسرے دن جب ذکر کر نیلگا تو بہت اوپر آسمان کے قریب ایک عورت بہت حسینہ اور اسکا چہرہ چاند کے مانند چمکتا ہوا اور لباس چاندی کا پہنے نظر آئی۔ تحقیق یہ جنت کی حور نظر آئی۔

حال فجر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کر نیلگا تو مجھے ایک قلعہ نظر آیا اور اسکی چاروں طرف کی دیواریں سو فوٹ اونچی تھیں اور زمین باریک باریک نقش کیا گیا ہے اور اسکے درمیان دیواریں کے مانند معلوم ہوتا ہے اسکے بعد میرے سامنے ایک عورت بہت خوبصورت حسینہ ماہرہ سوئیٹ کے زیورات پہنے ہوئے نظر آئی اسکے بعد بہت دور آسمان کے کنارہ میں سبز رنگ اور اس میں ایک نور بہت چمکتا نظر آیا پہر ناگاہ ایک نور جس میں چار پانچ رنگ چمکتے ہوئے تھے میرے سینہ میں آکر ملا اسوقت

میرے قلب میں ہیبت پیدا ہوئی۔
تحقیق جو قلعہ نظر آیا یہ عالم برزخ ہے اور اس کے اندر جو ہوں کے مانند نظر آیا یہ مرتبہ فنا کا ہے اور
جو صورت کی صورت نظر آئی یہ روح ہے باعث کثرت ذکر کے محبوب ہیبت کا غلبہ ہو کر روح عورت
کی صورت ہو کر اپنے کو ظاہر کرتی ہے۔

حال آج تین دن ہوئے میں ذکر کرتا ہوں اسمیں کچھ ذکر کے آثار معلوم نہیں ہوتے ہیں جیسا کہ
پہلے ذکر کرتے ہو بدن میں حرارت ہوتی تھی اور ہر وقت آنکھ کی یاد میں رہتا تھا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے
کہ ہر وقت تمام بدن میں حرکت ہوتی ہے اور دوسرے کلام مجید تلاوت کر نیک وقت جب عذاب
یاد و زخ کا بیان آتا ہے تو اسی وقت قلب میں ایک صدمہ اور حسرت ہوتی ہے اور فوراً آنسو جاری
ہو جاتے ہیں۔

تحقیق ذکر کرتے ہو دو حال ہوتے ہیں ایک قبض دوسرا بسط یہ حال قبض کا ہے اور اسمیں بھی
مصلحت ہے کیونکہ اگر ایک حال رہے تو اس کا کوئی لطف ہو اور نہ اس کی پوری حقیقت معلوم
لہذا خداوند تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی حالت قبض میں اور کبھی حالت بسط میں رکھتے ہیں تاکہ بسط کا
لطف معلوم ہو جیسا کوئی شخص اپنی عمر میں کبھی کوئی کڑوی چیز نہ کھاوے اسکو نہ میٹھی چیز کا لطف
معلوم ہوگا اور نہ اسکی حقیقت معلوم ہوگی کیونکہ قاعدہ ہے کہ الاشیاء تعرف باضدادها و باقی
صدمہ اور حسرت ہونا سو یہ حالت رفیعہ ہے کہ بڑا محابہ ہے۔

حال آج تین دن سے میرا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت ذکر شغل میں مشغول رہوں اور لوگوں سے
تنہائی اختیار کروں دوسرے بعض اوقات قلب میں ایک ہیبت ہوتی ہے اسوقت چرخ
بائیں کی نوبت تک پہنچتی ہے تیسرے آج رات کو نیند میں بہت دیر تک ذکر کیا اور سینہ کوٹا بہان
تک کہ سینہ میں درد محسوس ہوتا ہے۔

تحقیق یہ سب ذکر کے آثار ہیں دو تین دن ذکر کفری بلا طری کرین جب سکون معلوم ہوتا ہے ذکر
جل کرین۔

حال تہجد کے بعد ذکر کر کے جب سو گیا اور نیند آئی تو مجھے نیند میں تمام بدن پر لرزہ ہونیکا اور ڈھلکا
ہونیکا محسوس کہ ڈر سے میں رونے لگا اور ایک آسمان سفید رنگ اور تمام آسمان میں سربلکھی ہوئی

نظر آئی۔

تحقیق بعض آثار میں ذکر کے اور بعض علامات میں قبولیت کے۔
حال ظہر کی نماز کے بعد جب میں ذکر کر نیلگا تو مجھے دو باتوں کی فکر ہوئی ایک کفایت میرا کس حالت
پر ہو گا کیونکہ اسوقت تو خدا کے فضل سے ہوش و حواس درست ہیں پھر بھی مجھ کو دوسو سو ہوتے
ہیں اور اسوقت تو نہ ہوش رہے گا اور نہ حواس درست رہیں گے اسوقت کیا حالت ہوگی دوسرے
پہ کہ آخرت میں انجام معاملہ کس طرح ہو گا کیونکہ اپنے اعمال کی طرف نظر کر کر سو سو گئے اعمال
کے کوئی اعمال نیک نظر نہیں آتے۔

تحقیق یہ عبدیت کی علامت ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی حالت ہے۔
حال تہجد کے بعد جب ذکر کر نیلگا تو ایک عورت سفید رنگت کی بہت لطافت و نراکت کے
ساتھ نظر آئی اسکے بعد ایک غیر نظر آئی اوس میں ایک شخص پسینہ اور غبار اکود و پیشانی اور چہرہ
سوتا ہوا نظر آیا۔

تحقیق یہ عورت جو نظر آئی یہ روح ہو یا باعث غلبہ جو میت کے عورت کی صورت میں ظاہر
ہوئی دوسرے جو قبر میں ایک شخص سوتا ہوا معلوم ہوا یہ اپنی صورت ہے اور مصداق ہے حدیث
سوا تو اقبل ان تموتوا کا حدیث میں وارد ہے المؤمن یوت بعرق الجبین یعنی ایمان والا بیعت شہادت
اور شہادت کی جبین کے پسینہ سے مر تا ہوا زمین اشارہ ہے ختم بالخیر کی طرف۔

حال آج تین دن سے میرے دل کے اندر کسی طرح کا تردد اور پریشانی معلوم نہیں ہوتی بلکہ
ہر وقت اطمینان ہے۔
تحقیق یہ علامت تکمیل کی ہے مبارک ہو۔

سوالات ذیل نیز زبانی کی ذکر پیش شدہ بود و جوابش نیز زبانی دادہ شدہ بود و ذکر کردہ

از نتیجہ مجازہ شدہ رفتہ اند آن سوال و جواب را در عبارت خود ضبط کردہ اند و ہی ہند

سوال از حضرت قبلہ مطلقہ پر سیدہ شد کہ در وقت سلطان الاذکار آوازے شنیدہ شد و در شاد و

فرمود که این بانگ یا از عالم ملکوت است یا از عالم ناسوت بهر حال محمود دست و بعضی چهار صوفیه
میگویند که هر صوت که در چنین حالت ذکر گوش کند صوت الهی است اما این قولش درست نیست
چرا که از محققین ثابت گشته که قول اندرمانه صوت ظاهر نشود نه الفاظ بهر حال این مخلوق است
بدین طرف التفات نه باید کرد مقصود عبادت و رضا است.

سوال از حضور قبله پرسیده گشت که در حالت هاس انقاس نوم غلبه کرد و دیده شد که جسم خود
لاشع محض گشت.

ارشاد فرمودند که این هم محمود و مقصود است و از آثار فنا است باز فرمودند که فنا و ولوع باشد تا از آثار
و فنا صفات یعنی غصب و حسد و کینه و بغض زایل شدن و دیگر فنا ذات یعنی بی التفاتی
از هستی خویش و خود را لاشع دیدن و دیگر چند الفاظ فرموده بوجهی بود حفظ فراموش گشته است
و در شب چهارشنبه تاریخ ۱۴ محرم ۱۳۳۲ هـ از حضور پر نور تعبیر خواب پرسیده شد که شجره در ساحل
بحر خود را در او تشبیه دیده و بوسه چنانکه میگردد گاه و حجره گاه در مسجد اندک سلطان الاذکار و موت
کنجشک و گاه دیگر ظهور مسیح گردد.

حضور قبله ارشاد فرمود بوسه خوابی که روح از عالم برزخ معلوم شده است این هم بهر امر است و موت
کنجشک یا از عالم ملکوت است یا از عالم ناسوت به تصرف و باغ است هر دو احتمال است لیکن
چون مورت یکسوئی است بهر حال محمود دست و خواب شلمبارک است و کشف طیبته آن بیان فرمود
بشب سه شنبه تاریخ ۱۴ محرم ۱۳۳۲ هـ از حضرت عیونم قبله مظهره پرسیده شد که در وقت
سلطان الاذکار جسم خود خرد معلوم شد و لذت بسیار آمد
فرمود این آثار ذکر است انشاء الله تعالی فائده گردد.

بشب بیست محرم ۱۳۳۲ هـ از حضور قبله مظهره پرسیده شد که در سلطان الاذکار و روح جسم
متحرک میگردد.

ارشاد فرمود که الحمد لله الاذکار فائده گشت و این دال است بر یکسوئی قلب و مقصود یکسوئی
و جمیع خاطر است.

یوم شنبه تاریخ ۲۸ محرم ۱۳۳۲ هـ از حضرت قبله پرسیده شد که در صدر حرکت معلوم شود.

ارشاد فرمود شکر الله این اثر سلطان الاذکار است و نیز در آن تاریخ یک خواب بیان شد که بچات
بزرگان را دیده در آن مجلس مولانا گنگوپی علیه الرحمته نیز موجود بود شخصی از آن میان بمن
فرمود مقصود شما یاد است -

حضرت قبله مرشدان فرمود که این منجانب الله الهام شده که او تعالی مثل یاد است که در حس
بشده نمی آید بلکه بعد حصول نیز در حس بشر نمی آید کما قال الهمی رحمه
ما بهم شیران و لے شیر علم + علامه شان از باد باشد و مبد م
علامه شان پیدا نا پیدا است باد + آنکه نا پیدا است هرگز کم مباد
انشاء الله تعالی فائده گردد -

در چهارشنبه تاریخ دویکم صفر ۱۳۳۲ هـ از حضرت قبله پرسیده شد که اندر سپید در چند
مقام حرکت محسوس میگردد -

حضرت والا ارشاد فرمود اصل حرکت در لطیفه قلب است اما چون که دیگر حضار با او اتصال دارند
فلذند حرکت او نیز معلوم شود این هم محمود است و دیگر چند الفاظ ارشاد فرمود لیکن بفهم ناقص
نمی آمد -

بشنبه تاریخ شش صفر ۱۳۳۲ هـ مذکوره بوقت مغرب از حضرت قبله پرسیده شد که عروق
بنده بالا خمس دم هم در صدر متحرک معلوم شود یک خواب دیده شد که حضور در محراب مسجد نذا
جلو فکشان بودند بجانب مشرق و بنده از طرف جنوب قریب حضور نشسته خواست که مقصود
خود بیان کند اما با وجود جسم خود بسیار حلول نموده بود بیانش به تمامه نمی آید بعد خواب را معلق از
زمین دیده بقدر چار انگشت -

حضور والا ارشاد فرمود الحمد لله ذکر شهادت عروق اثر کرده است این خوب است و در خواب روح
لطیف بصورت لطیف دیده شد و دیگر چند الفاظ بیان فرمود فراموش نمودم دیوم ثنیه تاریخ دوازدهم
صفر المنظر ۱۳۳۲ هـ از حضور قبله پرسیده شد که اندر سلطان الاذکار عکس حضور دیده شد
و یک خواب دیگر دیده شد که قریب مدرسه قلان مبنی بنده غدیرست واقع است از آب لبریز گشته
و بنده در آن غدیر غسل کرده شناوری میکند حضرة مخدوم ارشاد فرمود عکس شیخ دیدن مقتضای حصول

شمره است و اکبر را عبادت از عالم غیب گفته اند این هم مبارک است ثم تلا قوله تعالی حلتا اہم فی البر والبحر و فرمود کہ مراد عند القوم من البر عالم الشہادہ است و من البحر عالم الغیب است و این تفسیر نیست بل بزرگان تعبیر فرمودہ اند و دیگر چند الفاظ دعا فرمود۔

و در تاریخ بست و یکم صفر و شنبہ از حضرت قبلہ مظلہ پر سیدہ شد کہ اندر سلطان الاذکار قدرے سیاهی معلوم شود۔

ارشاد فرمود کہ این نور لطیفہ خفی یا اخفی است۔

و در تاریخ بست و ہفت محرم و شنبہ ۳۳۳ھ از حضرت قبلہ پر سیدہ شد کہ جسم خود در سلطان الاذکار متحرک میگردد بل کل جسم در شب دیگر اندر سلطان الاذکار مکاتے عایشان و در آن سہ نفر یکے سا بخورده حسین الوجہ رخ سوئے مشرق نمودہ نشسته و چشم خود بست نمودہ و دو نفر بسوئے چپ در است این بزرگ نشسته اند و یک شخص سیاہ جسم چشم کلان بجانب چپ خود ایستادہ دیدہ شد۔

حضور قبلہ ارشاد فرمود کہ این حرکت و جسم بسبب یکسوئی قلب است و مقصود یکسوئی است و رعایات او تعالی و صورت بزرگان این ارواح طیبہ پیران طریقت است و شخصہ بجانب چپ دیدہ شد آن شیطان علیہ اللعنتہ است المد تعالی محفوظ داشتہ و دیگر چند الفاظ بیان فرمود فی اموش شد در یکم ربیع الاول یوم چہار شنبہ از حضور والا پر سیدہ شد کہ در سلطان الاذکار یک شخص نمودار شد بجانب چپ سرش بر ہمتہ و در شب دیگر نیز در سلطان الاذکار قدرے ہیضہ سفید در نظر افتاد۔

حضور مخدوم جهان ارشاد فرمود آن شخص شیطان است ہر گاہ دیدہ شود لا حول بخوان و تصور شیخ باید نمود و آن سفیدی نور لطیفہ روح است ہمہ محمود است و در تاریخ چہارم ربیع الاول ۳۳۳ھ روز شنبہ از حضور ہادی خلق المد پر سیدہ شد کہ در حالت سلطان الاذکار چون شیطان را دیدہ شد لا حول خواندہ تصور حضور نمودہ شد بعد چند منٹ بار دیگر شیطان حاضر گشت و در آن وقت صوت حضور شنیدہ گشت (جاؤا ان کے پاس مت آؤا انکو چہوڑو) و در شب دیگر نیز در سلطان الاذکار اذان نا تمام شنیدہ شد و معلوم شد چند اشخاص نشسته گفتگو می کنند۔

حضور ارشاد فرمود که وقع شیطان بسیار خوب شده و آن آواز آید از ما نبود که مرمر اخیر نمیست
بلکه الله تعالی الهی است بصورت شیک بنده فرشته را فرستاده هدایت می کند و اذان
و ذکر عالم ملکوتی است ایشان نیز ذکر هستند و هر چه گفتگو می مروان معلوم شده است این تصرف
و مانع است مضر نیست غرض همه محمود است چیز می مذموم نیست -

بیوم شنبه تاریخ یازدهم ربیع الاول ۱۳۳۲ هـ از حضور پیر نور پرسیده شد که در حالت سلطان
الاذکار قدس زردی معلوم شد و قدس سفیدی در جانب چپ دیده شد -
ارشاد فرمود این زردی نور لطیفه نفس است و آن سفیدی بوجه شکی دماغ است و غن کدو
مالش می باید کرد -

دو روز چهارشنبه تاریخ پانزدهم ربیع الاول ۱۳۳۲ هـ از حضور والا پرسیده شد که در وقت
سلطان الاذکار چرخ دیده شد اما بزودی غائب شد همچنین دیوم دیده شد -
ارشاد فرمود این نور لطیفه است و در سر بیع الزوال شدنش رغبت الی الله بزودی میشود پس
از کشف اداستارش بهتر است چه که در کشف آن بسویش رغبت زیاده شود و آن در بعض احوال
مضر است -

در دو شنبه تاریخ بیست ربیع الاول ۱۳۳۲ هـ از حضرت والا پرسیده شد که در سلطان الاذکار
جسم خود از حیثیت خود کلان معلوم گردید و مفهوم گشت که چند اشخاص قرآن میخوانند اما بفهم
نمی آید و الفاظ نیز مدرک نه شد ارشاد فرمود که این آثار فنا و بقا است گاه باشد که جسم خود مثل دنیا
کلان معلوم شود گاه جسم خود مثل لاشه معلوم شود این هم علامت فنا و بقا است هستی است و سخی
و غیر فنا افعال و سیمه فنا شدن و حقیقت بقا افعال محمود پیدا شدن و مفهوم شدن است و آواز
قرآن خوانان این هم آثار اعمال است که بر قلب واقع شده است و نیز از آثار بقا بمعنی اشیاء است
و بروز دو شنبه تاریخ چهارم ربیع الآخر از حضور پیر پرسیده شد که این احوال جدید نیست بجز
حالت گذشته -

ارشاد فرمود که مقصود یکسوئی قلب و رضا او تعالی و عبادت است اما حالت پس
گاه باشد گاه نه -

دور تاریخ مشش ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ یوم چار شنبہ از حضرت قبلہ پر سیدہ شد کہ اند سلطان
الاذکار ذکر لا الہ الا اللہ معلوم شود و در خواب بمطرت برگشتہ فرمود کہ ذکر مسجع شدن از
خارج نیست بل در خود ہم صورت متخیلہ اش موجود است و خواب مطر اگر واقعی ست فجو
خیر والا موسم بارش ہم ست۔

و در تاریخ دوازدهم روز شنبہ ماہ ربیع الآخر از حضرت پرسیدہ شد کہ در سلطان الاذکار
معلوم شود کہ جسم بسوئے بالا میرود۔

ارشاد فرمود کہ این اثر سلطان الاذکار است ہر گرامنا سبت با ملکوت می شود و پچہنین حالت
پیش می آید و آثار سلطان الاذکار بسیار مختلف می باشد و در تاریخ بہت و یکم یوم پنجشنبہ
از حضرت قبلہ پرسیدہ شد کہ در ذکر بی انب راست سایہ خود دیدہ میشود۔

فرمود کہ این مثال است از عالم مثال و دیگر چن الفاظ فرمودہ فراموش نمودہ شد۔

حال عرصہ سے خواہش یہ تھی کہ چند سے جناب کی خدمت میں رہ کر اپنی اصلاح باطنی کی
کو مشش کرتا مگر پردہ غیب سے اب تک اس امید کا ظہور نہ ہوا اہل و عیال کے خیالات و فتن
کم باگی مانع ہوتی ہے اور اس تحریر کی زیادہ ایک اور ہی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات بعض بعض اشخاص
مجھ سے بیعت کے طالب ہوتے ہیں اور میرے ذریعہ سے سلسلہ میں داخل ہونا چاہتے
ہیں میں انکو جناب کی طرف اشارہ کرتا ہوں اسکے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ ہم میں اتنی مقدار
نہیں جو ہم وہاں جائیں اور مولانا صاحب جب تشریف فرما ہوتے ہیں تو بیعت نہیں کرتے
اور اپنے پاس بلا تے ہیں لہذا یہ آسان ہے کہ تمہارے ذریعہ سے ہم داخل سلسلہ تو جہاں تک
اور یہ صورت بغیر اجازت کے ممکن نہیں اور اجازت بغیر استعداد باطنی کے مشکل آجکل خیالات
اکثر لوگوں کے رسمی بیعت پر زیادہ رہا کرتے ہیں۔ یہ خیال ہوتا ہے ایسا نہ کہ خلاف شریعت
والو کی ہیندو میں پکڑا ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں۔

تحقیق اصلاح باطن اگر اس غرض سے کی جاوے کہ میں لوگوں کو بیعت کیا کرونگا تو ایست
شخص کی اصلاح باطن ہی کبھی نہوگی کیونکہ کبر اسکا لازم حال اول سے رہیگا اس سے
توبہ کیجئے پھر اصلاح مفید ہو سکتی ہے رہا لوگوں کے کیسے ہاتھ میں نہیں جائیچہ خیال ہے

اگر ہر شخص بیعت کی اجازت مانگنے لگے تو بعد چہرے پھر وہی محذور لازم آوے گا جس محذور سے بچنے کیلئے یہ اجازت دی گئی تھی اور اگر اہلیت شرط ہو تو سب سے اول شرط اہلیت کی یہ ہے کہ وہ شخص اپنے کو اہل نہ سمجھے پس اجازت لینے کی کسی حال میں گنجائش نہ ہوگی اخلاص پیدا کیجئے۔

جوابات زبانی بر سوالات زبانی پیش کردہ بعض متعلقین کہ آں ہم مجاز شدہ اند و جمع کردہ اوشان بعبارت خویش۔

سوال۔ فنا میں بخودی اور بشعوری ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ فنا میں اپنی اور مخلوق کی جانب سے بے التفاتی ہو جاتی ہے خواہ استغفار ہو یا نہ ہو اسکے لئے استغفار لازم نہیں اور اسکی دو قسم ہے ایک یہ کہ سالک کی صفات غیر جہد میں سب مبدل بہ صفات حمیدہ ہو جاوے مثلاً کسی میں صفت نخوت کبر محل غضب اور ریاحصر و طمع و غیرہ کی بجائے اسکے صفت تواضع سخاوت تحمل قناعت اخلاص اور توکل و غیرہ کی پیدا ہو جاوے اور یہ صفت ذمیمہ مغلوب و مضہل ہو جاوے اور محل اور مصروف بھی اسکا بدل جاوے کیا معنی کہ کوئی ایسا محل اور موقع آوے جہاں اسکا صرف کرنا مذہوم اور بے محل ہو مثلاً کوئی معصیت کی جگہ ہے تو ایسی جگہ تواضع سخاوت تحمل وغیرہ کرنا مذہوم اور معصیت ہوگی اور جہاں معصیت کا احتمال نہ ہو وہاں اسکا صرف کرنا محمود علیٰ ہذا القیاس باقی صفات کو بھی سمجھ لو پس اس فنا میں سالک کی صفات ذمیمہ نخوت کبر غضب شہوت وغیرہ واقع میں فنا ہو جاتی ہیں اور اسکا زائلہ اور ازالہ واقع میں ہو جاتا ہے اور باقی رہتا ہے صفات حمیدہ اخلاص تواضع صبر شکر علم علم توکل رضا وغیرہ تاکہ بابت معنی اس صفات ذمیمہ کے فنا کو فنا فی حسی اور واقعی اور بجائے اسکے صفت حمیدہ پیدا ہو جائے بقا اکی اصطلاح میں کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم فنا کی یہ کہ غلبہ شہود ذات اوصاف حق کیوجہ سے سالک اپنے اور مخلوق کے علم اور التفات سے فنا ہو جاتا ہے اور باقی رہتا ہے ساتھ علم اور التفات حق کے اور واقع میں سالک اور مخلوق فنا نہیں ہو جاتی بلکہ علم اور التفات فنا ہو جاتا ہے

باین معنی اس فنا کو فنائے علمی انکی اصطلاح میں کہتے ہیں۔ کیا معنی کہ جیسا علم اور التفات
سالک کو اپنے اور دوسروں کی جانب پہلے تھا اب ویسا نہیں رہتا فنا ہو گیا ہے

فنائی شوی و بد دست باقی + این طرفہ کہ نیستند و ہستند
اس فنا کے بعد جو کیفیت سالک حاصل کر لے وہ اسکو بقا کہتے ہیں اور اگر اس علم
فنا سے بھی فنا حاصل کر لے تو اسکو فنا در فنا اور فنا الفنا انکی اصطلاح میں کہتے ہیں
مطلب یہ کہ اس فنا میں اپنی فنا کا بھی سالک کو علم نہیں ہوتا کہ میں فنا ہو گیا ہوں باین معنی
اسکو فنا در فنا اور فنا الفنا کہتے ہیں اور اس فنا الفنا کے بعد جو کیفیت سالک حاصل
کر لے وہ اسکو بقا الفنا کہتے ہیں۔ جامع جوابات و ذوقا کہتا ہے کہ اس فنا میں سالک کو
فنائے اتم اور بقائے کامل حاصل ہو جاتی ہے۔ اور سیر الی اللہ کہ عبارت ہے دوام
ماسوی اللہ سے ہر اس جگہ ختم ہو جاتا ہے اور بعد اسکے سیر فی اللہ کہ عبارت ہے دوام
توجہ الی اللہ سے شروع ہوتا ہے اس تجلی اور مشاہدہ کی حد نہیں نامتناہی ہے
یہ جہش غایت و ادب سعدی را سخن پایان ✽ ہمیر و تشنہ مستقی و دریا بچنان باقی
اے برا در بے نہایت در گہایت ✽ ہر چہ بروے میر سی بروے مایست
اونیز ہر عارف سالک کو بقدر ذوق اور وجدان کے یہ معرفت اور بقدر راس و محبت اور تقویٰ
کے یہ نسبت و انما حاصل ہوتی ہے اور اس سے عارف سالک ہمیشہ قرب اور ترقی میں
رہتا ہے اور کبھی سیری معرفت سے اسکو نہیں ہوتی بلکہ جتنا ہوتا جاوے اتنی ہی خواہش
اور باقی رہتی ہے اور کیوں خواہش باقی نہ رہے جسکے حسن و جمال اور عظمت کی و تمہا
نہیں اسکی معرفت کی بھی حد نہیں اور جسکی معرفت کی حد نہیں اسکا احاطہ کب ہو سکتا ہے
اور بغلبہ حال یا مکاشفہ جو سالک کو کبھی کوئی شے مد رک و مکشوف اور مستحضر ہوتی ہے اسکو
تجلی مثالی کہتے ہیں بعض سالکین دہو کے میں اگر ان تجلیات مثالیہ کو جو ایک اصطلاحی
تجلی اور جنس مخلوقات سے ہے تجلی حقیقی جسکا وعدہ آخرت میں ہے سمجھ جاتے ہیں چنانکہ
یہ جو کچھ مد رک اور مکشوف ہوتا ہے یہ سب مثال ہے

ہر چہ در فہم تو آید آن توئی در گذر کا خجانی گنجد و دوی

اسکو تجلی حقیقی اور مثل ہوا سکا نہیں کہتے بلکہ مثال ہے تجلی حقیقی جو معبر دیدار اور رویت ہے وہ صرف آخرت میں ہوگی آئیہ نہیں کشلہ ائمہ کھلا آیتہ التدرکہ الالبصار ائمہ اسپر وال ہے اور حق تعالیٰ این تجلیات سے منزہ اور ورا اور ایں سے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ✽ تعالیٰ اللہ عن ذلک علواً کبیراً انکی شان ہو غایت سو غایت معرفت عارف کی العبر عن درک الاوراک اور اعراف پاک ہے اور نیز جسطح عارف کو معرفت اور شاہدہ سے کہی سیری نہیں ہوتی اسی طرح آخرت میں دیدار الہی سے کہی سیری نہیں ہوگی ابداً لا با داسی لذت اور تمنائیں رہیگا کہ اند دیدار ہو اور کہی سیری ہوگی اور نیز جسطح یہاں یہ نسبت اور معرفت بقدر محبت و تقویٰ کے ہوتی ہے اسی طرح وہاں قریب و دیدار الہی بقدر معرفت اور تقویٰ کے ہر غلام اور خاص کے مرتبہ اور نسبت کے موافق ہوگا جیسا کہ خبر میں ہے کہ حضرت سیدنا ابلی بکر رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ کے موافق تجلی اور دیدار الہی سے مشرف ہو گئے اور باقی مخلوق اپنے مرتبہ اور نسبت اور معرفت کے موافق دیدار الہی سے مشرف ہوگی اسکو امام غزالی فی کیمیائے سعادت میں نقل کیا ہے اور نیز اور کتب تصوف میں لوگوں نے نقل کیا ہے والہا علم بحقیقۃ المحال۔

سوال۔ مکتب فن سے معلوم ہوتا ہے کہ فنا میں بخودی اور مدی شعوری ہو جاتی ہے۔
جواب۔ فرمایا یہ بھی ایک خاص اصطلاح ہے ورنہ فنا کیلئے بخودی لازم نہیں حسین بخودی ہوتی ہے وہ غیبت ہے فنا اسکو نہیں کہتے۔

سوال۔ نسبت فنا کی زائل ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ فرمایا یہ ناکل نہیں ہوتی مقام ہو جاتی ہے۔

سوال۔ غیر حق اصطلاح صوفیہ میں کسکو کہتے ہیں اور اسکے کیا معنی ہو کہا کرتے ہیں کہ غیر حق سے انقطاع کرو تو کیا نبی اور ولی سے تعلق نہیں رکھا جاتا۔

جواب۔ فرمایا جبکہ تعلق حق سے نہ ہو وہ غیر حق ہے اور جبکہ تعلق حق کے ساتھ ہو وہ غیر حق نہیں اس سے ہی مراد ہے اور تعلق کی تین قسم ہیں محمود۔ مذموم۔ مباح۔ جو تعلق محمود ہو وہ تعلق بحق ہے مثلاً تعلیم دین وغیرہ کہ یہ سب تعلق بحق ہے اور

جو تعلق مذموم ہو وہ تعلق غیر حق ہے اور جو تعلق کہ نہ مذموم ہو اور نہ محمود اسکو مباح کہتے ہیں اسکا رکھنا جائز اور نہ رکھنا کوئی گناہ نہیں لیکن اگر ٹھاک نہ ہو تو ہی منع عن المحل نہیں سوال۔ نسبتیں بکثرت معلوم ہوتی ہیں۔

جواب۔ فرمایا نسبت ایک ہی ہے الوان اس کے مختلف ہیں کیونکہ خشیت ہوتی ہے اور کسیکو محبت اور کسیکو حضور مع اللہ ہوتا ہے اور ظہور اسکا اسکی استعداد کے موافق رہتا ہے سوال۔ انانیت اور خودی دفع ہونیکے لئے کوئی مراقبہ شغل اور تبتلا یا جاوے کیونکہ احوال اور آثار ہر ایک کے جداگانہ معلوم ہوتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا کہ مراقبہ اور شغل تو احوال پیدا ہونیکے لئے کیا جاتا ہے جب احوال پیدا ہو گئے تو پھر اسکی کیا حاجت ہے۔

سوال۔ اس رباعی کا کیا مطلب ہے۔

تادرتو پسندار کہ ہستی باقیست + میدان یہ یقین کہ بت پرستی باقیست
گفتی بت پسندار شکستم رستم + این بت کہ تو پسندار شکستی باقیست
جواب۔ فرمایا کہ یہ اٹکی ایک حالت ہے مطلب یہ ہے کہ شان کبر کی جو ایک ہوتی ہے وہ خرب ہے۔

سوال۔ استیلائے حال و کیفیت کیوقت انانیت اور خودی مغلوب معلوم ہوتی ہے مگر پھر وہ کیفیت ذائل ہو جاتی ہے جواب۔ ہر وقت وہ کیفیت نہیں رہ سکتی۔

سوال۔ تاریخ ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ کیا وجہ ہے کہ حالات اور واردات قلیہ فوق و شوق اُٹس بہت شورش مستی وغیرہ کا کہی کہی سالک کو غلبہ رہا کرتا ہے اور بعد ازاں سب میں سکون معلوم ہوتا ہے اور یکسان حالت رہتی ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ انتہائی حالت ممکن اور سکون کی ہے پہلے طبیعت کا غلبہ ہوتا ہے اور بعد اس کے عقل کا غلبہ رہتا ہے اسوجہ سے سکون ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کی حالت یہی تھی کہ اٹکی طبیعت تابع عقل تھی یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ

یاجو کمال عشق الہی کے کہی مغلوب نہیں ہوئے اور متوسطین اولیاء راست کو چھوٹے غلبہ طبعیت کا عقل پر ہوا احوال مغلوبیت کے اُن سے زیادہ صادر ہوئے۔

سوال - تاریخ ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۱ھ اہل سلوک نے کتب فن میں حالت ذکر و مراقبہ میں الوان و انوار کے معلوم و مکشوف ہونیکو لکھا ہے کہ سالک جب کثرت ذکر و عبادت سے صفائی قلبی و روحی حاصل کر لیتا ہے تو اکثر ذکر و لطائف کے الوان و انوار ملکوتیہ کا ظہور کسی اپنے وجود کے اندر اور کسی وجود سے خارج و علیحدہ مشاہدہ کرتا ہے اور اسکے آثار محمودہ و غیر محمودہ ہونیکو بھی لکھا ہے واقعی یہ سب تصرف خیال اور بیوسست و مانع سے صورتخیلیہ متماثل ہو کر ظاہر ہوتے ہیں یا درحقیقت اسکی بھی کچھ اصل ہے۔

جواب - فرمایا زیادہ تر ایسا ہی ہے اور اگر واقعی کچھ واقعات ملکوتیہ بھی کسیکو کچھ معلوم و مکشوف ہو گئے تو یہ غیر مقصود ہے اور قابل توجہ نہیں اسکی نفی کر دینا چاہئے اور اسبجکہ بہت بڑی ضلالت ہوتی ہے کہ اگر شیخ کامل اور محقق کا ظل نہیں ہوا تو طالب حق غیر مقصود کو مقصود سمجھتا ہے اور انواع و اقسام کی غلطیوں میں مبتلا ہوتا ہے اور زندگی بھر الوان و انوار ہی کی لذت اور سعی میں منہموم و معزول رہتا ہے بلکہ تنگ آکر ذکر و طاعت کو جو کہ اصل مقصود ہے چھوڑ بیٹھتا ہے اور شیخ سے بھی بدگمان ہو جاتا ہے غرض کہ ساری زندگی اسکی اسی اولٹ پھیر میں گزر جاتی ہے اور کوئی کام اُسکا دینی اور دنیاوی راست نہیں ہوتا۔

فراق و وصل چہ باشد رضای دوست طلب ۔ کہ حیثیت باشد از دغیر او تمنائے
اسیوجہ سے جناب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ العالی نے حجاب نورانی کو حجاب ظلماتی سے اشد فرمایا ہے اور اپنے وابستگان کو اسکی جانب توجہ کرنی فرمائی کہ وہ اسبجکہ اصل مقصود سے طالب رہ جاتا ہے اور یہ بڑی محرومی ہے اصل مقصود ان اشغال کی مشغولی اور کثرت فکر و مراقبہ و مجاہدہ سے تہذیب نفس و اصلاح قلب اور بفعول آئینہ کرب
الابذکر اللہ نظمیں القلوب جمیعت اور اطمینان قلب کی دولت اور نسبت حضور مع اللہ اور یکسوئی اور یادداشت کے ملکہ را نسخہ پیدا ہو جائیکے تدبیر اور مقامات توکل تسلیم تفریق

رضا اخلاص تو حیدر مجت خشیت وغیرہ کی تصحیح ہے ورنہ فی نفسہ اسکی کوئی حاجت نہیں تھی اصل مقصود صرف ذکر و طاعت حق ہے اور اسی سے قرب باری تعالیٰ کا میسر ہوتا ہے۔
سوال۔ لطائف کے الوان والوار کے جانب تو جہہ رکھینی کیا حاجت تھی کیا یہ چیز بطریق ہے جیسا کہ کتب فن میں اسکو داخل کر دیا ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ سلوک کا کوئی جزو نہیں لطائف کے الوان والوار عارضی ہیں چونکہ لطائف کے جانب تو جہہ رکھنے سے طالب کو یکسوئی جلد ہو جاتی ہے اسلئے شیوخ اُنکے جانب متوجہ کرتے ہیں اور اس مشغولی میں اگر کسیکو کچھ الوان والوار نظر آگئے تو پہلے اُنکی بے وقعتی نہیں کرتے تاکہ یکسوئی میں ضعف نہ ہو جائے بلکہ جب یکسوئی کا ملکہ راسخ پیدا ہو جاتا ہے تو اسکی جانب سے تو جہہ ہٹا دیتے ہیں۔

سوال۔ کیا نسبت سلب کرنے سے سلب ہو جاتی ہے یا نہیں۔

جواب۔ اصل نسبت جو عبارت ہے حضور مرع الدہ سے وہ کسیکے سلب کرنے سے سلب کس طرح ہو سکتی ہے ہاں صدور مصیبت سے سلب ہو جاوے تو یہ دوسری بات ہے البتہ کیفیت شوقیہ جو ایک نوع کی حق تعالیٰ کے ساتھ سالک کو ہو جاتی ہے جو لوگ اس سلب کی مشق کرتے ہیں وہ اسکو سلب کر سکتے ہیں جس طرح نشاط کی وقت اگر طبیعت کو حزن پیدا ہو جاوے تو وہ کیفیت نشاط کی جاتی رہتی ہے اسی طرح تصرف سلب سے وہ کیفیت شوقیہ جاتی رہتی ہے اور ایک قسم کی افسردگی اور غبار ہو جاتی ہے مگر پھر ذکر کی برکت سے وہ عود کر آتی ہے۔
سوال۔ عام مومنین جو تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس میں مشغول نہیں ہوتے انہیں بھی حصہ نسبت ہوتے ہیں یا نہیں کیونکہ بعض لوگ باعتبار تہذیب نفس و اخلاص اور اعمال کے بہت اچھے اور ایمان اور تقویٰ میں کامل ہوتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا بعض اُنسے بھی اچھے ہو جاتے ہیں جو تزکیہ نفس اور ریاضت و مجاہدہ سے سالہا سال میں تحصیل نسبت کرتے ہیں اور پھر بھی ناقص کرنا قصم ہتے ہیں لیکن فرق اتنا ہوتا ہے کہ اہل ریاضت کو اسکا علم اور حضور ہو جاتا ہے اور اُنکو اپنے خصلت نسبت ہونیکا بھی علم نہیں ہوتا ہے حالانکہ وہ مقبول بندے ہیں۔

سوال۔ کتب تصوف میں اولیاء کرام کے حالات میں لکھا ہے کہ بعض اولیاء اللہ دلیکی
آنکھ سے خدا کو دیکھتے ہیں آیا یہ دیکھنا انکا محض استحضار قلب اور معرفت ہے یا اور کسی قسم
کی رویت ہے کیونکہ وہ رویت جسکا وعدہ حق تعالیٰ نے آخرت میں کیا ہے یہاں کیونکر
ہو سکتی ہے آپ کہ یہ لائق التذکرہ الالبصار وہو یدرک الالبصار الخ شاہد حال ہے۔

جواب۔ فرمایا یہ استحضار ہے رویت نہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے تعبد لہذا کما
تراءہ الخ اور اسکی دو قسم ہیں اصطلاح صوفیہ میں ایک یہ کہ توجہ الی الصفات ہوا جسکو مشاہد
سے تعبیر کرتے ہیں اور ایک یہ کہ محض توجہ الی الذات بلا الصفات الی الصفات ہوا جسکو
معائنہ اور تجلی ذاتی سے تعبیر کرتے ہیں۔

سوال۔ کتب تصوف میں مکاشفات اور خواب میں حق تعالیٰ کو دیکھنا تجلیات مثالی کے
ساتھ لکھا ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے۔

جواب۔ فرمایا ہاں بہت سے لوگوں نے خواب اور مکاشفات میں صور مثالیہ میں کسی
لون اور صورت کیساتھ حق تعالیٰ کو دیکھا ہے مگر یہ مخلوق ہے اسکو تجلی مثالی اصطلاح
صوفیہ میں کہتے ہیں اور یہ حق تعالیٰ کی مثل نہیں ہوتی بلکہ مثال ہوتی ہے اور مثال اپنی
حق تعالیٰ نے خود فرمائی ہے آیہ مثل فوہ مشکوۃ فیہا مصباح الخ میں اور معنی ان الخلق
آدم علی صورتہ کے ہیں اور مثل کی نفی بھی حق تعالیٰ خود فرمائی ہے آیہ لیس کثلہ شیئ
وہو السمیع البصیر اسپر دال ہے۔

سوال۔ اہل اللہ اور صاحب نسبت کے پہچاننے کا کوئی خاص طریقہ ہے یا صرف اعمال
اور اعمال سے پہچانے جاتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا اعمال اور احوال سے بھی پہچانے جاتے ہیں لیکن احوال میں تھوڑے کشف
کی بھی ضرورت ہے کہ اپنے کو سب خیالات سے خالی کر کے اسکی طرف متوجہ ہوں
پھر جو حال اپنے اندر معلوم ہو اس صاحب نسبت میں وہی نسبت ہے اور صرف
کشف سے بھی اور تاکہ ہوتا ہے مگر اسکا حسن طریقہ اعمال سے پہچاننے کا ہے کہ ہمیں
اتباع کامل شرع کلے یا نہیں کامل بمعنی مستقیم یہ تو علامت ہے خود اسکے کمال کی۔

باقی تکمیل کی علامت اسکی صحبت کا موثر ہوتا ہے۔

سوال۔ تاریخ ۵ ارجادی الثانی ۱۳۳۷ھ ممکن ہے کہ صور مثالیہ کے ساتھ شیطان بھی متجلی ہو جاوے پہر تجلی رحمانی اور شیطانی کی کیا پہچان ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ اگر اسکے ظہور سے علامت منکالت اور وحشت کی پائی جاوے تو تجلی شیطانی ہے اگر نور ہدایت اور اُتس و فرحت کی علامت پائی جاوے تو تجلی رحمانی ہے۔
سوال۔ تاریخ ۱۶ ارجادی الثانی ۱۳۳۷ھ اس تجلی مثالی کیساتھ حق تعالیٰ کو دیکھنا مکاشفہ اور خواب میں صرف قلب ہی کیساتھ ہوتا ہے یا اسکا مشاہدہ اس آنکھ سے بھی ہو سکتا ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ حضرت حاجی صاحبؒ فرماتے تھے کہ اس تجلی کا دراک صرف قلب کیساتھ ہوتا ہے اگرچہ حالت مراقبہ میں آنکھ کھلی بھی ہو لیکن اوراک اسکا اُتسی باطنی آنکھ سے ہوتا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر یہ ظاہری آنکھ بند کر لیجاوے جب بھی وہ مددک ہو گا اطلاع نہ ہو فرمایا کہ یہ بھی قرین قیاس ہے کہ آنکھ بند کر لیجاوے اور مددک نہ ہو جو طرح چینک لگی ہوتی ہے اور آنکھ بند کر لیجاوے تو کچھ نظر نہیں آتا تو اس سے آنکھ بند کر لینے پر نظر نہ آنا بھی دلیل اسکی نہیں کہ اس آنکھ سے نظر آتا تھا۔

سوال۔ تاریخ ۲۶ رذی قعدہ ۱۳۳۷ھ ابتدا سے سلوک میں واردات قلبیہ سالک کو بکثرت پیش آتی ہیں اور بعد ازاں رفتہ رفتہ قلب اسکا یو مافیو ما جاتا رہتا ہے اور عام لوگوں کی اسی حالت سالک کی بھی ہو جاتی ہے حالانکہ اوراد وغیرہ سب کچھ وہی ہوتے ہیں شاید صوفیوں کے یہاں جو یہ مشہور ہے کہ نہایت سلوک کی مثل بدایت کے ہوا سکے ہی معنی ہیں۔

جواب۔ فرمایا کہ ہاں اسکے ہی معنی ہیں وہ احوال امور عادیہ بن جاتے ہیں اور عادیات میں جوش و خروش نہیں ہوتا۔

سوال۔ ۲۸ ماہ ذی قعدہ صوفیوں کے یہاں ذکر قلبی کس سے عبارت ہے کیونکہ انکی اصطلاح میں ذکر کے اقسام معایم ہوتے ہیں ایک نوع اسکی ذکر جو ہر تہو وسط لسان اور لب کی ہوشیاری اور میداری کیساتھ ہے جسکو ذکر خود سنتا ہے اور دوسرے بھی سنتے

ہیں اور دوسری نوع اسکی ذکر خفی بتوسط لسان اور ہوشیاری قلب کیساتھ جسکو ذکر سنی
ہے اور دوسرا نہیں اور تیسری نوع اسکی بلا توسط لسان محض ہشیاری قلب کیساتھ ہے
جسکو صوفیہ استحضار اور شہود محض سے تعبیر کرتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا کہ یہ صحیح ہے ذکر قلبی شہود قلب بلا توسط زبان سے عبارت ہے۔

سوال۔ ذکر قلبی سے ذکر سری اور سری مابقی لطائف میں پہونچنے کی کیا صورت ہے
جواب۔ فرمایا کہ جب ذکر قلبی میں لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے تو اسکو ذکر سری سے
تعبیر کرتے ہیں اور جب ذکر سری میں کچھ اور لطافت پیدا ہوئی تو ذکر خفی سے تعبیر کرتے ہیں
علیٰ ہذا القیاس اخفی کو بھی سمجھ لو اور یہ بھی فرمایا کہ ذکر سری مشابہ استغراق کے ہے لیکن
استغراق میں غیبت ہوتی ہے اور اسمین غیبت نہیں ہوتی حضور رہتا ہے۔

سوال۔ تاریخ یکم ذی الحجہ ۱۰۸۵ھ کو لازم نسبت سے یہ امر ہے کہ سالک کو اسقدر
ملکہ یا دداشت کار اسخ اور امر طبعی بن جاوے کہ اعمال شرعیہ بالاضطرار بلا تکلف اس
سے جھادر ہونے لگیں اور ناگواری نہ ہو اور رضا میں بھی یہی بات ہے کہ ناگواری اور شکایت
قلب میں پیدا نہ ہو پہر دونوں میں فرق کیا رہا۔

جواب فرمایا پہلی صورت اعمال امور اختیار یہ میں ہے مثلاً نماز روزہ ذکر وغیرہ میں سہولت
اور بے تکلفی ہو جاوے ناگواری نہ ہو اور دوسری صورت احوال و امور غیر اختیار یہ میں ہے
مثلاً گوئی بلا اور مصیبت پیش آوے اسمین ناگواری اور شکایت کا اثر پیدا نہ ہو۔

سوال۔ نتائج ایضاً تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو حالتیں قبض اور بسط کی سالک کو ابتدا
سے انتہا تک رہتی ہیں خواہ مبتدی اور متوسط کو اور رنگ میں ہو اور منتہی کو اور رنگ
میں لیکن رہتی سبکو ہے

جواب۔ فرمایا کہ یہ صحیح ہے عامی اور مبتدی کو جو ہوتی ہے اسکو خف اور رجا کہتے ہیں اور متوسط
کو جو ہوتی ہے اسکو قبض و بسط کہتے ہیں اور انتہی کو اسٹھکے استعداد کے موافق جو ہوتی ہے
اسکو انس و حبیب کہتے ہیں

سوال۔ تاریخ ایضاً جس طرح سالک غایت انقباض میں اپنے تئیں مرتد اور کافر معلوم

کرتا ہے اور اعمال کی توفیق اس سے کم ہو جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسید طرح غایت
انبساط لذت میں اگر بھی اگر کچھ ذوق و شوق زیادہ پیدا ہو گیا اور اعمال کی توفیق کچھ
زیادہ ہوئی تو نفس میں شوقی اور انایت پیدا ہو جاتی ہے اور اپنی حد پر نہیں رہتا ہے
اور اگر بالفرض انایت پیدا نہیں ہوئی تو سو سوہ تو ضرور اپنے کمال کا پیدا ہوتا ہے اور
رقعتہ رفتہ اعمال بھی کم ہو جاتے ہیں۔

جواب۔ فرمایا کہ یہ ادلال یعنی تازہ ہے اور مسکین دونوں باتیں ہوتی ہیں اگر شوق پیدا
ہو تو توفیق اعمال کی بڑھ جاتی ہے اور اگر کہیں استغنا پیدا ہو گیا اور یہ سمجھ گیا کہ اب تو
ہم صاحب کمال ہو گئے تو توفیق اعمال کی کم ہو جاتی ہے۔

سوال۔ تابع اذی الجحہ سہ اکثر اولیاء اللہ کے حالات میں پایا جاتا ہے کہ فلان
شیخ نے فلان شخص کو ایک نظر اور توجہ میں ولی اور خدا رسیدہ بنا دیا اور تکمیل کر دی
اسکے کیا معنی آیا اس میں استعداد اور قابلیت تکمیل کی اپنے تصرف سے پیدا کر دی
یا ایک نظر میں پوری تکمیل اور کمال مکمل خدا رسیدہ بنا دیا۔

جواب۔ فرمایا اس میں استعداد اور صلاحیت اعمال امور اختیار سے کرنی ہو جاتی ہے
تکمیل نہیں ہوتی ہے تکمیل تو جب ہی ہوگی جب بقصد عمل کر لیا ایک نظر اور توجہ
میں ولی اور خدا رسیدہ بنا دیتے کہ یہی معنی ہیں ام۔ احقر یعنی جامع ملفوظات کہتا ہے
کہ اولاً تو ایک نظر میں تکمیل ہوئی کے لئے استعداد قوی شرط ہے ورنہ متصرف کا تصرف
کسیدر جہ بھی موثر نہ ہوگا اور دوم یہ بات بذریعہ دعا یا بطور خرق عادت کہیں کسی ولی سے
ہو گئی ہے ورنہ بغیر مشغولی تہوڑی بہت ریاضت و مجاہدہ کے کچھ کام نہیں چلتا یہ دعا
امر نہیں کہ جس وقت چاہا کر دیا کوئی اس گمان میں اگر کسی شیخ کے اعتماد پر بیٹھ نہ رہے
کیونکہ یہ فعل اور تصرف شیخ کا اختیاری نہیں ہے کہ ایک نظر میں صاحب ولایت بنا دیوے
بلکہ اس کا بھی ایک وقت ہے جب اللہ تعالیٰ چاہے کہ کسی ولی کو ایسا بھی کرا دیتے ہیں
ان دعائے شیخ نے چون ہر دعاست کافی است و گفت او گفت خداست
سالک اپنے کام میں لگا رہے اس گمان میں اگر ریاضت و مجاہدہ سے مستغنی نہ ہو

جواب یہ امر اناد کا محموم ہے کہ کارکن کار گذر از گفتارہ اندرین راہ کار باید کار۔
سوال۔ تاریخ ۱۸ رذی الحجہ ۱۳۳۵ء حالت بسطہ اندر انس میں اعمال اپنے سابق
معمول سے زیادہ کرنا چاہئے یا نہیں کیونکہ ایسی حالت میں خشوع و خضوع اور
ہمت اور شوق اعمال کا بہت ہوتا ہے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ ہاں واردات کے مقتضایہ عمل کرنا چاہئے۔
سوال ایک مرتبہ دریافت کیا تھا کہ نسبت فنا زائل ہوتی ہے یا نہیں ارشاد ہوا
تھا کہ مقام ہو جاتی ہے لیکن دریافت طلب یہاں پر یہ امر ہے کہ حال تو ایک غیر
اختیاری اور موہوب شے ہو اور مقام اختیاری اور مکتسب ہو پہر حال مقام کیونکر ہو سکتا ہو
جواب۔ فرمایا کہ بعد رسوخ اور تکل کے حال بھی مقام ہو جاتا ہے باین معنی اسکو مقام
کہتے ہیں یہ بھی ایک اصطلاح تصوف کی ہے یعنی ایک معنی مقام کے عمل باطنی اختیار
اور دوسرے معنی حال ثابت و راسخ۔

سوال۔ ولایت کس سے عبارت ہے۔
جواب۔ ارشاد فرمایا کہ ولایت مقبولیت کو کہتے ہیں اور نسبت بھی اسکو کہتے ہیں۔
سوال۔ تاریخ ۲۵ رذی الحجہ ۱۳۳۵ء فرمایا تھا کہ فنا عبارت عدم التفات الی الغیر سے
ہے دریافت طلب یہاں پر یہ امر ہے کہ پہر اس عدم التفات کے بعد بھی التفات اور توجہ غیر
حق کی طرف سالک کو ہوتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہ ایک حال ہے اور حال میں نظام ہو
کہ دوام نہیں ہوتا اور دوسرے یہ کہ زہد میں بھی کہ ایک مقام ہے غیر حق کی طرف التفات
نہیں ہوتا پہر اس مقام اور اس حال میں فرق کیا رہا۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ عدم التفات کے بعد التفات ہوتا ہے لیکن اتنا نہیں جسقدر
کہ پہلے ہوتا تھا بلکہ بہت کم ہوتا ہے فنا میں دلکشی کا اور التفات اور دوسواں کام
ہو جانا امر لازمی ہے ورنہ یہ امر مستافی فنا ہو گا اور زہد بقابلہ حرص ہے انھیں حرص نہیں
ہوتی التفات اور دوسواں سب ہوتا ہے۔

سوال۔ تاریخ ۲۷ محرم ۱۳۳۵ء فنا میں صرف غیر حق کی طرف التفات اور توجہ نہیں ہوتی

یہ کہ جس کا تعلق حق کے ساتھ ہے اس کی طرف بھی التفات نہیں ہوتا کیونکہ جو تعلق کہ بحق ہے وہ تو تعلق بغیر حق نہیں ہے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ اگر غلبہ تجلی ذات سے فنا ہوا ہے تو صفات اور ممکنات کی جانب توجہ نہیں اور اگر تجلی افعال اور صفات سے فنا ہے تو ممکنات کی جانب توجہ ہوتی ہے۔ سوال۔ کیا وجہ ہے کہ غازیں بہ نسبت ذکر و تلاوت خطرہ زیادہ ہوتا ہے اور دلچسپی کم ہوتی ہے۔

جواب۔ فرمایا کہ غازیں بوجہ افعال مختلفہ سے مرکب ہونیکے ارکان کا اہتمام اور اس کی یاد رکھنے کا خیال زیادہ ہوتا ہے اور اس لیے اس میں یکسوئی اور لذت کم ہوتی ہے اور اس کی کمی سے خطرات زیادہ ہوتے ہیں بخلاف تلاوت کے کہ اس میں اتنی ترکیب نہیں اور ذکر میں تو بہت ہی بساطت ہے اس لیے اس میں یکسوئی جلدی اور یکسوئی سے لذت اور لذت سے کمی خطرات پیدا ہوتی ہے۔ سوال۔ تاریخ ایضاً مشغولی نماز اور ذکر میں اگر کوئی فکر محمود پیدا ہو جاوے تو اس کی طرف توجہ کرنا چاہئے یا نہیں۔

جواب۔ بقصد توجہ فکر سے اس وقت جس کام میں ہے اس میں لگا رہے۔

سوال تاریخ ۸ محرم مسئلہ ۷ فنا بغلبہ توحید یا بغلبہ محبت اور خشیت وغیرہ ہوتی ہے جواب۔ فرمایا غلبہ استحضار سے ہوتی ہے خواہ وہ غلبہ کسی سبب سے ہو اور مرتبہ تحقیق علمی میں فنا ہی کو توحید کہتے ہیں اور مرتبہ حال میں فنا۔

سوال۔ تاریخ ایضاً۔ مراقبہ توحید جو ضیاء القلوب میں حضرت قطب العارفین قدس اللہ سرہ العزیر نے درج فرمایا ہے عمل میں لانیکی اجازت فرمائی جاوے۔

جواب۔ ارشاد فرمایا بہت اچھا عمل میں لاؤ لیکن یہ بھی فرمایا کہ اس قسم کے تصورات اور تخیلات کے مراقبات مبتدی کیلئے ہیں جس کو براہ راست استحضار نہیں ہو اور جس کو براہ راست استحضار ہو جاوے اس پر توحق تعالیٰ کی بہت بڑی عنایت ہے اس کو ان تصورات میں مشغول ہونا کیا ضرور اور یہ شعر مثنوی کا پڑھا ہے

دست بوسی چورسید از دست شاہ پاسے بوسی اندر ان دم شد گناہ
 اور نیز یہ فرمایا کہ طبائع اور مذاق مختلف ہیں بعض کو تو اس قسم کے تصورات صحیح ہیں
 حق اور خلق کو ایک جگہ جمع کرنا پڑے انقباض ہوتا ہے پہر جسکو انقباض ہوا اسکو بجا
 نفع ضرر ہوگا اور جسکو انقباض نہ ہوا اسکو نفع اور ذریعہ اختصار حق ہوگا اور یہ بھی فرمایا
 کہ جبکہ تو بمقابلہ خالق اور تزیہ حق کو مخلوق کو جمع کرنے سے انقباض ہوتا ہے اور تمہاری
 بھی حالت غالباً ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کہ بمقابلہ خالق خلق کی طرف التفات کنی تو انقباض ہوتا ہے
 پہر اس احقر نے عرض کیا کہ مراقبات تشبیہی کن لوگوں کے لئے کرنا مناسب ہے
 ارشاد فرمایا کہ جو مجروح تصور فکر کے جیسا کہ ایک بدوی اعرابی کہتا تھا کہ کیا حق تعالیٰ
 کے ہاتھ پیر نہیں اور وہ شخص جسکو اس قسم کے تصورات سے انقباض ہوا کہ جسکو
 عقل کم ہو کہ اسکو اسکا میں سمجھنے لگے وہ بھی اسکو عمل میں تلاوے۔
 سوال۔ ۱۸۔ ار محرم مسئلہ ۷۷ بقا کس سے عبارت ہے۔

جواب ارشاد فرمایا کہ فنا میں بغلیہ شہود حق مخلوق کی جانب التفات نہیں ہوتا اور
 بقا میں التفات ہوتا ہے لیکن اس التفات قبل التفات میں فرق ہوتا ہے۔ پہلا التفات
 خود غرضی اور ہوائے نفسانی سے ہوتا ہے اور یہ التفات جو بعد الفنا ہوتا ہے جسکو بقا
 کہتے ہیں خالصاً بوجہ الہی سمجھ کر ہوتا ہے ایسا شخص نائب رسول اور
 قابل اقتداء اور مشیخت کے ہوتا ہے۔

سوال۔ تاریخ ۲۹ محرم مسئلہ ۷۷ جو انواع واقسام کے مراقبات توحید و تصورات
 و تمثیلات تشبیہی عارفین نے معین فرمائے ہیں اس سے محض استحضار اور توجہ
 الی اللہ مقصود ہے یا اور کچھ اس احقر کا گمان ہے کہ غرض ان مراقبات توحید اور ہمہ
 دوست وغیرہ سے اپنی ہستی کی فنا اور اضمحلال اور حق تعالیٰ کا اثبات اور استحضار ہے
 جواب۔ فرمایا یہ صحیح ہے یہ سب حیل اور علاج ہیں بمقصد صرف توجہ الی اللہ
 اشغال سے ہے اور جب توجہ الی اللہ میسر ہو جاوے تو ان تصورات کی حاجت
 بھی نہیں چونکہ مجروح تصور ہر شخص سے ہو نہیں سکتا اس لئے یہ سب طرق معین

فرمائے گئے۔

سوال۔ عارفین بمصلحت اپنے علاج و معالجہ کے اور غرض امتیاز کے معدوم ہوئیے اس قسم کے اشغالِ عمل میں لائے لیکن اگر کسی کا ظاہر الفاظ کے موافق یہ اعتقاد ہو جاوے کہ ہمہ اوست ہے تو کافر ہو گیا نہیں۔

جواب۔ فرمایا اگر یہ غلبہ حال یہ بات ہے تو معذور ہے کیونکہ فرق کی تمیز درمیان سے اُوٹھ گئی ہے اور اگر بلا غلبہ حال کسی کا یہ اعتقاد ہو گیا ہے اور حادث قدیم میں فرق نہیں کرتا تو بلاشبہ کافر ہے۔ ہر مرتبہ از وجود چلے دار و پیر فرق مراتب کتنی زندگی حق تعالیٰ نے اپنی مثال تو فرمائی لیکن مثل کی نفی بھی آیت لیس کشن میں فرمادی ہے سوال۔ ۱۲ صفر ۱۲۸۵ھ احوال کا غلبہ اور دورہ منہی اور مبتدی سبکو گاہ و فتنہ فوجی ہمیشہ ہو کر تلبہ یا صرف مبتدی کو۔

جواب۔ ارشاد فرمایا کہ مبتدی اور فوجی سبکو و فتنہ ہوتا ہے۔ لیکن منہی کو اتنا نہیں ہوتا کہ اپنی حالت کے غلبہ سے انتظامات میں اپنے فرق کر دیوے وہ اب الوقت اور حال پر اپنے غالب ہوتا ہے بخلاف مبتدی کو کہ وہ حال پر غالب نہیں ہوتا اور حال او سپر غالب ہوتا ہے اور یہ غلبہ وجد بھی کہلاتا ہے اور وجد مطلق حالت غریبہ محمودہ غالب کہہ دیتے ہیں اور یہ سلف صالحین کو بھی ہوا ہے لیکن اتنا نہیں کہ وہ بالکل مغلوب ہو کر ہوں چنانچہ آیت نقشہ راہ انہیں لوگوں کی شان میں ہے اور آنحضرت کے احوال میں بھی ہے کہ جب آپ نماز پڑھتے تو مثل جوش دیگ کے سینہ مبارک سے آواز نکلتی تھی اور یہ حضور کا وجد تھا۔

حال میں کچھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں لیکن پہلی رات کو مجھ سے اٹھا نہیں جاتا بعد عشاء کے کچھ فغلیں پڑھ لیتا ہوں اور عشا ہی بعد طالب ذکر ہوں آپ سے اور میں کمزور آدمی ہوں دعا کیجئے۔

تحقیق۔ لا الہ الا اللہ بلا ضرب و بلا جہر جہہ تسبیح آہستہ آہستہ پڑھا کریں اور گاہ گاہ اُسکے ساتھ محمد رسول اللہ ملا لیا کریں اور ہشتی زیور مطالعہ اور عمل میں کریں

اور کبھی کبھی حالات سے اطلاع دیا کریں تاکہ سلسلہ تعلیم کا جاری رہ سکے۔

حال ذکر میں سوز گداز اور طبیعت کو جوش آجاتا ہے اور کوئی آواز نہ سمجھ ہوتی ہے لیکن خیال کرتا ہوں تو کچھ پتہ نہیں چلتا جیسے ذکر گونج کر کان میں پڑتا ہے یہ آواز ہے یا خیال خام ہے خیر کچھ ہوا اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتا ہوں کیونکہ مقصود خدا کی ذات برتر ہے لیکن اچھی معلوم ہوتی ہے اور خدا کی طلب رمضان شریف کے بعد سے بہت زیادہ ہو گئی ہے اسی فکر میں سداون گدہ جاتا ہے بلکہ کبھی کبھی رونا آتا ہے رونی میں عجیب لذت محسوس ہوتی ہے دعائیں زیادہ رونا آتا ہے اور ترک کر نیکو جی نہیں چاہتا خیال یہ آتا ہے کہ میں بہت گنہ گار ہوں واقع میں میں ایسا ہی ہوں اگر کوئی بہلائی ہے تو اعلیٰ حضرت کا طفیل اور خدا کا فضل ہے اس ناکارہ سے کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور حضور کی سیقت حاصل ہے لیکن یہ خیال ہے کہ کس جانب تصور ہونا چاہئے فوق سر یا آگے یا پاس یا ملین ناکارہ کا خیال زیادہ دل ہی میں ہوتا ہے اور خدا کی ذات کا تصور کس طرح کرنا چاہئے وہ موجود باقی فنا یادہ معبود جو کچھ حال ہو جو اب سے آگاہ فرما دین اور ایک خواب دیکھا کہ میں نماز پڑھ کر مسجد سے گھر جاتا ہوں مسجد کے دروازہ پر ایک عورت کھڑی تھی وہ میرے آگے ہوئی میں نے اس سے کہا کہ پیچھے ہو کر چل آئے کچھ جواب نہیں دیا اور نہ پیچھے ہوئی میں دوڑا کہ اگر بڑھ جاؤں تو وہ ہی دوڑی حتیٰ کہ میں بائیں جانب اس عورت سے پیچھے ہی رہا دروازہ تک اسکا خیال آتا ہے پھر میں مکان کا اندر چلا گیا جب سوتے نہیں کہ کیا ہوئی تحقیق سب حالات ماشاء اللہ محمودین یہ آواز اکثر اپنی اندر کی ہوتی ہے گو بعض لوگ اسکو علی الاطلاق عالم غیب کی آواز سمجھتے ہیں اور یہ صحیح ہیں اگرچہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے لیکن تاہم یہ بھی اسلمو محمود ہے کہ یہ ذریعہ ہوتا ہے یکسوئی اور دفع خطرات کا اسلئے اسپر شکر کریں لیکن چونکہ مقصود نہیں اسلئے اسکو کمال نہ سمجھیں نہ اسطرح التفات کریں اور یاد رکھیں کہ محمود ہونی کو مقصود ہونا لازم نہیں اور سوز گداز آثار محبت سے ہے اسطرح فکر مطلوب اور گریہ یہ سب آثار محبت سے اور اپنے کو بیچ سمجھنا آثار عبدیت سے ہی یہ سب احوال مطلوب ہیں اللہ تعالیٰ مبارک فرما دین اور تصور اولاد ذات

از کتاب طریقہ سلوک تعلیم فرمودہ خوشنود و ممتاز فرمایند۔
تحقیق بیعت واجب نیست و اصلاح اعمال واجب است و تقیم واجب واجب است اگر
بیعت موقوف علیہ اصلاح بودے ہم واجب بودے و اذلیس فلیس کار شروع فرمایند و از
حالات مطلع فرمودہ باشند ہر گاہ مناسب خواہم دید انکار خواہم کرد۔

حال میں ہفتہ کے قریب ہو کہ دو بے دن کے کتاب تعلیم الدین میں مقام توحید کو دیکھ
رہا تھا اور ایک دیوار کی آڑ میں چار پائی پر لیٹا ہوا تھا کتاب میرے ہاتھ میں منہ کے روبرو
تھی کہ ایک سلام علیک کی آواز میرے کان میں بہت زور کے ساتھ آئی میں نے جواب دیا
بعد سے جواب کے جبکہ سلام کرنا الا میرے پاس نہیں آیا میں نے پوچھا کون ہے جواب
ندانہ میں نے چار پائی پر سے اٹھ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا اسوقت البتہ کی قدر خوف دلیں
و دمنٹ تک رہا پہر کچھ نہیں یہ سلام علیک کرنا والا کس کو خیال کیا جاوے۔

تحقیق۔ یا تو دماغ کا تصرف ہے یا کوئی مخلوق خفی ہے بہر حال کوئی بات اندیشہ کی
نہیں ایسے امور کی طرف التفات نہ کیا جاوے کوئی کمال نہیں اور اگر ایسا پہر ہو تو اطمینان

سوال۔ اسوقت تحریر عریضہ سے مقصود ایک شبہ کا حل ہے وہ یہ کہ بندہ اپنے
اخراجات وغیرہ میں حتی الامکان شریعت کا پاس رکھتا ہے یعنی اخراجات واجبہ کے بعد
اخراجات مستحبہ میں صرف کرتا ہے مگر اسقدر کہ قرض نہ ہونے پاوے گو پس انداز کچھ نہ ہو
چنانچہ اس بنا پر اپنے بزرگوں یا عزیزوں کی کوئی خدمت کرتا ہوں یا کوئی قرض وغیرہ مانگتا
ہے اسکے ساتھ جو تبرع کرتا ہوں تو اس قاعدہ کو مد نظر رکھ کر اپنی وسعت تک خدمت
و تبرع کرتا ہوں مگر بعض اوقات کیا بلکہ اکثر اوقات جی چاہتا ہے کہ اپنے بزرگوں کی کچھ
زیادہ خدمت کروں یا میرے یہاں کل غریب حاجت مند کا ہشتکار بستے ہیں جنکو اکثر حاجت
ہر قسم کی رہتی ہے انکی حاجت کو دیکھ کر تو یہ حالت ہوتی ہے کہ اگر شریعت کے اس قاعدہ
کا پاس نہ ہوتا تو اکثر مقروض رہا کرتا مگر آیتہ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان
میں ذالک قواماً کو مد نظر رکھ کر اپنی وسعت ہی تک تبرع کرتا ہوں اگرچہ یہ جانتا ہوں
کہ شریعت کے مطابق کر رہا ہوں اس لئے محمود ہے مگر ان حدیثوں پر جو نظر جانی ہے

لكن الزمادة في الدين ان لا تكون بما في يديك اذ فوق بما في يدي السد والفق يا بلال ولا
 تحش من ذي العرش اقلالا۔ تو خیال ہوتا ہے کہ ہر تبرہ میں نور اخراج کر دیا جائے
 مفروض وغیرہ ہو جائیگا بھی خیال نکلیا جاوے پہرہ خیال ہوتا ہے کہ حالت مذکورہ
 فی الحدیث بڑے لوگوں کیلئے ہے ہم ابھی ضعیف ہیں ہمارے لئے مناسب نہیں
 مگر ظاہر ہے یہ حالت جب پہلی حالت سے زیادہ محمود ہوئی تو ہمو بھی اس حالت کے
 پیدا کرنیکی کوشش کرتا چاہئے مگر اپنی طبیعت کو دیکھتا ہوں تو ایسی واقع ہوئی ہے کہ
 دوسرے کا احسان اپنے اوپر سخت بار سا معلوم ہوتا ہے یہ گوارا نہیں کہ دوسرے کا
 قرض اپنے اوپر ہو جاوے گو دوسروں کے ساتھ خود احسان کروں حتی المقدور مگر چچ
 اللہ تعالیٰ کی رحمت جنرلہ وافضل کثیرہ کا مراقبہ کرتا ہوں کہ دوسری حالت پیدا ہو جاوے
 مگر ہنوز شریعت کا پہلا ہی قاعدہ اسلم معلوم ہوتا ہے اور دوسرے قاعدہ پر عمل میں تامل
 ہی رہتا ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا یہ توکل کی کمی ہے اگر کمی ہو تو کیا علاج ہو۔
 الجواب یہ توکل کی کمی نہیں ہے اور احادیث مذکورہ فی السؤال کے خلاف نہیں ہے
 پہلی حدیث میں و فوق بما فی یدی العبد کی ممانعت ہے اسکا لافی یدی العبد کی ممانعت
 نہیں ہے اور دوسری حدیث میں یہ اتفاق مقید ہے مافی الوسع کے ساتھ بدیل دوسری
 نصوص کے پس علاج کی ضرورت نہیں۔

حال ذکر نفسی اشیا ایک ہزار بار اور اسم ذات ڈیڑھ ہزار بار چہرے کرتا ہوں مگر پہلے ذکر میں
 رقت معلوم ہوتی تھی اب نہیں ہے۔

تحقیق کام کے چار رقت وغیرہ حالات غیر مقصود ہیں اصلی مقصود استقامت و عبادت ہو۔

حال اپنی حالت یہ ہے کہ درمیان میں یکسوئی و نماز میں دل لگنا ترقی کر گیا تھا جسکی
 اطلاع حضور کو دی گئی تھی اب پھر اٹھیں تنزل ہے گواہی تک بفضلہ تعالیٰ پہلے سو حالت
 اچھی ہے حضرت دالاک کی توجہ کی سخت احتیاج ہو رہا تھا کجاک را بنظر کیا کنندہ آیا بود کہ
 گوشہ چشمے بالکندہ باقی معمولات فرمودہ اعلیٰ حضرت پر عمل ہے نیند کا ویسا ہی غلبہ
 ہے اور اٹھیں کیسی طرح کی نہیں ہوتی۔ الا گا ہے گا ہے۔

تحقیق عزیزم اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بفضلہ تعالیٰ خیریت ہو، ان احوال میں ابتداء
اسی طرح تغیر و تبدل و کمی بیشی ہو کر فی کس کچھ فکر نہ کیجئے مدت کے بعد اگر برابر کوشش رہی
تو ممکن و مستقامت میسر ہو جاتی ہے۔ صوفی نشو و صافی تا دور نکشد چاہے
بسیار سفر باید تا پختہ شود خاتمہ۔ نیند امر طبعی ہے مضر نہیں۔

حال آج ایک خاص و گمہ عرض کرتا ہوں کہ میں جناب خفانہ ہو جائیں کہ جسکا بڑا اندیشہ
ہے میں شرم نہ دامت اور خجالت کے ساتھ عرض کرتا ہوں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور
مہربان کہ اس وقت میری زندگی کا ہے جس سے ہمیشہ مغموم رہتا ہوں کمبخت ہمیشہ کی
عادت ہے کہ طبیعت ثانی ہو گئی ہے کہ فخر کو بغیر اوٹھائے کیسے آنکھ نہین کہلتی ہے
اگر اتفاق کسی نے نہ اوٹھایا تو دن چڑھتا ہے تک سوتا رہتا ہوں افسوس اس میں کہی مسجد
پہنچ جاتا ہوں کہی وقت تنگ ہوا تو گہریں نماز فجر پڑھ لیتا ہوں اور اب یہ آفت شروع
ہوئی ہے کہ کہی کہی اوٹھانیسے ہی اپنی بد نصیبی سے نہین اوٹھتا اس وقت نیند کی ایسی
میہوشی ہوتی ہے کہ اندھا ہو جاتا ہوں اور پھر پڑھتا ہوں اور تمام دن مغموم رہتا ہوں
کہی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ خود بخود آنکھ کہلتی ہے اور تھید بھی پڑھ لیتا ہوں غرض عجیب
آفت میں مبتلا ہوں حضور میرا علاج جس طرح ممکن ہو فرمائیں اور مدد فرمائیں اور آخر وقت میں
میری ڈوبتی ہوئی تاؤ کو سنبھال لیں۔

تحقیق خفا ہو نیکی کیا بات ہے یہ کوئی اختیاری بات نہیں لایکلف اللہ نفساً الا وسعہا
ہرگز اس کا غم نلیجئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف ارشاد ہے لا تغرظ
فی النوم یعنی سو جائیں کوئی تفصیر نہیں اپنی طرف سے جاگنے کا اہتمام کر لینا ضروری
ہے مثلاً کسی سے فرما دیا کہ جگا دیا کرے اور سویرے سو رہتا چاہے
اور کہانے اور پانی میں کیسے قدر تقیل کیجا اور اگر کوئی گہری الارم دار ہو وہ
کوک پاس رکھے لیجاوے اور جاگنے کے وقت ہمت سے کام لیا
جاوے۔ ان تدبیروں کے بعد بھی اگر کوئی ایسی کوتاہی ہو جاوے جو
اختیار سے خارج ہو ہرگز مغموم نہ ہوتا چاہے غم کی افراط سے قلب ضعیف

ہو جاتا ہے پھر پاس غلبہ سے تعطل کی نوبت آجاتی ہے۔
 بذرووصاف تراحم نیست دم و کش کہ انچه ساقی مار بخت عین الطاف است
 ہاں ایک کام اور کیا جاوے کہ آستین آخر سورہ کہف کی ان الذین آمنوا آخر سورہ تک
 سوتے وقت پڑھ کر دعا کر کے سورہ پڑھیں اور پھر اطلاع دیجئے اور کسی طیب سے بھی
 مشورہ لیجئے شاید کسی طبی اصلاح کی ضرورت ہو۔

سوال میں جو ذکر تجد کے اور فجر اور ظہر کے بعد کرتا تھا اب ایسی حالت ہو گئی ہے کہ دل
 کو ذکر سے بالکل نفرت ہو گئی ایک دم بھی مشغول ہونیکو نہیں چاہتا بلکہ ہر نیک فعل میں
 ایسا ہی ہو گیا اسکا علاج کیا ہے اور کیا کروں ایسی حالت کو تھینا ایک مہینہ ہوا خدا جانے
 میری تقدیر میں کیا لکھا ہے میں اس ذکر اذکار کے بدب سے اور کسی کام میں مشغول
 نہیں ہوا ہوں حضرت کی خدمت شریف سے آکر اس ذکر ہی میں تھا آج ایک برس ہوا
 اب جمہور کی نماز بھی چھوڑ دی ہو میں ذوق و شوق ایک دم کو بھی نہیں کسی کام میں دل ذوق و شوق
 سے بچا نہیں ہوتا۔

جواب یہ حالت قبض کہلاتی ہے اسکے اسباب مختلف ہیں اور ہر ایک کی جدا تدبیر کیا آپ
 کے قلب میں کسید کا عشق تو نہیں ہو گیا یا کسی نا جنس دنیا پرست کی صحبت تو نہیں
 ہوئی جلد اطلاع دیں۔

سوال بموجب حکم حضور کے ذکر شریف روزمرہ کیا جاتا ہے بفضلہ قلب جاری ہے
 دریافت طلب امر یہ ہے کہ بعض اوقات ذکر سے پہلے یا بعد قلب پر ایک کیفیت سی
 طاری ہوتی ہے اور رقت جاری ہو جاتی ہے دیگر ذکر کے بعد مراقبہ میں یہ معلوم ہوتا ہے
 کہ ایک چاند بے دغ جسکی روشنی بے انتہا ہے اور اس کے گرد ستارے نہایت روشنی
 والے ہیں اس سے آگاہی بخشی جاوے یہ کیا معاملہ ہے اور بعض اوقات قلب کی
 زیادہ حرکت سے طبیعت گہیرا نے لگتی ہے اور جسم میں تمام اعضا حرکت کرتے ہیں جو کچھ
 حالت ہی عرض خدمت مبارک کی گئی امیدوار ہوں کہ جواب باصواب سکھتے ہیں کو عمل از بخشی فرمائیں۔

۵۵ اسکے بعد اسکے متعلق اطلاع آئی جو صفحہ ۶۷ میں ۱۱ عبارت تحریر ہے میں کسی عورت پر غ ۱۲ منہ۔

جواب حالات سب محمودہ بین مبارک ہوں کیفیت وقت اثر ہے ذکر اور مراقبہ میں جو مکشوف ہوتا ہے یہ اثر ہے یکسوئی کا جو کہ مقصود تو نہیں مگر معین ہے مقصود کا لیکن فی نفسہا مکشوف کو کوئی کمال یا علامت ولایت وغیرہ نہ سمجھا جاوے اکثر تو یہ تصرفات دماغ سے ہوتا ہے اور گاہے کشف ملکوت بھی ہوا کرتا ہے اسکے ساتھ گردن غائب نہیں نیند میں کمی ہو تو طبیعت سے رجوع کریں اور جسم کی حرکت یہ بھی اثر غلبہ ذکر کا ہے مگر ان امور کی طرف التفات نہ کریں اپنے کام میں لگے رہیں اور حالات سے اطلاع دیتے رہیں دماغ خیر کرتا ہوں۔

حال حضور نے جو ذکر و مشغل ارشاد فرمایا تمہارات میں بارہ فیسیج اور دن میں چہ ہزار بار اسم ذات مشغل پاس الفاس اسمیں مشغول ہوں لیکن ضعف دماغ کی وجہ سے ذکر بھر نہیں کر سکتا ہوں۔

تحقیق خفی کرنا چاہیے بلا ضرب اور اگر اس سے بھی کچھ کلفت ہو تو چندے موقوف کر کے بجائے اسکے درود شریف یا تلاوت قرآن کافی ہے۔

حال بعض وقت نماز میں ایسی ایک فرحت و لذت معلوم ہوتی ہے دنیا اور مافیہا کے اندر کسی چیز میں یہ بات حاصل نہیں ہوتی ہے۔

تحقیق مبارک ہو میں موافق سنت کے ہے وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ۔

سوال اس وقت شہوت نفسانیہ اور نظر بد کی شکایت ہے اسکی تدبیر اور علاج بتلادیجئے۔
جواب بجز ہمت کے کچھ علاج نہیں کیونکہ میلان و تقاضا کو غیر اختیاری ہے مگر اسکے موافق عمل کرنا اختیاری ہے تو ترک بھی اختیاری ہے جب اختیاری ہے تو ہمت سے کام لینا چاہئے اول نفس کو مشقت ہوگی پھر سہل ہو جاوے گا اور استحضار عقوبت آخر وہ اس ہمت کا معین ہو گا۔

سوال فردی حسب ارشاد و تلقین آنحضرت اوقات نفل میں اسم ذات کا مشغل کر رہا ہے ذکر بالجہر سے دیگر لوگوں کو کچھ تکلیف ہو نیک اندیش ہے اور سر میں کسی قدر گرمی آتی ہے آیا سر کیا جاوے یا جہر۔

جواب ایسی حالت میں سر اُبی واجب ہے۔

سوال اگر در میان ذکر کوئی شخص بات چیت کرنے آوے تو اُس سے کلام کرنا چاہیے یا نہیں؟
جواب اگر ضروری بات ہو یا یہ کہ جواب ندینے سے دوسرا آدمی زیادہ پریشان کریگا
ایسی حالت میں جواب دیکر قلب کو میکس کر لینا بہتر ہے اور بعد فراغ سمجھا دے کہ غیر
ضروری بات ایسے وقت میں مکرنا چاہیے۔

سوال میری ایک عزیزہ بچی پہلے بھی اسکی طرف سے بدون اختیار و وسوس اور طبعی الفت
اسکی طرف سے ہوئی تھی اور ڈھائی ماہ تک برابر وسوس کے دوری چلے جن میں حدیثیں سنا
یاہر انقباض اور تکلیف قلب پر ہوتی تھی کہ پریشان کر دیا تھا دعا کرتے کرتے وہ حالت موقوف
ہو گئی تھی اب میں وطن آیا وہ عزیزہ بیمار ہوئی میں اُسکا معالج ہوں اسقدر وسوس اور الفت
اسکی طرف قلب میں حلول کر رہی ہے کہ میں پریشان ہوں اپنے اختیار سے ہرگز نہیں
کرتا میں تو اُسپر نگاہ بھی نہیں ڈالتا بوجہ خوف الہی کے مگر واردات قلبی کا کیا علاج کروں اور
میں اجنبیات سے ہمیشہ اسقدر مجتنب رہا ہوں کہ اسقدر انسان رہ سکتا ہے اگرچہ
میلان میں انسان کی طرف سجدہ ہمیشہ سے ہے مگر اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کے اوپر
اتنا بہروسہ ہے کہ خواہ گھر سے علیحدہ رہوں مگر جب بھی کسی امر میں انشاء اللہ مبتلا نہ
ہوں نگاہ اس بارہ میں اپنے اوپر پورا قابو یافتہ پاتا ہوں مگر ان واردات بے اختیار یہ کاکوئی
علاج مجھ سے نہیں ہوتا اب میں کیا کروں۔

جواب ان وسوس کا علاج صرف یہی ہے کہ خارجاً و ذہناً اوس سے بچد ہو خارجی
بچد تو یہی کہ اوس سے نہ ملے نہ بات کرے نہ پیام و سلام رکے اور ذہنی بچد یہ کہ
اوسکا تذکرہ نہ کرے اور نہ سننے اور قصداً اوسکا تصور دل میں نہ لاوے اگر بلا قصد آوی
دوسرے طرف متوجہ ہو جاوے اور درگاہ حق میں تضرع بھی کرے۔

سوال میں کسی عورت پر عاشق بھی ہوں اور تاجنس دنیا پرست کی صحبت میں بھی
ہوں اسنے پہلے خط میں جو حالت لکھی ہے اب بھی وہ ہی ہے اس حالت کا نام
حضرت نے قبض لکھا ہے۔

الجواب اُس دنیا پرست کی صحبت کو یک نخت چھوڑ دو اور اگر اُس سے کوئی

دنوی ضروری حاجت متعلق ہو تو کم طوافِ نفلت قلبی کے ساتھ ملو اور اُس عورت سے ظاہر اُوباطنا دور ہو جاؤ۔ ظاہر اتویہ کہ اُس سے نہ بولو نہ اُس کی آواز گان میں پڑے دو نہ اُس کو دیکھو نہ اُس کا تذکرہ کرو نہ اُس کا تذکرہ کسی سے سنو۔ اور باطنائے کہ اُس کا تصور قصد اُنہ کرو اور اگر تصور آجاوے اور کسی کام میں لگ جاؤ اور حق تعالیٰ سے دعا بھی کرتے رہو اور ذکر اللہ میں مشغول رہو گو دل نہ لگے اور موت اور بالعموم موت کو سوچا کرو اور پھر اظلا غدو۔

حال۔ تہجد و بارہ تسبیح تہلیل و تسبیح و تکبیر۔ درود شریف نماز باجماعت بفضلہ تعالیٰ جاری ہے یہ برکت حضور قلب سے الا اللہ ہر دم و ہر آن بلا تاغیہ و نوما ہوئے کہ جاری ہے دس دن ہوتے ہیں کہ یہ طفیل حضور سینہ کے اوپر سے المد ہر دم و ہر آن جاری ہے۔

تحقیق الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے اور ترقی بخشے یہ سب محمود ہے مقصود اور آگے ہے۔

حال۔ میں کیا حضور کا شکریہ ادا کر سکتا ہوں۔ تحقیق شکر حقیقی حق تعالیٰ کا ہے واسطہ کا شکریہ ظاہری بھی اتباع سنت ہے اس میں بھی اجر اور نفع ہے۔

سوال۔ اب کونسا ذکر کیا جاوے اور کس طریق سے اور کس تعداد میں ارشاد فرمایا جاوے تو احسان عظیم ہے۔

جواب جس وقت فرصت ہو اور جس قدر تحمل ہو اسم ذات یعنی اللہ بضر و جہر خفیف کچھ تعداد مقرر کر کے شروع کر کے تعداد وقت سے مطلع کیجئے۔

سوال۔ سینہ کے اوپر کا مقام کس طریقہ کا ہے۔ جواب۔ یہ تحقیق آپ کے لئے نافع نہ ہوگی کام کئے جا رہی کسی موقع ہوگا تو کل لطائف کی حقیقت مع احکام بتلا دی جاوے گی۔

سوال۔ چار دن ہوئے کہ میرے خواب میں رات کے گیارہ بجے ایک سفید ریش سنہ

لباس بزرگ مع ایک ہمراہی کے جو کالا صافہ سر پر رکھتے تھے اور طبقوں میں سفید اور سن ادھڑا
 تھا تشریف لائے۔ سلام کیا اور جیڑ پڑھی اور بزرگ سفید ریشے اپنے ہمراہی سے
 دریافت کیا کہ تم نے اب تہجد کی کتنی رکعتیں پڑھیں۔ اور اس میں قل ہو اللہ کہنے
 بار پڑھا وہ انہوں نے عرض کیا کہ بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے ہمراہی نے ان سے دریافت
 کیا آپ کتنی رکعتیں کس قدر قل ہو اللہ سے ادا فرماتے ہیں فرمایا کہ مثل تمہاری پہر بزرگ
 نے مجھ سے دریافت فرمایا تو عرض کیا کہ آٹھ رکعت تین قل ہو اللہ سے پڑھا کرنا
 ہوں۔ فرمایا کہ تم بھی بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے پڑھو اور تہجد کو نہ چھوڑنا کہ پڑھی
 برکت کی نماز ہے۔ اس کے دوسرے دن سے ہی بارہ رکعت پانچ قل ہو اللہ سے
 پڑھ رہا ہوں اب عرض یہ ہے کہ اس خواب کی نسبت اور تہجد اس طریق سے پڑھنے
 کے متعلق جیسا ارشاد ہوا آگاہ ہو کر عمل کروں۔

جواب۔ خواب کے موافق عمل کیجئے کہ اُس میں اجر زیادہ ہے۔ یعنی حساب سے
 بیس سال آن مجید روزانہ کا ثواب ملتا ہے لیکن خواب کو نہ کمال سمجھئے اور نہ
 ہر خواب پر بدون پوچھے عمل کیجئے۔

حال بندہ عرصہ سے اپنا حال خراب دیکھتا ہے۔ توجہ فرمادین گذشتہ حالت یہ تھی
 کہ کوئی شے یا کوئی کتاب بھی زائد از ضرورت ہونی تو کسیکو دیدتا ورنہ دل میں آجاتھا
 کہ آخرت کا خسارہ پہونچے گا اب یہ حالت ہے کہ کسی کو دینا تو کیا بلکہ اگر حلال طور سے
 ملجاوے تو اور بڑھانے کی فکر ہے اور مجھ کو اپنے میں یہ خرابی معلوم ہوتی ہے کہ غصہ زیادہ
 ہو گیا ہے اگرچہ کوئی فعل غصہ میں خلاف شرع نہیں ہوتا ہے اور جو اس بخوبی اختیار میں
 رہتے ہیں۔ لڑکوں کو زد و کوب کی ضرورت ہوتی ہے گرمیوں میں نیکہ جب تنگ ہوتا ہے
 تو نیند آتی ہے بعد اوس کے مشکل ہوتی ہے گوشت اگر کھانے میں نہ ہو تو سیر
 نہیں ہوتی ذکر بارہ تسبیح ہمیشہ کیا کرتا تھا اور کرتا ہوں کہی اطمینان ہو تو بوجہ غصہ
 کیا اور کوئی فکر ہو تو بلا حضور قلب کیا۔ ناغہ ہو گیا تو قضا کر لیا۔ اختلاط مردم سے
 پہلے متنفر تھا اور اب بھی ہوں مگر وہ نفرت سابقہ نہیں ہے کوئی ذکر نیا ہوتا ہو

اس پر سامعین کو روٹا تھا ہے مگر میرے ایک انسوی بھی نہیں نکلتا اب حضور میرے
امراض کا علاج اور پرہیز تحریر فرمادین۔

تحقیق۔ حرفاً و حالات پر ہے آپ کو ناحق کا فکر ہو گیا جب تک معاصی سے محفوظ
ہے ہرگز بد حالی نہیں ہے مباحات کو حق تعالیٰ نے استعمال ہی کے لئے بنایا ہے
باقی احوال و مواجید کا ایک حال پر رہنا ضروری نہیں البتہ جس کام کا التزام کر لیا جاوے
اوپر حتی الامکان دوام رکھا جاوے خواہ دل لگے یا نہ لگے باقی حال میں جو تغیر اس
قسم کا ہوا اسکی طرف اصلاً التفات نہ کریں۔

الحمد للہ کہ حصہ دوم
ترتیب السالک
اختتام کو پہنچا

الحمد للہ ہم ان چیز کے خاطر فی خواست ۛۛۛ اخرا مزی پس پردہ امید پدید

ہستی زیور مع ضمیمات جدیدہ

مصنفہ حکیم الامتہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب دہلوی مظلوم العالی

دلائل اور تکرار مشاہدہ ہے یہ امر یقین اور ثبوت کے درجہ کو پہنچ چکا ہو کہ اس قوت مسلمانوں کی
خراہیوں کا ایک بہت ہی بڑا حصہ عورتوں کی چہالت ہی جیسا تدارک ظاہر ہو کہ بجز علم کے اور کچھ نہیں ہو سکتا
یہ مسئلہ تمام عقلا اور تعلیم یافتہ حضرات کو نزدیک سمجھات ہے اور کاس پر اتفاق ہو اب رہی یہ
بات کہ وہ علم دین ہے یا دنیا ۹۹ میں کسی قدر اختلاف رائے کا ہونا ممکن ہے۔ لیکن ذرا غور کرئیے اس کا
فیصلہ آسان ہے اعتدال اقوال و افعال و معاملات مدار ہے تمدن و حفظ مصلح کا جو خلاصہ
ہے علوم دنیویہ کا اور اعتدال اقوال و افعال و معاملات کے لئے ضرورت ہے اصلاح خیالات
کی اسلئے کہ کسی پچھے اور قابل تعریف فعل کا قائل سے بلا درستی و اصلاح خیال صادر ہونا ایسا ہے
جیسا گلہ اس میں نگہ ستہ کہ بلا جبر کے مہمان دور و زہ ہو تلبہ پس علوم دنیویہ کا مدار ہوا اصلاح خیالات
پر اور بڑی زبرد سے اس امر کا دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اصلاح خیالات کیلئے علوم دین کے برابر کوئی
دستور العمل نہ تکفل ہوا نہ ہے نہ ہو سکتا ہے اسکے علاوہ خود عملی تعدیل بھی احکام شرعیہ کی
برابر کہیں پائی نہیں جاتی جیسا کہ اہل علوم سیاسیات پر مخفی نہیں اور ظاہر ہے کہ عورتوں کو اس وقت
اسکی سخت حاجت ہے لہذا اولاً سب عورتوں کیلئے کہ انکی تعلیم کا کوئی خاص طریقہ ہی متعارف
نہیں بہت ضرور ہو کہ کوئی رسالہ جامعہ ضروریات دین کا ایسا لکھا جاوے جس میں قصہ اعتقاد
و اعمال و اخلاق و ادا حقوق و ملکات باطنی کی درستی کی تعلیم ہو اور تبعاً آداب معاشرت و تجارت
عقلا و طریق تربیت اولاد و طریقہ حفظ صحت وغیرہ لکھا جاوے اللہ تعالیٰ کا لاکہ لاکہ شکر ہے
کہ یہ ضروری تمنا ایک مدت ہوئی کہ پوری ہو گئی اور اسی کیلئے ایک کافی رسالہ بھی ہستی زیور
تالیف کیا گیا۔ سہولت کیلئے اسکو دل چسپ کر دی گئے۔ جو بجز اللہ الگ لگ بھی اور مجموعہ بھی دست برد
فروخت ہو ہو ہیں لیکن جو کہ اس کتاب نے مقبولیت عامہ حاصل کی ہے لہذا مختلف

اوقات میں مختلف مطالع میں طبع ہوتی رہی۔ ان میں سے بعض مطبوعہ تو ایسی ہیں کہیں تک اس قدر غلطیاں ہیں کہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ کتاب کو بالکل مسخ ہی کر دیا جائے تو ناجائز اور بالعکس غرض کہ مطالب کتاب بھی خبط ہو گئے اور بعض سے مزید برآں اس میں ہر کثرت بھی شروع کر دی یعنی بعض ابواب کو بالکل حذف کر کے طبع کیا اور بعض نے خط کو خفی کر کے اجزا کم کر دیے اسی طرح یہ کہ قیمت وہی جو کہ اول بار کانپوری بہشتی زیور کی گئی تھی غرض کہ جس جس کا جو دل چاہا اس میں تصرف کیا اور خوب دست بندی دیا کیا لہذا ہم نے ان امور پر نظر کر کے دوسرے ان لوگوں کو کام میں پہننے والے ہوئے یہاں خریداروں کی مصدحت سے زیادہ صرف کر کے بہشتی زیور کے طبع کا خود قصد کیا اور اس کے ہر حصہ میں جایا ضروری حواشی اور آخر میں مفید شبیہ بھی شامل کر دیئے جو بعد ملاحظہ حضرت موصع الصدق دام فیضہم تیار ہوئے ہیں۔ تصحیح کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور جو بہشتی زیور اول کانپور میں طبع ہوا تھا اسی سے نقل کیا جائے گا تاکہ کوئی بات تہوٹ نہ جاوے خط ہی انشاء اللہ بہت عمدہ ہوگا غرض کہ کوشش اسکی ہے کہ جیسا یہ رسالہ حقیقتاً ایک درجہ بہا ہے اسکی صورت بھی ایسی بنائی جاوے اور بایں ہمہ خوبی انشاء اللہ بعد طبع کے قیمت بھی کم کی جاوے گی۔ باقی رسالہ کی اونچیاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ یہ ایک عام مقبول کتاب ہے جسکی خوبیوں کو ہر شخص جانتا ہے اور اس کام گہر میں بلکہ ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اب اسکو طبع کرنا شروع کر دیا ہے امید ہے کہ شایقین جلد درخواستیں دفتر میں ارسال فرما دیں گے اور ان نامکمل اور مسخ شدہ نسخوں کی خرید سے احتراز کریں گے۔ و ما علینا الا النبلانغ۔ (زیر طبع)

بہشتی گوہر۔ یہ اسی کتاب کا گیارہواں حصہ ہے اس میں بھی حواشی اور شبیہ زیادہ کئے گئے ہیں زیر طبع۔

تھران
رفیق احمد و شبیر علی مالکان مطبع امداد لطالغ تھانہ بھون

505

88

cknd

